از

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب

دینی بکڈپو اردو بازار دہلی

ہدیہ

ایک روپیہ

پہلا .... ایڈیشن!

(یونین پرنٹنگ پریس دہلی)

سنہ ۱۹۵۳ء

جنّت کی کنجی!

جنت کی کنجی ملاحظہ کیجئے جسے حضرت مولٰنا نے احادیث کی معتبر کتابوں سے تالیف فرمایا ہے اُردو میں یہ پہلی کتاب ہے۔ ہر انسان مرد و عورت کیلئے اس کا مطالعہ بیحد ضروری ہے۔ اس میں بہت سی آسان باتیں درج ہیں جو عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں اور جن پر عمل کرنے سے آپ جنت کے حقدار بن جائیں گے۔ اس کتاب میں تقریباً ڈھائی ہزار حدیثوں کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہے۔ جن میں جنت کی خوشخبری دیگئی ہے۔ اور پوری کتاب ۳۰۰ صفحات پر مشتمل ہے قیمت تین روپے ۴ر

ہماری مذہبی کتابیں منگاکر ملاحظہ فرمایئے اور اپنی قیمتی
زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھالئے مطبوعہ دینی بکڈپو دہلی
تعلیم الدین مجلد
حیات المسلمین
مجلد
جنت کی کنجی
مجلد
دوزخ کا کھٹکا
مجلد
خدا کی باتیں
مجلد
رسول کی باتیں
مجلد
پہلی تقریر سیرت
مجلد
مضامین احمد سعید
مجلد
تقاریر احمد سعید
مجلد
دوسری
تقریر سیرت مجلد
پردہ کی باتیں
مجلد
ایسٹ انڈیا
کمپنی اور باغی علماء
مجلد
دین کی باتیں
دینی بک ڈپو اردو بازار دہلی

پیش لفظ!

سحبان الہند حضرت مولنا احمد سعید صاحب

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

قرآن شریف کے ایک ترجمہ کے سلسلے میں تقریباً دس سال پہلے میں نے مسلمانوں کو توجہ دلائی تھی اور مؤتمر المصنفین کے نام سے ایک ادارہ بھی قائم کیا تھا اور اس ادارے کی سرپرستی میں اس اہم کام کو شروع کیا تھا اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ کام کئی سال کی محنت و کاوش سے پورا ہو گیا اس کے بعد میں نے تیسیر اور تسہیل کا کام شروع کیا اور کئی پاروں کی تسہیل القرآن کے نام سے ایک تفسیر بھی لکھی اسی زمانے میں ۱۹۴۷ء کا انقلاب رونما ہو گیا اور میری توجہ بٹ گئی اور کام چھوٹ گیا۔ ہر چند جمع خاطر کی کوشش کی لیکن سکون قلب میسر نہ ہوا۔ بہر حال مسلسل اور لگاتار کوشش کے بعد شہر میں امن و امان ہوا۔ اور مسلمان ہر علاقے میں جانے آنے لگے لیکن اس انقلاب کی بدولت دہلی کے اکثر اصحاب خیر جو ہر نیک کام کی سرپرستی کے لئے آمادہ رہتے تھے یہاں سے تشریف لے گئے۔ اور میں

اپنے آپ کو تنہا محسوس کرنے لگا ہوں اپنے وطن اور اپنے شہر میں اپنے کو اجنبی پاتا ہوں شہر وہی ہے۔ گلیاں اور محلے وہی ہیں لیکن میں یہاں ایک پردیسی مسافر معلوم ہوتا ہوں۔ الحمد للہ! باوجود اس پریشانی اور بے سرو سامانی کے بھی مجھے قرآن شریف کی تکمیل کا فکر دامن گیر ہے۔ البتہ میں نے تسہیل القرآن کا خیال ترک کر دیا ہے اور صرف تیسیر کی تکمیل کرنا چاہتا ہوں اور خدا کے فضل سے چودھویں پارے کی تیسیر تک پہنچ چکا ہوں انقلاب سے ایک سال پہلے صرف سات سورتوں کا ترجمہ شائع ہو چکا تھا۔ جس کے متعلق ہندوستان کے مسلمانوں نے بڑی اچھی رائے ظاہر کی ہے۔ اسی سلسلہ میں دینی بک ڈپو کی معرفت سورۂ یوسفؑ کا ترجمہ اور تیسیر شائع کر رہا ہوں اس ترجمے اور تیسیر سے لوگوں کو میرے خیالات کا پورا اندازہ ہو جائے گا اور مجھے بھی ان کے خیالات اور رائے کا پورا اور صحیح پتہ لگ جائے گا۔ اگر میری عمر نے وفا کی اور زندگی نے میرا ساتھ نہ چھوڑا اور موجودہ پریشانیوں نے مجھے فرصت دی تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امید ہے کہ دو سال میں تیسیر کا کام پورا ہو جائے گا اور پھر پورا قرآن شریف شائع ہو سکے گا۔ اگرچہ ترجمہ میں جو انداز میں نے اختیار کیا ہے وہ بھی قرآنی مفہوم کے لیے کافی خیال کرتا ہوں لیکن احتیاطاً مزید تشریح کی غرض سے ترجمہ پر تیسیر کا اضافہ اختیار کیا ہے تاکہ ناظرین کو قرآن سمجھنے کے لیے جتنی آسانی میسر ہو سکے اس کو پورا کیا جائے۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ

فقیر احمد سعید کان اللہ لہٗ

۱۶ ذی قعدہ ۱۳۷۱ھ مطابق ۸ اگست ۱۹۵۲ء

پیش لفظ!

سحبان الہند حضرت مولانا احمد سعید صاحب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ط

قرآن شریف کے ایک ترجمہ کے سلسلے میں تقریباً دس سال پہلے میں نے مسلمانوں کو توجہ دلائی تھی اور موتمر المصنفین کے نام سے ایک ادارہ بھی قائم کیا تھا اور اس ادارے کی سرپرستی میں اس اہم کام کو شروع کیا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام کئی سال کی محنت و کاوش سے پورا ہو گیا اس کے بعد میں نے تیسیر اور تسہیل کا کام شروع کیا اور کئی پاروں کی تسہیل القرآن کے نام سے ایک تفسیر بھی لکھی اسی زمانے میں ۱۹۴۷ء کا انقلاب رونما ہو گیا اور میری توجہ بٹ گئی اور کام چھوٹ گیا۔ ہر چند جمع خاطر کی کوشش کی لیکن سکون قلب میسر نہ ہوا۔ بہر حال مسلسل اور لگاتار کوشش کے بعد شہر میں امن و امان ہوا۔ اور مسلمان ہر علاقے میں جانے آنے لگے لیکن اس انقلاب کی بدولت دہلی کے اکثر اصحاب خیر جو ہر نیک کام کی سرپرستی کے لئے آمادہ رہتے تھے یہاں سے تشریف لے گئے۔ اور تیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

الٓرٰ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ﴿۱﴾

الٓر۔ یہ سورت ایک واضح کتاب کی آیتیں ہیں

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ قُرْءٰنًا عَرَبِيًّا

ہم نے اس کو اتارا ہے قرآن عربی زبان کا تاکہ

لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُوْنَ ﴿۲﴾ نَحْنُ نَقُصُّ

تم اس کو سمجھ سکو۔ اے پیغمبر ہم اس قرآن کے

عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ

بھیجے جانے کی وجہ سے جو ہم نے تمہاری طرف بھیجا ہے، ٹھیک

اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَ

بہترین واقعہ تم سے بیان کرتے ہیں اور یقیناً

اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ

تم اس قرآن کے نازل ہونے سے پہلے بالکل

الْغٰفِلِيْنَ ﴿۳﴾

بے خبر تھے

سورۂ یوسف مکہ معظمہ میں نازل ہوئی ہے اور اسکی ایکسو گیارہ آیتیں اور بارہ رکوع ہیں

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے

الٓرٰ قف یہ سورت ایک واضح کتاب کی چند آیتیں ہیں * یعنی جو احکام و نصائح اور جو دلائل توحید اس میں مذکور ہیں وہ صاف اور واضح ہیں یا یہ کہ اس کا کلام اللہ ہونا واضح ہے جس میں شک کی گنجائش نہیں ۔ (۱) ہم نے اسکو نازل کیا ہے قرآن عربی زبان کا تاکہ تم اس کو اے اہل عرب سمجھ سکو * یعنی اس میں جو چیز بیان کی جاتی ہے وہ واضح طور پر بیان کی جاتی ہے پھر ہم نے اس قرآن کو عربی زبان میں اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم اے عرب والو اس کو اچھی طرح سمجھ سکو اور خود سمجھ کر دوسروں کو سمجھاؤ اور پھیلاؤ ۔ (۲) اے پیغمبر ہم اس وحی کے ذریعہ جو قرآن کی صورت میں ہم نے تمہاری طرف نازل کیا ہے ایک بہترین واقعہ تم سے بیان کرتے ہیں اور اس ہمارے بیان کرنے سے پہلے آپ اس واقعہ سے بالکل بے خبر تھے * یعنی یہ قرآن جو ہم نے تمہاری جانب وحی کیا ہے اس وحی کے ذریعہ ہم تم کو ایک بہترین واقعہ بتاتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ تمہاری طرف وحی کے ذریعہ سے یہ سورت بھیجکر تم کو ایک واقعہ سناتے اور تم پر بیان کرتے ہیں ....

احسن القصص فرمایا حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ کو حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ چونکہ عجیب و غریب واقعات اور بے شمار نصائح پر مشتمل تھا اور ایک بہت بڑا تاریخی واقعہ ہے اسلئے بہترین قصہ فرمایا ۔ اور چونکہ تاریخ میں واقعہ بہت غلط طریقے سے مذکور تھا اور آسمانی کتابوں میں تفصیل مذکور نہ تھی قرآن نے اس واقعہ کو صحیح اور مفصل بیان فرما دیا اور چونکہ نزول قرآن سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر نہ تھی اس لئے ارشاد ہوا وَاِنْ کُنْتَ مِنْ قَبْلِہٖ لَمِنَ الْغٰفِلِیْنَ ط (۳)

اِذْ قَالَ يُوْسُفُ لِاَبِيْهِ يٰۤاَبَتِ

وہ وقت قابل ذکر ہے جب کہ یوسف نے اپنے باپ

اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا

سے کہا اے میرے باپ میں نے گیارہ ستارے اور سورج

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ

اور چاند خواب میں دیکھے ہیں ان سب کو دیکھتا ہوں

لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴿۴﴾ قَالَ يٰبُنَيَّ لَا

کہ وہ میرے سامنے سجدہ کر رہے ہیں اس کے باپ نے کہا کہ اے میرے

تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى

پیارے بیٹے تو اس خواب کو اپنے بھائیوں کے روبرو بیان نہ

اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ

کیجیو ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی فریب آمیز کارروائی

كَيْدًا ۭ اِنَّ الشَّيْطٰنَ

کریں گے بے شک شیطان انسان کا

لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ﴿۵﴾

کھلا دشمن ہے +

وہ وقت قابل ذکر ہے جب یوسف نے اپنے باپ سے کہا کہ اے میرے پیارے ابا میں نے خواب میں گیارہ ستارے اور سورج اور چاند کو دیکھا ہے کہ وہ مجھے سجدہ کر رہے ہیں یعنی گیارہ ستارے سے حضرت یوسف کے گیارہ بھائی، چاند اور سورج سے ماں باپ چاند سے مراد ماں اور سورج سے مراد باپ یا اس کے برعکس کہ چاند سے مراد باپ اور سورج سے مراد ماں غرض ان سب کو میں نے اپنے آگے سجدہ کرتے دیکھا ہے اس خواب کی تعبیر چونکہ بہت صاف تھی اور ظاہر تھی اور سجدے سے مراد ظاہر ہے کہ یوسف کو ان سب پر فوقیت و برتری حاصل ہوگی اور یہ سب ان کے سامنے پست ہوں گے اس لئے باپ نے خواب سنتے ہی احتیاطاً فرمایا (۴) انہوں نے کہا اے میرے پیارے بیٹے تو اس خواب کو اپنے بھائیوں سے ذکر نہ کیجیو اور ان کے روبرو بیان نہ کیجیو ورنہ وہ تیرے خلاف کوئی فریب آمیز تدبیر کریں گے بلا شبہ شیطان انسان کا کھلا ہوا دشمن ہے یعنی اس خواب کو سن کر وہ تیری اعلیٰ رسائی اور ترقی کو نیچا دکھانے کی تدبیر اور قتل کی گھات میں لگ جائیں گے اور یہ گو ان باتوں سے خطرہ نہ ہو کیونکہ وہ حقیقی بھائی ہے اور بھائی علاتی لیکن اتنا خدشہ ضرور ہے کہ وہ دوسرے بھائیوں کو سنا دے اس لئے تم اس خواب کا کسی سے بھی ذکر نہ کرنا کسی بھائی کے آگے مت بیان کرو۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں یعنی اس کی تعبیر ظاہر ہے سنتے ہی سمجھ جائیں گے کہ گیارہ بھائی تھے اور ایک باپ اور ایک ماں ان کی طرف محتاج ہوں گے پھر شیطان ان کے دل میں حسد ڈالے گا۔ ۱۲-

خلاصہ یہ کہ خواب سنتے ہی یہ بات سمجھ میں آ جائے گی کہ تم کو اپنے خاندان پر برتری ملنے والی ہے۔ اور یہ بات ایسی ہے جس سے ہم عصروں میں حسد پیدا ہو سکتا ہے اور جبکہ شیطان جو انسان کا کھلا دشمن ہے وہ بھی پیچھے پڑا ہوا ہو (۵)

وَكَذَٰلِكَ يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَ

اور جس طرح خدا نے تجھکو اس خواب سے نوازا ہے

يُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ

اسی طرح تیرا رب تجھکو برگزیدہ کرے گا اور تجھکو باتوں

وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَ

کا صحیح مطلب بیان کرنا سکھائے گا اور اسی

عَلَىٰ آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا

طرح تجھ پر اور یعقوب کے خاندان پر اپنی نعمتوں کو

عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ

پورا کرے گا جس طرح اس سے پہلے تیرے دادا اور

إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ ط إِنَّ

پردادا ابراہیم اور اسحٰق پر اپنی نعمتوں کی تکمیل

رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ﴿٦﴾ ع

کر چکا ہے یقیناً تیرا رب کمال علم اور کمال حکمت کا مالک ہے

ع ٦ ١١

اور جسطرح تجھکو اللہ تعالیٰ نے اس خواب سے نوازا ہے اور تجھکو یہ عزت حاصل ہوگی کہ سب تیرے مطیع اور منقاد ہوں گے اسی طرح تیرا رب تجھکو برگزیدہ کرے گا اور تجھکو نبوت کے لئے منتخب فرمائیگا اور تجھکو باتوں کی صحیح کل بٹھالی اور خوابوں کی تعبیر کا علم عطا فرمائے گا اور خوابوں کی تعبیر دینا سکھلائے گا اور اللہ تعالیٰ اسی طرح تجھپر اور یعقوبؑ کے خاندان پر کامل انعام فرمائیگا اور اپنی نعمتوں کو پورا کریگا جس طرح اب سے پہلے تیرے پردادا اور دادا حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحاقؑ پر اپنی نعمتوں کی تکمیل کر چکا ہے یقیناً تیرا پروردگار بڑے علم اور بڑی حکمت کا مالک ہے ٭ یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام خواب کو سنکر یہ سمجھے کہ یہ لڑکا ہونہار ہوگا اور نبی ہوگا اور اندیشہ کیا کہ علاتی بھائی اس کو ایذا پہنچائیں گے۔ خواب ظاہر ہے وہ بھی سمجھ لیں گے اگرچہ وہ علاتی بھائی کوئی نبی یا ولی نہ تھے لیکن خاندان نبوت سے تعلق رکھنے تھے اس لئے تعبیر کو سمجھ جائیں گے اور اگرچہ وہ یوسف کے خواب کی تعبیر کو روک نہ سکیں گے لیکن مختلف طریقوں سے اذیت پہنچائیں گے علم اور حکمت کا اللہ تعالیٰ مالک ہے یعنی کوئی عطا اس کی مصلحت اور حکمت سے خالی نہیں ہوتی۔ دیتا ہے وہ بھی حکمت سے اور نہیں دیتا تو وہ بھی مصلحت سے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ نوازش اللہ کی سجدے سے سمجھے اور کل بٹھالی باتوں کی یعنی اس میں داخل ہے خواب کی تعبیر ان کے ذہن کی رسائی سے اور لیاقت سے کہ ایسا خواب موزوں دیکھا چھوٹی عمر میں ابراہیمؑ اور اسحاقؑ کا نام لیا اپنا نہ لیا عاجزی سے ۱۲۔ خلاصہ یہ کہ خواب سے یا تو تمام باتیں سمجھے یا ہو سکتا ہے کہ وحی سے یوسفؑ کے مستقبل کا علم ہوا ہو۔ کَمَآ اَتَمَّهَا میں ابراہیم اور اسحٰقؑ کا نام لیا اپنا ذکر نہ کیا یہ محض تواضع کی غرض سے تھا اور انبیا علیہم السلام کی عادت میں تواضع اور عاجزی داخل ہے اور ان کا ایک نمایاں وصف ہے ٭ (۶)

لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَاِخْوَتِهٖٓ

بلاشبہ یوسف اور ان کے علاتی بھائیوں کے قصہ میں ان

اٰيٰتٌ لِّلسَّآئِلِيْنَ ﴿٧﴾ اِذْ قَالُوْا

لوگوں کیلئے بڑے بڑے دلائل موجود ہیں جو اس قصہ کے متعلق سوال کرنے والے ہیں - وہ وقت

لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى

قابل ذکر ہے جب یوسف کے بھائیوں نے آپس میں یہ گفتگو کی کہ یوسف اور اس کا بھائی

اَبِيْنَا مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ ؕ اِنَّ

(بن یامین) ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب ہیں حالانکہ ہم ایک زور آور جماعت

اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ ﴿٨﴾

ہیں کچھ شک نہیں کہ ہمارے والد کھلی غلطی میں مبتلا ہیں ◆

بلاشبہ یوسف اور ان کے بھائیوں کے قصے میں ان لوگوں کے لئے آپ کی نبوت کے بڑے دلائل ہیں جو اس واقعہ کے متعلق آپ سے سوال کرنیوالے اور پوچھنے والے ہیں ※ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں نقل ہے کہ قریش نے یہود سے کہا کہ کچھ بتاؤ کہ ہم محمدؐ سے پوچھیں سچ آزمانے کو کہا کہ پوچھو کہ ابراہیمؑ کا وطن شام ہے اس کی اولاد بنی اسرائیل مصر میں کیونکر آئی کہ موسیٰ کو فرعون سے قصہ ہوا۔ یہ سورت اتری فرمایا کہ پوچھنے والو کو نشانیاں ہیں قریش کو یہ! ایک بھائی کا حسد کیا اطاعت قبول نہ کی۔ آخر اللہ نے اس کی طرف محتاج کیا اور اسی طرح یہود حسد کر کے خراب ہوئے اور قریش نے بھائی کو وطن سے نکالا وہی اس کا عروج ہوا ۱۲۔ خلاصہ یہ کہ یہود کے سکھانے سے قریش نے دریافت کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مصر میں پہنچنے کے اسباب بنائے جس سے معلوم ہوا کہ حاسدوں کو اللہ تعالیٰ ذلیل کرتا ہے اور جو کام اسکو منظور ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر یہ سورت دلیل ہے اور آخر الزماں کی نبوت پر بھی اس لئے فرمایا ۂیٰتٌ لِلسَّآئِلِیْنَ یعنی پوچھنے والوں کے لئے اس قصے میں بڑی نشانیاں ہیں (۷) وہ وقت قابل ذکر ہے جب یوسف کے علاتی بھائیوں نے جن کی تعداد دس تھی آپس میں یہ گفتگو کی اور باہم یوں مشورہ کیا کہ یہ بات کیا ہے کہ یوسف اور ان کا حقیقی بھائی بن یامین ہمارے باپ کو ہم سے زیادہ محبوب اور پیارے ہیں حالانکہ ہم ایک زور آور اور پوری جماعت ہیں یہ دونوں ابھی کم عمر ہیں کچھ شک نہیں کہ اس بارے میں ہمارے والد کھلی غلطی میں مبتلا ہیں ※ یعنی محبت کی کمی زیادتی خدمت پر موقوف ہے جو بچے زیادہ قوی ہوں گے ظاہر ہے کہ وہ خدمت زیادہ انجام دے سکتے ہیں اور یہ دونوں ابھی کم عمر اور کمزور ہیں ان کی خدمت ہماری خدمت سے زیادہ قوی اور بہتر نہیں ہو سکتی اور چونکہ ہم تعداد میں بھی زیادہ اور قوت میں بھی زیادہ ہیں اس لئے محبت بھی ہم سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں یعنی ہم وقت پر کام آنے والے ہیں اور یہ لڑکے ہیں چھوٹے۔ ایک بھائی ان کا سگا تھا اور سب سوتیلے۔ ۱۲۔ (۸)

اقْتُلُوا يُوسُفَ أَوِ اطْرَحُوهُ

تو آپ یوسف کو یا تو قتل کر ڈالو یا اس کو کسی اور سرزمین

أَرْضًا يَخْلُ لَكُمْ وَجْهُ أَبِيكُمْ

میں پھینک آؤ اس سے تمہارے باپ کی توجہ خالی تمہارے ہی لیے

وَتَكُونُوا مِنْ بَعْدِهِ قَوْمًا

رہ جائے گی اور اس واقعہ کے بعد

صٰلِحِينَ ۝٩ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ

تم نیک ہو جانا ان ہی بھائیوں میں سے ایک نے کہا

لَا تَقْتُلُوا يُوسُفَ وَأَلْقُوهُ فِي

کہ یوسف کو جان سے تو نہ مارو اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے تو اس

غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ

کو کسی تاریک کنوئیں میں ڈال دو تاکہ اسے کوئی

السَّيَّارَةِ إِنْ كُنْتُمْ

راہ چلتا مسافر اٹھا لے

فٰعِلِينَ ۝١٠

جائے

تو اب یوسف کو یا تو قتل کر ڈالو یا اس کو کہیں اور کسی سرزمین پر پھینک آؤ اس سے تمہارے باپ کی توجہ خالی تمہارے لئے رہ جائے گی اور تمہارے باپ کا رُخ خالص تمہاری طرف ہو جائیگا اور اس واقعہ کے بعد تم نیک ہو جانا ٭ مشورے میں یہ باتیں پیش ہوئیں اور یہ خیال کیا گیا کہ اصل تو یوسف ہے اگر یوسف کو مار ڈالو یا کسی دور دراز سرزمین پر پھینک آؤ تو سب قصہ ختم ہو جائیگا۔ بن یامین سے بھی محبت اسی بنا پر ہے کہ وہ یوسف کا سگا بھائی ہے جب یوسف ہٹ جائیگا تو پھر باپ کا رُخ فقط تمہاری طرف ہوگا اور ایک گناہ ضرور ہم سے ہوگا تو ہم اس کے بعد نیک بن جائیں گے۔ یا اس کے بعد تمہارے سب کام درست ہو جائیں گے۔ اور یہ روز کا خدشہ ہٹ جائے گا۔ (۹) ان ہی کہنے والوں میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ یوسف کو جان سے تو نہ مارو۔ اور قتل تو مت کرو۔ ہاں اگر تم کو کچھ کرنا ہی ہے تو اُس کو کسی اندھیرے کنوئیں میں ڈال دو جس میں پانی بھی کم ہو اور آبادی اور رہگذر سے بھی فاصلہ پر ہو تاکہ اس کو کوئی راہ چلتا مسافر اٹھا لے جائے ٭ بھائیوں کی باہمی گفتگو میں شاید یہودا نے کہا کہ قتل نہ کرو قتل کرنا تو بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ ہاں! آبادی سے دور کسی گمنام اور اندھیرے کنوئیں میں ڈال دو۔ تاکہ کوئی آتا جاتا مسافر نکال کر لے جائے یہی رائے سب کو پسند آئی اور اس پر بھائیوں کا متفقہ فیصلہ ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ کوئی کنواں حضرت نوح علیہ السلام کے زمانے کا بہت پرانا کنواں تھا وہ تجویز ہوا۔ کنواں باؤلی نما ہوگا جس میں چھوٹے بڑے طاق بنے ہوں گے۔ قرآن نے اسی لئے غَیٰبَتِ الْجُبِّ فرمایا۔ واللہ اعلم (۱۰)

قَالُوْا يٰۤاَبَانَا مَا لَكَ لَا تَاْمَنَّا

اس پر سب نے ملکر یعقوب سے کہا کہ اے ہمارے باپ اس کا کیا

عَلٰى يُوْسُفَ وَاِنَّا لَهٗ لَنٰصِحُوْنَ ﴿۱۱﴾

سبب ہے کہ یوسف کے بارے میں آپ ہم پر اعتماد نہیں کرتے حالانکہ ہم تو اس کے خیرخواہ ہیں

اَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَّرْتَعْ وَ

آپ یوسف کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ وہ خوب کھائے اور کھیلے

يَلْعَبْ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۱۲﴾

یعنی تفریح کرے اور یقین مانئے کہ ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔

قَالَ اِنِّيْ لَيَحْزُنُنِيْۤ اَنْ تَذْهَبُوْا

یعقوب نے کہا بلاشبہ مجھے یہ بات غمگین کرتی ہے کہ تم اس کو میرے

بِهٖ وَاَخَافُ اَنْ يَّاْكُلَهُ الذِّئْبُ

پاس سے لے جاؤ اور میں اس بات سے ڈرتا ہوں کہ تم کہیں اس سے

وَاَنْتُمْ عَنْهُ غٰفِلُوْنَ ﴿۱۳﴾

غافل ہو جاؤ اور اس کو کوئی بھیڑیا کھا جائے

اس پر سب نے مل کر حضرت یعقوبؑ سے کہا اے ہمارے باپ اس کا کیا سبب ہے کہ یوسف کے بارے میں آپ ہم پر اعتماد نہیں کرتے اور ہمارا اعتبار نہیں کرتے حالانکہ ہم تو اس کے خیر خواہ ہیں * یعنی آپ کے عدم اعتبار کی یہ کیفیت ہے کہ آپ اس کو ہمارے ساتھ بھی نہیں بھیجتے (۱۱) آپ یوسف کو کل ہمارے ساتھ بھیج دیجئے تاکہ وہ خوب کھائے اور کھیلے اور یقین کیجئے کہ ہم اس کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں * یعنی سیر و تفریح کی غرض سے کل اس کو ہمارے ساتھ جنگل میں بھیج دیجئے (۱۲) حضرت یعقوبؑ نے فرمایا بلاشبہ اس کی جدائی مجھے غمگین کرتی ہے کہ تم اس کو میرے پاس سے لیجاؤ اور میں اس بات سے بھی ڈرتا ہوں کہ تم کہیں اپنے مشاغل میں اس سے غافل ہو جاؤ اور اسکو کوئی بھیڑیا کھا جائے * یعنی بکریاں چرانے کو جنگل میں جائیں تو یوسف کو بھی ساتھ لے جائیں حضرت یعقوب نے جواب میں دو باتیں فرمائیں ایک غم اور ایک خوف یعنی غم تو اس کا اپنی آنکھوں سے اوجھل کرنے اور تمہارے ساتھ بھیجنے کا۔ اور ڈر..... یہ کہ بچہ ہے کبھی تم اپنے کسی مشغلہ میں لگ جاؤ اور بھیڑیا اسکو پھاڑ کھائے۔ کہتے ہیں کہ کنعان کے جنگل میں بھیڑئے بہت تھے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ اُن کو بھیڑئے کا بہانہ کرنا تھا وہی ان کے دل میں خوف آیا۔ ۱۲۔ (۱۳)

قالوا لئن اكله الذئب و

وہ بولے اگر اس کو بھیڑیا کھا جائے اور ہماری

نحن عصبة انا اذا لخسرون (١٤)

پوری جماعت موجود ہو تو ہم بالکل ہی گئے گزرے ہوئے

فلما ذهبوا به واجمعوا ان

الغرض جب وہ یوسف کو لے گئے اور ان سب نے اس

يجعلوه في غيبت الجب و

بات کا پختہ عزم کر لیا کہ اس کو کسی تاریک کنویں میں ڈال دیں اور

اوحينا اليه لتنبئنهم

ہم نے یوسف کو کنویں میں ڈالنے کے بعد وحی بھیجی کہ تو ان کے اس واقعہ سے ان

بامرهم هذا وهم

کو ایک دن آگاہ کرے گا اور ان کی یہ حالت ہوگی کہ وہ تجھ کو اس وقت

لا يشعرون (١٥)

بہ پہچانتے نہ ہوں گے

بھائیوں نے جواب دیا کہ اگر اس کو بھیڑیا کھا جائے اور ہم پوری کی پوری جماعت موجود ہوں تو ہم تو بالکل ہی گئے گذرے ہوئے اور ہم نے سب کچھ گنوا دیا۔* یعنی اگر ایک زور آور جماعت کی موجودگی میں ایسا غضب ہو جائے تو ہم تو اسوقت کسی گھر کے بھی نہ رہیں گے (۱۴) بہرحال جب وہ یوسفؑ کو لے گئے اور ان سب نے اس بات کا پختہ عزم کر لیا کہ اس کو کسی تاریک اور گمنام کنوئیں میں ڈالدیں، چنانچہ انہوں نے جو طے کیا تھا وہ کر گذرے اور ہم نے اس وقت یوسفؑ پر وحی بھیجی کہ اے یوسفؑ تو ان بھائیوں کو ایک دن اس واقعہ سے آگاہ کرے گا اور ان کی یہ حالت ہوگی کہ وہ تجھکو پہچانتے بھی نہ ہوں گے *

یعنی جب یعقوبؑ کے پاس سے لیگئے اور کنوئیں میں ڈالا اس وقت حضرت یوسفؑ پانی سے بچکر ایک پتھر پر جو کنوئیں میں ابھرا ہوا تھا اس پر بیٹھ گئے۔ اس وقت حضرت حق نے ان پر وحی بھیجی کہ تم مغموم نہ ہو ہم تم کو یہاں سے نکال کر ایک ایسے بلند مرتبہ پر پہنچائیں گے کہ تم ان کی یہ تمام حرکات ان کو جتلاؤ گے اور یہ تمہاری رفعت شان کیوجہ سے تم کو پہچانتے بھی نہ ہوں گے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں، پھر جب لے کر چلے فرمایا، آگے یہ فرمایا کہ کیا ہوا اس واسطے کہ لائق بیان نہیں جو کچھ بھائیوں نے سلوک کیا راہ میں برا کہتے، اور مارتے لیگئے نہ ان کے رونے پر رحم کھایا نہ فریاد پر، پھر کنوئیں میں ڈالا وہ کنارے کو پکڑ کر رہ گئے تب رسّی میں باندھ کر لٹکایا۔ آدھی دور سے چھوڑ دیا۔ پانی میں گرے چوٹ سے بچے گوشہ میں ایک پتھر پر بیٹھ رہے اور بھائیوں نے کرتہ اتار کر ننگا ڈالا تب حق تعالیٰ کی بشارت پہنچی کہ ایک وقت تو ان کو یاد دلائیگا ان کا کام۔ ۱۴

کہتے ہیں کہ حضرت جبرئیلؑ نے کنوئیں میں سیدنا حضرت یوسف علیہ السلام کو یہ دعا بھی تعلیم کی:- اَللّٰھُمَّ یَا کَاشِفَ کُلِّ کُرْبَۃٍ وَّیَا مُجِیْبَ کُلِّ دَعْوَۃٍ وَّیَا جَابِرَ کُلِّ کَسِیْرٍ وَّیَا مُیَسِّرَ کُلِّ عَسِیْرٍ وَّیَا صَاحِبَ کُلِّ غَرِیْبٍ وَّیَا مُؤْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ یَا لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اَنْ تَجْعَلَ لِیْ فَرَجًا وَّمَخْرَجًا وَّاَنْ تَقْذِفَ حُبَّکَ فِیْ قَلْبِیْ حَتّٰی لَا یَکُوْنَ لِیْ ھَمٌّ وَّلَا ذِکْرٌ غَیْرَکَ وَاَنْ تَحْفَظَنِیْ وَتَرْحَمَنِیْ یَآ اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ٥ (۱۵)

وَجَآءُوٓ أَبَاهُمْ عِشَآءً يَبْكُونَ ﴿١٦﴾

یوسف کے بھائی اپنے باپ کے پاس تھوڑی سی رات گئے روتے ہوئے آئے

قَالُوا يَٰٓأَبَانَآ إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ

کہنے لگے اے ہمارے باپ ہم سب تو دوڑنے اور آپس میں ایک دوسرے

وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَٰعِنَا

آگے نکلنے میں لگ گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس

فَأَكَلَهُ ٱلذِّئْبُ وَمَآ أَنتَ بِمُؤْمِنٍ

چھوڑ دیا سو اس کو ایک بھیڑیا کھا گیا اور آپ ہمارے کہنے

لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَٰدِقِينَ ﴿١٧﴾ وَجَآءُو

کو باور نہیں کریں گے خواہ ہم کتنے ہی سچے ہوں اور وہ یوسفؑ کے

عَلَىٰ قَمِيصِهِۦ بِدَمٍ كَذِبٍ قَالَ

کرتہ پر جھوٹا خون بھی لگا لائے۔ یعقوبؑ نے یہ سب سُن کر اور دیکھ کر کہا

بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا

حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑ دی ہے

فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَٱللَّهُ ٱلْمُسْتَعَانُ

سو اب میرا کام صبر جمیل ہے اور جو باتیں تم بنا رہے ہو ان پر اللہ ہی

سے مدد طلب کرتا ہوں

تھوڑی رات گئے یوسفؑ کے بھائی روتے ہوئے اپنے والد کے پاس آئے * یعنی یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈالنے کے بعد عشاء کے وقت یہ برادران یوسف روتے ہوئے اپنے باپ کے پاس آئے (۱۶) آکر کہنے لگے اے ہمارے باپ ہم سب تو دوڑنے اور آپس میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے میں لگ گئے اور یوسف کو ہم نے اپنے سامان کے پاس چھوڑ دیا، سو اتفاقاً اس کو ایک بھیڑیا کھا گیا اور آپ تو ہمارے کہنے کو باور نہیں کریں گے اور ہماری بات کو تصدیق نہیں کریں گے خواہ ہم کتنے ہی سچے ہوں * یعنی ہم تو دوڑنے لگے کہ دیکھیں کون آگے نکلے اُن کو سامان کے پاس بٹھا دیا بس ایک بھیڑیا آیا اور اُن کو کھا گیا (۱۷) اور باپ کے پاس آتے وقت یوسفؑ کے کرتہ پر جھوٹا خون بھی لگاتے لائے۔ حضرت یعقوبؑ نے یہ کہانی سُنکر اور کرتے کو دیکھکر فرمایا کہ یہ بات نہیں ہے جو تم کہتے ہو بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات بنالی اور گھڑلی ہے سو اب میرا کام صبر جمیل ہے۔ اور اب میں صبر جمیل ہی کروں گا۔ اور جو باتیں تم بنا رہے ہو اُن پر اللہ ہی سے مدد طلب کرتا ہوں * باپ نے جب خون آلود کرتے کو دیکھا تو وہ کہیں سے پھٹا ہوا نہیں تھا سمجھ گئے کہ یہ بھیڑئیے والی بات بناڈالی ہے۔ صبر جمیل اُس صبر کو کہتے ہیں جس میں غیر خدا سے شکوہ نہ کیا جائے۔ (۱۸)

وَجَآءَتْ سَيَّارَةٌ فَأَرْسَلُوْا

اور ادھر ایک قافلہ آ نکلا قافلہ والوں نے اپنے پانی

وَارِدَهُمْ فَأَدْلٰى دَلْوَهٗ ؕ قَالَ

بھرنے والے کو بھیجا اس نے اپنا ڈول لٹکایا پھر وہ بے ساختہ

يٰبُشْرٰى هٰذَا غُلٰمٌ ؕ وَأَسَرُّوْهُ

بولا اے خوش قسمتی یہ تو ایک لڑکا ہے اور قافلہ والوں نے اس کو

بِضَاعَةً ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِمَا

بیش بہا سرمایہ سمجھ کر چھپا لیا اور اللہ ان سب کے اعمال کو

يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۹﴾ وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ

خوب جانتا تھا اور یوسف کے بھائیوں نے یوسف کو بہت

بَخْسٍ دَرَاهِمَ مَعْدُوْدَةٍ ۚ

ہی معمولی قیمت پر جو گنتی کے چند درہم تھے قافلہ والوں کے ہاتھ

﴿۲۰﴾ وَكَانُوْا فِيْهِ مِنَ الزّٰهِدِيْنَ

بیچ ڈالا اور وہ یوسف سے بہت ہی دل برداشتہ ہو رہے تھے

۲ ع ۱۴ ۱۲

اِدھر تو یہ ہوا اور اُدھر حضرت یوسف ؑ کے کنوئیں کے پاس ایک قافلہ آ نکلا قافلہ والوں نے اپنے
پانی لانے والے کو پانی کیلئے بھیجا اس نے یوسف کے کنوئیں میں ڈول لٹکایا جب
اس ڈول میں حضرت یوسف ؑ کو لٹکا ہوا دیکھا تو خوش ہو کر بے ساختہ بولا۔ اے
خوش قسمتی یہ تو ایک بڑا اچھا لڑکا نکل آیا اور قافلہ والوں نے اسکو تجارت کا
مال سمجھکر چھپالیا۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا تھا جو کارروائیاں وہ کر رہے تھے * یعنی
پانی بھرنے والے نے ڈول ڈالا یوسف ؑ نے وہ ڈول پکڑ لیا اور باہر آگئے وہ اسکو
دیکھ کر خوشی کے مارے ضبط نہ کر سکا۔ اور بے ساختہ ارے یہ تو لڑکا نکل آیا،
بول اُٹھا۔ قافلہ والوں نے یہ خیال کر کے کہ یہ تو بیش بہا سرمایہ ہے یوسف ؑ کو چھپالیا
کہ کہیں کوئی اس کا وارث نہ آ نکلے اور ہم سے چھین لے ہم اسکو مصر میں لیجاکر بڑی قیمت
سے فروخت کریں گے وہ اگرچہ اس کارروائی کو رازدارانہ طریقہ سے کر رہے تھے
مگر اللہ تعالیٰ اُن سب کے ان اعمال کو جانتا تھا۔ حضرت شاہ صاحب ؒ فرماتے ہیں کہ کنوئیں
میں سے حضرت یوسف ؑ ڈول میں ہو بیٹھے۔ کھینچنے والے نے اُن کا حسن دیکھکر خوشی
سے پکارا کہ بڑی قیمت سے یہ بکے گا اور اللہ خوب جانتا ہے جو کرتے ہیں شاید مراد یہ ہو
کہ یہود اس جگہ یہ قصہ بدلتے ہیں۔ توریت میں بدل ڈالا ہے تا اپنے باپ دادوں پر
عیب نہ آئے۔ ۱۲۔ یوسف ؑ کے بھائی کنوئیں کے آس پاس لگے رہتے تھے روزانہ
آکر دیکھ جاتے تھے۔ اُن کی خواہش یہ تھی کہ یوسف ؑ ہلاک نہ ہو بلکہ کوئی نکال کر کسی اور
ملک میں لیجائے اور یعقوب ؑ کو خبر نہ ہو۔ چنانچہ حسب معمول جب یوسف ؑ اُن کو کنوئیں
میں نظر نہ آئے اور قافلہ ٹھہرا ہوا دیکھا تو انہوں نے تلاش کیا اور یوسف کو دیکھکر کہنے لگے یہ
تو ہمارا غلام ہے جو بھاگ گیا تھا مگر ہم اسکو رکھنا ہی نہیں چاہتے (۱۹) اور ان بھائیوں نے اُن کو بہت
معمولی اور کم قیمت پر جو گنتی کے چند درہم تھے قافلہ والوں کے ہاتھ فروخت کر دیا اور وہ یوسف ؑ سے
بہت ہی دل برداشتہ اور بے رغبت ہو رہے تھے * حضرت شاہ صاحب ؒ فرماتے ہیں کہ اگلے دن
بھائی گئے اور کنوئیں میں نہ پایا قافلہ پر دعوی کیا جب ثابت ہوا اٹھارہ درم کو بیچ ڈالا درم
قریب پاولی کے۔ نو بھائیوں نے دو دو درہم بانٹے ایک نے حصہ نہ لیا پھر آگئے قافلہ والوں نے

وَقَالَ الَّذِي اشْتَرَاهُ مِن

اور اہل مصر میں سے جس شخص نے یوسف کو خریدا تھا اس نے اپنی

مِّصْرَ لِامْرَأَتِهِ أَكْرِمِي مَثْوَاهُ

بیوی سے کہا اس کو عزت و آبرو سے رکھیو کیا عجب ہے کہ یہ ہم کو

عَسَىٰ أَن يَنفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ

فائدہ پہنچائے یا اسکو ہم اپنا بیٹا ہی بنالیں اور ہم نے جس طرح

وَلَدًا ۚ وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ

یوسف کو کنوئیں سے نجات دی اسی طرح یوسف کو سرزمین مصر

فِي الْأَرْضِ وَلِنُعَلِّمَهُ مِن

میں باعزت جگہ دی اور نیز اس لیے کہ اس کو خوابوں کی تعبیر کا علم

تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ ۚ وَاللَّهُ غَالِبٌ

سکھادیں اور اللہ اپنے کاموں پر پوری طرح با اختیار

عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

ہے لیکن اکثر لوگ اس بات کو

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢١﴾

نہیں جانتے

مصر میں جا کر بیچا۔ حق تعالیٰ نے صریحًا ایک بیچنا فرمایا پردہ پوشی کو، لیکن اشارات سے معلوم ہوا کہ سنتے مول تو اسی جگہ بیچا ہے۔ ۱۲ - (۲۰)

اور اہل مصر میں سے جس شخص نے یوسف علیہ السلام کو خریدا اُس نے اپنی بیوی سے کہا اس کو عزت و آبرو سے رکھیو کیا عجب ہے کہ یہ ہم کو فائدہ پہنچائے اور ہم کو اس سے نفع پہنچے یا ہم اسکو بیٹا بنالیں اور اس کو متبنّیٰ ہی کرلیں اور ہم نے جس طرح یوسفؑ کو کنوئیں سے نجات دی اسی طرح یوسفؑ کو مصر میں باعزت جگہ دی اور نیز اس لئے کنوئیں سے نجات دی کہ اس کو باتوں کی کل بٹھانے اور خوابوں کی تعبیر دینے کی تعلیم دیں اور خوابوں کی صحیح تعبیر دینا اسکو بتلادیں اور اللہ تعالیٰ اپنے کام پر پوری طرح غالب اور قادر ہے لیکن اکثر آدمی اس بات کو نہیں جانتے۔ ٭ یعنی جس شخص نے یوسفؑ کو خریدا وہ عزیز مصر یعنی حکومت کا مدار المہام تھا۔ کہتے ہیں کہ اس کا نام قطفیر تھا اور اس زمانے کے بادشاہ کا نام ولید بن ریّان تھا اور اس عورت یعنی عزیز مصر کی بیوی کا نام راعیل اور مشہور نام زلیخا تھا عزیز مصر نے یوسفؑ کو بہت بڑی قیمت دے کر خریدا تھا بیوی کے سپرد کرنے کے وقت یوسف کو اس نے کہا کہ دیکھو اس کو آرام سے رکھو اور اس کے رہنے کی جگہ کو درست کردو۔ چونکہ یہ لڑکا ہونہار معلوم ہوتا ہے اس لئے ہم کو اس سے فائدہ پہنچے گا اور اُمور مملکت میں ہیرا مشیر اور معین ہوگا یا اس کو ہم بیٹا بنالیں گے۔ بہرحال ہم نے یوسفؑ کو کنوئیں سے نکال کر مصر میں باعزت جگہ دی اور ان کو تعبیر خواب کی تعلیم دی اور اللہ تعالیٰ اپنے چاہے ہوئے کام پر پورا پورا اختیار رکھتا ہے یعنی جو چاہتا ہے وہ پورا ہوتا ہے ٭ (۲۱)

وَلَمَّا بَلَغَ اَشُدَّهٗۤ اٰتَيْنٰهُ

اور جب یوسف اپنی جوانی کو پہنچا تو ہم نے اس کو

حُكْمًا وَّعِلْمًا ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِی

حکمت اور علم عطا کیا اور ہم نکوکاروں کو اسی طرح

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿۲۲﴾ وَرَاوَدَتْهُ الَّتِیْ

اپنے صلے سے نوازا کرتے ہیں اور وہ عورت جس کے گھر میں یوسفؑ

هُوَ فِیْ بَيْتِهَا عَنْ نَّفْسِهٖ وَغَلَّقَتِ

مقیم تھے یوسفؑ کو اپنی جانب مائل کرنے کے لئے پھسلانے

الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ

لگی اور تمام دروازے بند کر دئے اور بولی تو آ جاؤ میں تم سے

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّیْۤ اَحْسَنَ

کہہ رہی ہوں یوسفؑ نے کہا خدا کی پناہ! مزید برآں وہ تیرا شوہر میرا

مَثْوَایَ ؕ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

آقا ہے جس نے مجھ کو بڑی اچھی طرح سے رکھ چھوڑا ہے بلاشبہ احسان فراموش کبھی فلاح نہیں پاتے

اور جب یوسفؑ اپنی جوانی کو پہنچا تو ہم نے اس کو حکمت اور علم عطا فرمایا۔ اور ہم
نیکوکاروں کو اسی طرح بدلے دیا کرتے ہیں ۞ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں
مصر میں عزیز نے مول لیا۔ عزیز کہتے تھے بادشاہ کے مختار کو۔ اس نے ہوشیار دیکھ
کر غلاموں کی طرح نہ رکھا فرزند کی طرح رکھا۔ کاروبار میں نائب ہوگا اس طرح
حق تعالیٰ نے اس ملک میں ان کا قدم جمایا پھر ان کے سبب سارے بنی اسرائیل
کو بلا لیا۔ یہ بھی جتلا دیا کہ بزرگوں کی صحبت دیکھیں تا رمز و اشارہ سمجھنے
لگیں۔ یوسف نے کمال پکڑا جب سے علم خدائی پورا پایا اور اللہ بناتا رہتا ہے کام۔ یعنی
جیسے ہونے تھے یا کہ جن کو گرا دیں کسی میں پر بڑھ گئے حکم دیا: یعنی عقل سے مشکل
باتیں حل کرنے اور علم ۞ اللہ کا دین۔ ۱۲ (۲۲) اور وہ عورت جس کے گھر میں حضرت
یوسف علیہ السلام مقیم تھے اور رہتے تھے وہ یوسفؑ کو اپنی جانب مائل کرنے اور ان
سے اپنا مطلب پورا کرنے کیلئے پھسلانے لگی اور تمام دروازے بند کر دئے اور
بولی تو آ جا میں تجھ سے کہہ رہی ہوں یوسفؑ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ کی پناہ
عزیز مصر تیرا شوہر میرا آقا ہے جس نے مجھکو بڑی اچھی طرح سے رکھ چھوڑا ہے
بیشک ایسے احسان فراموش کبھی فلاح نہیں پاتے ۞ یعنی زلیخا نے یوسفؑ کو
اپنی جانب مائل کرنے کے لئے پھسلانا شروع کیا جب ان کو اس کے ارادے کا
علم ہوا تو انہوں نے خدا کی پناہ مانگی کہ یہ بہت بڑا گناہ ہے پھر یہ کہ وہ تیرا خاوند
میرا محسن ہے میرا مربی ہے یہ کیسی محسن کشی ہے کہ میں اسکی ناموس میں مداخلت کروں جو
لوگ ایسے احسان فراموش ہیں ان کو فلاح نصیب نہیں ہوتی وہ دنیا ہی میں یا تو
رسوا اور ذلیل ہوتے ہیں اور یا پھر آخرت میں تو عذاب پیش آنے والا ہی ہے
بعض لوگوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اللہ کی پناہ! وہ اللہ میرا رب ہے اس
نے مجھکو اچھی جگہ رہنے کو دی ہے یعنی عزیز مصر کا حسن سلوک بھی حضرت حق
تعالیٰ ہی کے حکم سے نصیب ہوا۔ واللہ اعلم۔ حضرت شاہ صاحبؒ
فرماتے ہیں یعنی اس کے ناموس میں کیونکر دخل کروں ۱۲ (۲۳)

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ ۚ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ

اور بلاشبہ اس عورت نے یوسفؑ کی طرف پہنچنے قصد کیا اور یوسفؑ کا اس کی جانب

اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ ۚ كَذٰلِكَ

غیر ارادی میلان ہوا اگر یوسفؑ نے اپنے رب کی دلیل نہ دیکھی ہوتی تو میلان کے

لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۚ

بڑھ جانے کا اندیشہ تھا ہم نے اسی طرح یوسفؑ کو ثابت قدم رکھا تاکہ ہم برائی اور

اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ (۲۴)

بیحیائی کو یوسفؑ سے دور رکھیں بے شک وہ یوسفؑ ہمارے برگزیدہ بندوں میں سے تھا

اور بلاشبہ اس عورت نے یوسفؑ کی جانب عزم اور پختہ قصد کیا اور یوسفؑ کا
اسکی طرف غیر ارادی محض امر طبعی کے طور پر میلان ہوا۔ اگر یوسفؑ نے اپنے رب کی
دلیل کو نہ دیکھا ہوتا تو میلان کے بڑھ جانے کا اندیشہ تھا ہم نے یوسفؑ کو اسی
طرح ثابت قدم رکھا اور اسی طرح ان کو علم دیا تاکہ ہر قسم کی برائی اور بے حیائی
سے یوسفؑ کو دور رکھیں۔ بیشک وہ یوسفؑ ہمارے برگزیدہ اور چیدہ بندوں
میں سے تھا* حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں نقل ہے کہ حضرت یعقوبؑ
کی صورت ان کو نظر آئی انگلی دانت میں۔ باقی خیال گناہ گناہ نہیں اور اگر
گناہ ہے تو کمتر سا۔ اصل گناہ سے پیغمبر کو بچا لیا اللہ نے۔ ۱۲ حضرت
یوسف علیہ السلام کو علم و حکمت سے نوازا گیا اور ان کو روحانی مراتب سے سرفراز
کیا گیا اور جس طرح بڑے لوگوں کو مختلف امتحان و ابتلا پیش آتے ہیں اسی
طرح حضرت یوسف ایک اور امتحان میں مبتلا ہوئے کہ وہ زلیخا جس کے گھر میں
حضرت یوسف مقیم تھے وہ ان کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوگئی اور چاہا کہ حضرت
یوسف ان کی خواہش پوری کر دیں اس لئے زلیخا نے کمروں کے دروازے
بند کر دئے اور ان کو بلایا۔ اور گناہ کے عزم کے ساتھ بلایا۔ گو حضرت یوسفؑ
کو ایک طبعی میلان ہوا جیسے گرمی کے رمضان میں پانی کو دیکھ کر ایک روزہ دار کو
بلا ارادہ ایک طبعی میلان ہوتا ہے لیکن روزہ توڑنے یا پانی پینے کا خیال تک
نہیں ہوتا۔ البتہ پیاس کی حالت میں پانی کو دیکھ کر ایک طبعی میلان ضرور ہوتا
ہے۔ اس سے زیادہ حضرت یوسف کے میلان کی حقیقت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ
نے دلیل سجھائی اور دکھائی وہ دلیل یہی حکم شرعی جس کا اظہار فرمایا اور بدکاری کی
ممانعت اور حرمت سامنے آگئی یا حضرت یعقوبؑ کا نظر آجانا جیسا کہ مجاہد
اور مقاتل کی روایت میں ہے۔ بہرحال دلیل کے سامنے آجانے سے گناہ کے مرتکب ہونے
سے محفوظ رہے۔ اگر ان کے رب کی دلیل سامنے نہ آجاتی تو بہ تقاضائے بشریت
میلان بڑھ جاتا کیونکہ اسباب و دواعی اتنے قوی تھے جہاں طبعی میلان میں

وَاسْتَبَقَا الْبَابَ وَقَدَّتْ

اور دونوں آگے پیچھے دروازے کی طرف بھاگے اور اس عورت نے یوسفؑ

قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ وَأَلْفَيَا

کا کرتہ کھینچنے میں پیچھے سے پھاڑ ڈالا اور ان دونوں نے دروازے کے پاس

سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ قَالَتْ مَا

اس عورت کے خاوند کو پایا عورت نے خاوند کو دیکھتے ہی کہا جو تیری بیوی

جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ

سے بدکاری کا ارادہ کرے اس کی سزا بجز اس کے اور کیا

سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ

ہو سکتی ہے کہ یا تو وہ قید کیا جائے یا اس کو کوئی اور

عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٥﴾

دردناک سزا دی جائے

اضافہ کا ہو جانا کچھ بعید نہ تھا علماء نے تفسیر میں مختلف اقوال ذکر کئے ہیں لیکن ہم نے سب سے راجح قول اختیار کیا ہے۔

سوء اور فحشاء سے بعض حضرات نے صغیرہ اور کبیرہ دونوں سے دور رہنا ظاہر کیا ہے اور یہ صحیح ہے کہ نہ صغیرہ کے حضرت یوسف مرتکب ہوئے نہ کبیرہ کے بلکہ طبعی میلان پر قابو پا لینے اور گناہ سے بچ جانے پر ایک نیکی کے مستحق ہوئے۔ زلیخا کی شہادت آگے آرہی ہے اللہ تعالٰی نے خود اُن کو بندگان مخلصین میں سے فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ شیطان اللہ تعالٰی کے مخلصین بندوں پر قابو نہیں پاتا اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ۔ شہر کی عورتوں کا بیان آگے آئیگا حَاشَ لِلّٰهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِنْ سُوْءٍ ان تمام شہادتوں کے بعد اگر کوئی شخص کوئی شبہ کرتا ہے تو وہ انبیاء علیہم السلام کی عصمت پر حرف گیری کا مستحق ہوتا ہے۔ اعاذنا اللّٰہ منہ [۱۲]

جب زلیخا اپنے اصرار سے باز نہ آئی تو حضرت یوسفؑ دروازے کی طرف بھاگے۔ اور زلیخا ان کے پیچھے بھاگی اور اس عورت نے یوسفؑ کا کرتہ کھینچنے میں پیچھے سے پھاڑ ڈالا اور ان دونوں نے دروازے کے پاس اس عورت کے خاوند کو پایا عورت نے خاوند کو دیکھتے ہی کہا جو تیری بیوی سے بدکاری کا ارادہ کرے اس کی سزا سوائے اس کے اور کیا ہو سکتی ہے کہ یا تو وہ قید کیا جائے اور جیل خانے بھیجا جائے یا اس کو اور کوئی دردناک سزا دی جائے * یعنی حضرت یوسف گناہ سے بچنے کو بھاگے اور زلیخا ان کو پکڑنے کو بھاگی بھاگنے میں پیچھے سے حضرت یوسفؑ کا کرتہ اس کے ہاتھ میں آگیا اس نے کھینچا اور کھینچتے ہوئے کرتہ کو چیر ڈالا اور پھاڑ دیا غرض آخری دروازے تک دونوں پہنچ گئے اور اتفاقاً دروازے پر دونوں کو عزیز مصر مل گیا۔ عورت نے عزیز کو دیکھتے ہی فوراً یہ بات گھڑ دی اور جرم کو یوسفؑ پر لوٹا دیا اور اپنا الزام اُن کے گلے منڈھ دیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یوسفؑ دوڑے نکل جانے کو اور وہ دوڑی پکڑنے کو۔ ۱۲ (۲۵)

قَالَ هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَّفْسِي وَ

یوسفؑ نے کہا یہ عورت خود مجھ کو اپنی جانب مائل کرنے کے لئے پھسلاتی

شَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا ج

تھی اور اس عورت کے خاندان والوں میں سے ایک گواہ نے یہ گواہی دی

إِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ

کہ اگر یوسفؑ کا کرتہ آگے سے پھٹا ہے تو عورت

فَصَدَقَتْ وَهُوَ مِنَ الْكٰذِبِينَ (۲۶)

سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے

وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ

اور اگر اس کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہے تو وہ عورت

فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِينَ (۲۷)

جھوٹی ہے اور یوسفؑ سچا ہے

فَلَمَّا رَأٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ قَالَ

پھر جب عزیز نے یوسف کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو بیوی سے کہا

إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ إِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ (۲۸)

یہ تم عورتوں ہی کی فریب کاری ہے بے شک تمہارا مکر بڑا خوفناک ہے۔

حضرت یوسفؑ نے کہا یہ عورت خود مجھکو اپنی طرف مائل کرنے اور اپنا مطلب نکالنے کیلئے مجھے پھسلاتی تھی اور اس عورت کے خاندان والوں میں سے ایک گواہ نے یہ گواہی دی کہ کسی کو مجرم قرار دینے سے پہلے یوسفؑ کا پھٹا ہوا کرتہ دیکھو اگر یوسفؑ کا کرتہ آگے سے پھٹا ہوا ہے تو عورت سچی ہے اور یوسف جھوٹا ہے (۲۶) اور اگر اس کا کرتا پیچھے سے پھٹا ہوا ہے تو یہ عورت جھوٹی ہے اور وہ یوسف سچا ہے۔✗ حضرت یوسفؑ نے واقعہ کو سچ سچ کہدیا ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اس عورت کا بھانجہ جو شیرخوار تھا اس کو کوئی گود میں لئے کھڑا تھا وہ بول اٹھا اگرچہ یہ دلیل یقینی نہ تھی صرف اس کا چھوٹی عمر میں بولنا ہی حضرت یوسفؑ کی صداقت کے لئے ایک دلیل تھی لیکن بچہ نے ایک ایسی بات کہی جس سے بھاگنے والے اور پیچھے سے پکڑنے والے کا اندازہ ہو سکتا تھا اور اگر یہ گواہی دینے والا کوئی بڑا آدمی تھا جیسے کہ بعض نے کہا ہے تو اس نے گواہی کا بڑا اچھا پیرایہ اختیار کیا اور عمدہ اور غیر جانبدار طریقہ سے ایسی بات کہی جس نے آخر میں یوسف کی برأت کو ثابت کر دیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں اس عورت کا ناتے دار دودھ پیتا ہوا ایک لڑکا یہ بول اٹھا۔ ۱۲ - (۲۷) پھر جب عزیز نے یوسفؑ کا کرتہ پیچھے سے پھٹا ہوا دیکھا تو بیوی سے کہا یہ سب تم عورتوں ہی کی فریب کاری اور چالاکی ہے۔ بے شک تمہاری چالاکیاں اور مکاریاں بڑی خوفناک اور بڑے غضب کی ہوتی ہیں۔ (۲۸)

یُوسُفُ اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا

اے یوسف تو اس واقعہ کو نظر انداز کر دے اور اے عورت

وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ ۚۖ اِنَّكِ

تو اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ یقیناً سے تو ہی خطا

كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِیْنَ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ

کاروں میں سے تھی اور شہر کی

نِسْوَةٌ فِی الْمَدِیْنَةِ امْرَاَتُ

چند عورتوں نے آپس میں یہ تذکرہ کیا کہ عزیز کی بیوی

الْعَزِیْزِ تُرَاوِدُ فَتٰىهَا عَنْ

اپنے غلام سے اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے اس کو پھسلاتی ہے

نَّفْسِهٖ ۚ قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ۭ اِنَّا

یوسف کی محبت نے اس عورت کے دل میں گھر کر لیا ہے یقیناً ہم اس کو

لَنَرٰىهَا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ﴿۳۰﴾

صریح غلطی میں دیکھتی ہیں

ع ۱۳

اے یوسفؑ تو اس واقعہ کو نظر انداز کر دے اور اے عورت تو یوسفؑ سے اپنے گناہ کی معافی مانگ یقیناً سرتاسر تو ہی خطا کاروں میں سے ہے۔ یعنی کرتہ دیکھا گیا اور عزیز کو عورت کے مکر و فریب اور اس کی خطا کا یقین آگیا چنانچہ اس لئے یوسفؑ کو تو یہ سمجھایا کہ درگذر کرو اور اس واقعہ کو شہرت نہ دو۔ خواہ مخواہ میری بدنامی ہوگی اور زلیخا سے کہا کہ یوسفؑ سے یا خدا سے اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ بلاشبہ تو ہی خطا کار ہے (۲۹) یہ واقعہ شہر میں مشہور ہو گیا۔ اور شہر کی چند عورتوں نے آپس میں تذکرہ کیا اور یہ بات کہی کہ عزیز کی بیوی اپنے غلام سے ناجائز خواہش پوری کرنے کی غرض سے اس کو پھسلاتی ہے یوسفؑ کا عشق اس کے دل میں پیوست ہو گیا ہے اور یوسف کی محبت نے اس کے دل میں گھر کر لیا ہے۔ یقیناً ہم اس کو صریح غلطی میں دیکھتی ہیں یعنی جب شہر میں یہ چرچا پھیلا تو کچھ عورتوں نے آپس میں اس قسم کا تذکرہ کیا کہ ہم تو عزیز کی بیوی کو کھلی غلطی میں مبتلا پاتی ہیں کہ وہ غلام پر فریفتہ ہوگئی حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی غلام اس قابل کیا ہوگا۔ ۱۲۔ بعض اہل تحقیق نے کہا ہے کہ یہ عورتیں بڑی چالاک تھیں ان کو اعتراض یہ تھا کہ زلیخا کو پھسلانا بھی نہ آیا اگر زلیخا ہمارے مشورے پر چلتی تو ہم دکھاتیں کہ کس طرح یوسفؑ زلیخا کی خواہش پوری نہ کرتا۔ (۳۰)

فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ أَرْسَلَتْ

پھر جب عزیز کی بیوی نے ان عورتوں کی پرفریب باتیں

إِلَيْهِنَّ وَأَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَأً

سنیں تو ان کو بلا بھیجا اور ان کے لئے مسند اور تکیہ

وَآتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّينًا

لگایا اور ہر ایک کو ان میں سے ایک ایک چھری دے دی

وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ فَلَمَّا

اور یوسف سے کہا ذرا ان کے سامنے نکل کر آ۔ پھر جب ان عورتوں

رَأَيْنَهُ أَكْبَرْنَهُ وَقَطَّعْنَ

نے یوسف کو دیکھا تو ششدر اور محو حیرت ہو کر رہ گئیں اور

أَيْدِيَهُنَّ وَقُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا

انہوں نے ان چھریوں سے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور بے ساختہ

هَٰذَا بَشَرًا إِنْ هَٰذَا إِلَّا مَلَكٌ

بولیں حاشا للہ! یہ آدمی نہیں ہے بس یہ تو کوئی

كَرِيمٌ ﴿٣١﴾

ذی مرتبہ فرشتہ ہے

پھر جب عزیز کی بیوی نے ان عورتوں کی پُر فریب اور طعن آمیز باتیں سنیں تو اُن کو کسی کے ہاتھ بلا بھیجا اور اُن کے واسطے مسند بچھائی اور تکیہ لگایا اور ہر ایک کو اُن میں سے ایک ایک چھُری پھل کاٹنے کو دیدی جب یہ عورتیں آئیں اور کھانے میں مشغول ہو گئیں تب حضرت یوسف سے کہا ذرا ان کے سامنے نکل کر آ۔ پھر جب عورتوں نے یوسفؑ کو دیکھا تو حیران دششدر رہ گئیں اور ایسی سٹ پٹائیں کہ بجائے پھل کاٹنے کے اپنے ہاتھ کاٹ لئے۔ اور بے ساختہ اُن عورتوں نے کہا حاشا للّٰہ! یہ شخص آدمی نہیں ہے ہو نہ ہو یہ تو کوئی ذی مرتبہ فرشتہ ہے ٭ یعنی جب زلیخا کو عورتوں کی یہ باتیں معلوم ہوئیں تو اُس نے اُن کو کھانے پر بلا بھیجا اور کھانے کی مجلس آراستہ کر کے دستر خوان پر سب چیزیں چُن دیں جو چیزیں چنی گئیں اُن میں پھل بھی تھے جو چاقو سے کاٹ کر کھائے جانے ہوں گے۔ جب عورتیں کھانے میں مشغول ہوئیں تو زلیخا نے کمرے میں سے یوسفؑ کو بلا لیا۔ یوسفؑ آئے تو عورتیں محو حیرت ہو گئیں اور انہوں نے پھل کی جگہ چھُری سے اپنے ہاتھ کاٹ لئے اور کہنے لگیں یہ آدمی نہیں ہے یہ تو کوئی ذی مرتبہ فرشتہ ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں چھُریاں دی گئیں میوہ کھانے کو، اُن کا حُسن دیکھکر بے حواس ہو گئیں۔ چھُری سے ہاتھ کٹ گئے۔ ۱۲-

خلاصہ یہ ہے کہ طعن کا جواب یوسف علیہ السلام کو دکھا کر دیا اور اُن کو مکر و فریب کے لئے استعمال کرنے کی بات آگے آتی ہے۔ (۳۱)

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ

عزیز کی بیوی نے کہا یہی تو وہ شخص ہے جس کے بارے میں تم

فِيْهِ ۭ وَلَقَدْ رَاوَدْتُّهٗ عَنْ نَّفْسِهٖ

مجھے ملامت کر رہی تھیں اور واقعی میں نے اپنی خواہش پوری

فَاسْتَعْصَمَ ۭ وَلَىِٕنْ لَّمْ يَفْعَلْ مَآ

کرنے کے لئے اسکو پھسلایا تھا مگر اس نے اپنے کو بالکل محفوظ

اٰمُرُهٗ لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ

رکھا اور جو کام میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر آئندہ بھی اس کی

الصّٰغِرِيْنَ (۳۲) قَالَ رَبِّ السِّجْنُ

تعمیل نہیں کرے گا تو وہ ضرور قید کیا جائیگا اور وہ ضرور بے عزت ہوگا یوسف

اَحَبُّ اِلَيَّ مِمَّا يَدْعُوْنَنِيْٓ اِلَيْهِ

نے کہا اے میرے رب جس بات کی طرف یہ عورتیں مجھے دعوت دے رہی ہیں اس

وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّيْ كَيْدَهُنَّ

بات سے قید خانہ مجھے زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر تو نے ان کی فریب کاریوں کو مجھ سے

اَصْبُ اِلَيْهِنَّ وَاَكُنْ مِّنَ الْجٰهِلِيْنَ (۳۳)

دفع نہ کیا تو مجھے اندیشہ ہے کہ کہیں میں انکی طرف مائل نہ ہو جاؤں اور پھر میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں

زلیخا کہنے لگی یہی تو وہ شخص ہے جس کے بارے میں تم مجھکو ملامت کر رہی تھیں
اور برا بھلا کہہ رہی تھیں اور واقعی میں نے اس سے اپنی خواہش پوری کرنے
کیلئے اسکو پھسلایا اور اپنی طرف مائل کرنا چاہا تھا مگر یہ بالکل محفوظ رہا اور اس
نے اپنے کو بالکل پاک صاف رکھا اور جو کام میں اس سے کہہ رہی ہوں اگر
آئندہ بھی اسکی تعمیل نہ کرے گا تو وہ ضرور قید کیا جائیگا اور وہ ضرور بے
عزت ہوگا ٭ زلیخا نے بہت سمجھ والی سے بات کی پہلے تو یہ سمجھا کہ اگر میں اس
پر فریفتہ ہوئی تو کچھ دیکھ بھال کر ہوئی ہوں پھر یوسف کی پاکدامنی اور اپنی
ارادت کا اقرار کیا آخر میں دھمکی دی کہ جیل خانے بھیجا جائیگا حضرت شاہ
صاحب فرماتے ہیں کہ ان کے روبرو یہ بات کہی تا وہ بھی سمجھادیں اور حضرت
یوسف علیہ السلام قبول کریں۔ ۱۲۔ بعض اہل تحقیق نے کہا ہے کہ سب
ان عورتوں کی ملی بھگت تھی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابتدا میں یہ بات
نہ تھی اور ہاتھ کاٹنے میں کوئی بنی ہوئی بات نہ تھی البتہ بعد میں جوڑ توڑ کیا
ہوگا اور انہوں نے بھی یوسف کو سمجھایا ہوگا کہ آخر تمہاری آقا ہے اس کا
کہنا کردو ورنہ بلا وجہ جیل خانے جاؤ گے۔ حضرت یوسف نے جب دیکھا کہ
یہ عورتیں جیل کی دھمکی دے رہی ہیں اور مجھ پر یورش کر رہی ہیں تو وہ
حضرت حق کی جانب متوجہ ہوئے (۳۳) حضرت یوسف نے کہا کہ اے
میرے پروردگار جس بری بات کی طرف یہ عورتیں مجھے بلاتی ہیں اس سے تو
جیل خانے جانا ہی مجھ کو زیادہ پسندیدہ ہے اور اگر تو نے ان کی فریبکاریوں
کو مجھ سے دفع نہ کیا اور ان کے داؤ پیچ کو دور نہ رکھا تو مجھے اندیشہ ہے
کہ کہیں میں ان کی طرف مائل نہ ہو جاؤں اور پھر میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں
یعنی ان عورتوں کے کید کو اگر مجھ سے دور نہ کیا تو میں نادانوں جاہلوں کا سا
کام نہ کر بیٹھوں۔ اگر مجھے قید خانے بھی جانا پڑے تو میں کسی معاصی کے مرتکب
ہونے سے قید کو بہتر سمجھتا ہوں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے جو خطرہ

فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ

پھر اس کے رب نے اس کی دعا قبول فرمالی اور ان عورتوں کے داؤ

كَيْدَهُنَّ ۚ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ (۳۴)

پیچ کو اس سے دور کر دیا بے شک خدا بڑا سننے والا جاننے والا ہے

ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَا رَأَوُا

پھر عزیز اور اس کے متعلقین کو باوجود یوسف کی صداقت کے نشانات

الْآيَاتِ لَيَسْجُنُنَّهُ حَتَّىٰ حِينٍ (۳۵)

دیکھنے کے یہی مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسف کو ایک مدت تک قید میں رکھیں

ظاہر کیا وہ عصمت کے منافی نہیں ہے۔ حضرت یوسفؑ نے قید خانے جانے کی دعا نہیں کی بلکہ صرف گناہ کے مقابلہ میں قید خانے کو بہتر بتایا ہے (۳۳)

پھر اُس کے رب نے اُس کی دعا قبول فرمائی اور اُن عورتوں کے فریب اور داؤ پیچ کو حضرت یوسفؑ سے دور کر دیا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا سننے والا خوب جاننے والا ہے۔ ※ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں ظاہر معلوم ہوتا ہے کہ اپنے مانگے سے قید میں پڑے لیکن اللہ تعالیٰ نے اتنا ہی قبول فرمایا کہ اُن کا فریب رفع کیا۔ اور قید ہونا تھا قسمت میں۔ آدمی کو چاہیئے کہ گھبرا کر اپنے حق میں برائی نہ مانگے پوری بھلائی مانگے کہ وہی ہوگا جو قسمت میں ہے۔۱۲ (۳۴) پھر عزیز اور اس کے متعلقین کو باوجود صداقت کے نشان دیکھ لینے کے یہی مصلحت معلوم ہوئی کہ یوسفؑ کو ایک زمانہ خاص تک جیل خانے میں رکھا جائے۔ ※ یعنی یوسفؑ کی پاک دامنی اور بے گناہی دیکھ لینے کے بعد پھر بھی سیاسی مصلحت یہی معلوم ہوئی کہ ایک بے گناہ کو جیل میں ڈال دیا جائے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں اگرچہ نشان سب دیکھ چکے کہ گناہ عورت کا ہے تو بھی اُن کو قید کیا تاکہ بدنامی خلق عورت سے اُتر نے یا اس واسطے کہ اُس کی نظر سے دور رہیں۔۱۲ (۳۵)

ع ۴ / ۱۴

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ط

اور یوسف کے ساتھ اتفاقاً اور بھی دو جوان قید خانہ میں داخل ہوئے

قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ

ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ میں نے خواب میں اپنے آپ کو دیکھا ہے

خَمْرًا ۚ وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي

کہ میں انگور سے شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں اپنے

أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا

کو دیکھتا ہوں کہ میں نے اپنے سر پر روٹیاں اٹھا رکھی ہیں اور ان میں

تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ط نَبِّئْنَا بِتَأْوِيلِهِ ج

سے پرندے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں اے یوسفؑ ہم کو ہمارے اس

إِنَّا نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ﴿۳۶﴾

خواب کی تعبیر بتا دے کیونکہ ہم تجھ کو نیک آدمیوں میں سے دیکھتے ہیں

اور یوسفؑ کے ساتھ اتفاقاً اور بھی دو نوجوان قید خانے میں داخل ہوئے ان دونوں میں سے ایک نے کہا کہ میں اپنے کو خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں انگور سے شراب نچوڑ رہا ہوں اور دوسرے نے کہا کہ میں اپنے کو دیکھتا ہوں کہ میں اپنے سر پر روٹیاں اٹھا رکھی ہیں اور ان روٹیوں میں سے پرندے نوچ نوچ کر کھا رہے ہیں۔ اے یوسفؑ ہم کو ہمارے خواب کی تعبیر بتا دیجئے ہم آپ کو نیکوکاروں میں سے دیکھتے ہیں۔ ✗ جب حضرت یوسف ؑ کو جیل خانے بھیجا گیا تو اسی زمانے میں دو اور نوجوان جو بادشاہ کے غلام تھے وہ بھی ایک الزام کے ماتحت جیل میں داخل کئے گئے۔ ان دونوں میں سے ایک تو بادشاہ کو شراب پلایا کرتا تھا اور ایک بادشاہ کا نانبائی تھا جو بادشاہ کو کھانا کھلایا کرتا تھا۔ دونوں پر الزام تھا کہ انہوں نے سازش کرکے بادشاہ کو کھانے میں اور شراب میں زہر دیا ہے ان دونوں کا معاملہ زیر تحقیق تھا ان دونوں نے حضرت یوسف ؑ کو دیکھا تو یہ حضرت یوسف علیہ السلام کے معتقد ہو گئے اور دونوں نے حضرت یوسفؑ سے اپنا خواب بیان کرکے تعبیر طلب کی۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں جس نے شراب دیکھی وہ بادشاہ کا شراب ساز تھا اور دوسرا نانبائی تھا لیکن خلاف عادت دیکھا کہ سر پر سے جانور نوچتے ہیں زہر کی تہمت میں دونوں قید تھے آخر نانبائی پر ثابت ہو لی ۱۲۔ حضرت یوسف ؑ نے خواب کو سن کر اور ان کی خوش عقیدگی کو دیکھ کر موقع کو غنیمت سمجھا کہ لاؤ خواب کی تعبیر سے پہلے ان کی اصلاح کر دوں اور ان کو اسلام کی خوبیاں سمجھا دوں۔ تاکہ شاید یہ مسلمان ہو جائیں (۳۶)

قَالَ لَا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِهِ

یوسف نے جواب دیا کہ جو کھانا تم کو روزمرہ کھانے کو ملتا ہے وہ

إِلَّا نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِهِ قَبْلَ أَنْ

کھانا تمہارے پاس آنے سے پہلے میں اس خواب کی تعبیر تم کو بتا دوں گا

يَأْتِيَكُمَا ذَٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِي

یہ تعبیر کا بتا دینا اس علم کی وجہ سے ہے جو میرے رب نے مجھ کو سکھایا ہے

رَبِّي إِنِّي تَرَكْتُ مِلَّةَ قَوْمٍ لَا

میں نے ان لوگوں کا مذہب اختیار نہیں کیا ہے

يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ

جو لوگ اللہ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ آخرت

هُمْ كَافِرُونَ ﴿٣٧﴾

کے بھی منکر ہیں

حضرت یوسفؑ نے خواب کی تعبیر بتانے سے پہلے فرمایا کہ جو کھانا تمکو روزمرہ کھانے کو ملتا ہے میں اس کھانے کے پہنچنے سے پہلے پہلے تمہیں تمہارے خواب کی تعبیر بتا دوں گا۔ یہ تعبیر کا بتا دینا اس علم کی وجہ سے ہے جو میرے پروردگار نے مجھکو سکھایا ہے۔ میں نے ان لوگوں کا مذہب نظرانداز کر دیا ہے اور اختیار نہیں کیا ہے جو لوگ اللہ تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے اور وہ لوگ آخرت کے بھی منکر ہیں۔ ✲ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں حق تعالیٰ نے قید میں یہ حکمت رکھی کہ اُن کا دل کافروں کی محبت سے ٹوٹا تو دل پر اللہ کا علم روشن ہوا۔ چاہا کہ اول اُن کو دین کی بات سُنا دیں پیچھے تعبیر خواب کہیں اس واسطے تسلّی کر دی تا نہ گھبرائیں کہ کھانے کے وقت تک وہ بھی بتا دوں گا۔ ۱۲

بعض حضرات نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ کھانا آنے سے پہلے کھانے کی پوری کیفیت اور حقیقت بیان کر دوں گا یعنی کھانا جیل کا ہو یا حوالاتی ہونے کی وجہ سے تمہارا کھانا گھر سے آئے میں کھانے کی پوری تفصیل بیان کر دوں گا۔ اس تقریر پر یہ حضرت یوسف کے معجزے کا اظہار ہوگا یعنی معجزے کا ذکر کرنے سے نبوت کی دلیل بھی سامنے آ گئی گویا توحید اور رسالت دونوں پر ایمان لانے کی تبلیغ ہو گئی۔ (۳۷)

وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَاءِي إِبْرَاهِيمَ

اور میں اپنے دادا جو ابراہیم و اسحاق اور یعقوب ہیں ان کے مذہب

وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ مَا كَانَ

کی پیروی کرتا ہوں ہم کو یہ بات ہرگز نہ زیبا نہیں کہ ہم خدا کے ساتھ

لَنَا أَنْ نُشْرِكَ بِاللَّهِ مِنْ شَيْءٍ

کسی چیز کو بھی شریک قرار دیں یہ عقیدہ توحید ہم پہ اور دوسرے

ذَٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ عَلَيْنَا

لوگوں پر اللہ کا ایک بہت بڑا فضل ہے لیکن اکثر لوگ

وَعَلَى النَّاسِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

خدا کی اس نعمت کا شکر ادا نہیں

لَا يَشْكُرُونَ ﴿۳۸﴾ يَا صَاحِبَيِ

کرتے اے قید خانہ کے رفیقو! کیا جدا جدا

السِّجْنِ أَأَرْبَابٌ مُتَفَرِّقُونَ

بہت سے معبود بہتر ہیں؟ یا ایک اللہ

خَيْرٌ أَمِ اللَّهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ﴿۳۹﴾

جو یکتا اور سب سے زبردست ہے وہ بہتر ہے

اور میں نے اپنے باپ دادا جو ابراہیمؑ و اسحاقؑ اور یعقوبؑ ہیں اُن کے مذہب اور اُن کے طریقہ کی پیروی اختیار کر رکھی ہے ہم کو یہ بات ہرگز زیبا نہیں کہ ہم خدا کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک قرار دیں یہ عقیدہ تو حید ہم پر اور دوسرے لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے لیکن اکثر لوگ اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر نہیں کرتے ✕ یعنی جس دین کی میں تم کو تبلیغ کر رہا ہوں یہ وہی ملت ابراہیمی اور اسلام ہے جو حضرت ابراہیمؑ اسحاقؑ اور یعقوب علیہم السلام کا مذہب تھا میں بھی اسی کا پیرو ہوں۔ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کسی کو شریک کرنا ہرگز زیبا نہیں۔ حضرت شاہ صاحب رحؒ فرماتے ہیں یعنی ہمارا اس دین پر رہنا سب خلق کے حق میں فضل ہے کہ ہم سے راہ سیکھیں ۱۲ (۳۸) اے قید خانہ کے رفیقو! کیا بہت سے متفرق اور الگ الگ معبود عبادت کرنے کو اچھے ہیں یا ایک اللہ تعالےٰ جو سب سے زبردست اور یکتا ہے وہ بہتر ہے ✕ یعنی بہت سے معبود قرار دینا بہتر یا اکیلا برحق معبود بہتر۔ (۳۹)

مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّا

تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر صرف ایسے چند بے اصل ناموں کی

اَسْمَآءً سَمَّيْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَ

پرستش کرتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ داداؤں نے

اٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا

گھڑ لیا ہے حالانکہ خدا نے ان کے معبود ہونے پر کوئی دلیل نہیں

مِنْ سُلْطٰنٍ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا

نازل کی سوائے اللہ کے اور کسی کی فرماں روائی

لِلّٰهِ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ

نہیں ہے اس نے یہ حکم دیا ہے کہ بجز

ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ

اس کے کسی کی عبادت نہ کرو یہی صحیح اور

اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۴۰﴾

سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے

تم لوگ تو خدا کو چھوڑ کر چند ایسے بے اصل اور بے حقیقت ناموں کی
پرستش کرتے ہو جن کو تم نے اور تمہارے باپ دادؤں نے گھڑ لیا ہے
اور آپ ہی ٹھیرا لیا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے معبود ہونے پر
کوئی دلیل اور کوئی سند نہیں اُتاری سوائے اللہ تعالیٰ کے اور
کسی کی فرمانروائی نہیں اور اس کے سوا کسی کو حکم دینے کا اختیار
ہے۔ اس لئے یہ حکم دیا ہے کہ بجز اُس کے کسی کی عبادت نہ کرو یہی
صحیح اور سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے ہیں۔ یعنی
وہ بھٹا کر کہ جن کے نام تم نے رکھ چھوڑے ہیں وہ تو بے کار
محض ہیں ایسی حالت میں سوائے ناموں کے اور کیا رکھا ہے۔ اور
حکومت ہے اللہ تعالیٰ کی اور اسی کا حکم چلتا ہے تو اس کے حکم کی
کوئی سند دکھلاؤ اس کا حکم تو ان ٹھاکروں کی پوجا کے خلاف ہے
اُس کا حکم تو یہ ہے کہ سوائے اس کے کسی کی بندگی نہ ہو یہی ایک
صاف اور سیدھا طریقہ ہے لیکن اکثر لوگ خدائے تعالیٰ کی توحید
کو جانتے نہیں ہیں۔ (۴۰)

يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا

اے قید خانہ کے رفیقو! تم میں سے ایک تو اپنے بادشاہ کو

فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ وَاَمَّا

شراب پلایا کرے گا اور دوسرا تم میں کا سولی

الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ

دیا جائے گا اور پرندے نوچ نوچ

مِنْ رَّاْسِهٖ ۭ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ

کر اس کے سر میں سے کھائیں گے جو بات تم

فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ (٤١) وَقَالَ لِلَّذِيْ

دریافت کرتے تھے اسکا فیصلہ کیا جاچکا۔ اور ان دونوں میں سے

ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ

یوسفؑ نے جس کو یہ سمجھا کہ وہ رہا ہو جائے گا اس سے

عِنْدَ رَبِّكَ ۡ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ

کہا کہ اپنے بادشاہ کے روبرو میرا تذکرہ کرتے رہیو پھر شیطان نے اس کو اپنے بادشاہ

ذِكْرَ رَبِّهٖ فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ (٤٢)

سے یوسف کا ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسف کئی سال تک قید خانہ میں ہی رہا +

ع ٥
١٥

اے قید خانہ کے رفیقو! تم دونوں میں سے ایک تو بدستور اپنے آقا اور اپنے
بادشاہ کو شراب پلایا کرے گا اور دوسرا تم میں کا سُولی دیا جائیگا اور اُس
کے سر کو پرندے نوچ نوچ کر کھائیں گے جو بات تم دریافت کرتے تھے
اُس کا فیصلہ کیا جا چکا ہے۔ یعنی تم دونوں میں سے شرابی بری ہو جائیگا
اور نانبائی کو سُولی ہو گی چنانچہ مقدمہ میں ایک بری ہوا دوسرے کو سولی
ہوئی (۴۱) اور ان دونوں میں سے جس کو یوسفؑ نے یہ سمجھا کہ وہ رہا ہونے
والا ہے اُس سے کہا کہ اپنے بادشاہ کے روبرو میرا تذکرہ کر دیجیو، سو
شیطان نے اُسکو اپنے بادشاہ سے یوسفؑ کا ذکر کرنا بھلا دیا اور یوسفؑ
کئی سال تک قید خانہ ہی میں رہا اس تفسیر میں "ظنّ" بمعنی یقین ہے اس لئے
کہ پیغمبر کی تعبیر ہے۔ نیز وحی سے معلوم ہوا ہوگا چنانچہ فرمایا قُضِیَ
الْاَمْرُ الَّذِیْ فِیْہِ تَسْتَفْتِیٰنِ ط معلوم ہوتا ہے کہ قضا و قدر کا
فیصلہ یوسفؑ کو معلوم ہو چکا ہو گا کہتے ہیں کہ نانبائی نے کہا تھا کہ میرا
خواب تو بناوٹی تھا لیکن حضرت یوسفؑ نے فرمایا تو اپنے خواب کو جھوٹا کہہ
یا سچا ہو گا یہی۔ دوسری بات یہ یاد رکھنی چاہیئے کہ فَاَنْسٰہُ الشَّیْطٰنُ
میں دو قول ہیں ہم نے ایک قول کی بناء پر ترجمہ کیا ہے دوسرا قول یہ ہے
کہ حضرت یوسفؑ کو شیطان نے بھلا دیا کہ انہوں نے بجائے اللہ تعالیٰ
کے ساتھ رجوع کرنے کے دنیاوی بادشاہ کو یاد دلانے کے لئے کہا جیسا کہ ابن
ابی حاتم نے حضرت انس رضؓ سے مفصل روایت کی ہے۔ ہر چند کہ "بِضْعَ" کا
لفظ تین سے دس تک بولا جاتا ہے لیکن یوسفؑ کی مدت قید میں حضرات
مفسرین کا اختلاف ہے۔ حضرت شاہ صاحب رحؒ فرماتے ہیں فرمایا ایک مارا
جائیگا اس کو نہ کہا کہ تو ہے یہ خُلق نیک ہے۔ اللہ نے فرمایا کہ اس کو
اٹکلا کہ یہ بچے گا معلوم ہوا کہ تعبیر خواب یقین نہیں اٹکل ہے مگر پیغمبر اٹکل
کرے سو بے شک ہے۔ حضرت یوسف نے اسباب کی سعی کی کہ میرا ذکر کرنا

وَقَالَ الْمَلِكُ اِنِّیْۤ اَرٰی سَبْعَ

اور بادشاہ نے دربار کے لوگوں سے کہا میں خواب میں

بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ

دیکھتا ہوں کہ سات گائیں ہیں خوب موٹی ان موٹی گایوں کو سات دبلی

عِجَافٌ وَّ سَبْعَ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ

گائیں کھا رہی ہیں اور دیکھتا ہوں سات بالیں ہیں سبز اور

وَّ اُخَرَ یٰبِسٰتٍ ؕ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَاُ

دوسری سات بالیں خشک ہیں۔ اے دربار والو! اگر تم

اَفْتُوْنِیْ فِیْ رُءْیَایَ اِنْ كُنْتُمْ

خواب کی تعبیر دے سکتے ہو تو میرے اس خواب کی تعبیر

لِلرُّءْیَا تَعْبُرُوْنَ ﴿۴۳﴾ قَالُوْۤا اَضْغَاثُ

بتاؤ۔ درباریوں نے کہا یہ تو یونہی پریشان خیالات سے ہیں

اَحْلَامٍ ۚ وَ مَا نَحْنُ بِتَاْوِیْلِ

اور ہم اس قسم کے خواب پریشاں

الْاَحْلَامِ بِعٰلِمِیْنَ ﴿۴۴﴾

کی تعبیر سے واقف نہیں ہیں

بادشاہ پاس وہ بھول گیا تا پیغمبر کا دل اسباب پر نہ ٹھیرے گئی برس
رہے قید میں اکثر لوگ کہتے ہیں سات برس ۱۲ (۴۲)

اور بادشاہ مصر نے ایک خواب دیکھا اور خواب کی تعبیر دریافت کرنے کی غرض سے اہلِ دربار کو جمع کرکے کہا میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ سات گائیں ہیں خوب موٹی اور فربہ جن کو دوسری سات دُبلی اور لاغر گائیں کھا رہی ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ سات بالیں ہیں ہری اور سبز اور دوسری سات بالیں ہیں خشک وہ سات خشک بالیں بھی ان سرسبز بالوں کو خشک کر رہی ہیں اے اہلِ دربار اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو تو میرے اس خواب کے بارے میں مجھکو جواب دو ٭ یعنی جتنی مدّت حضرت یوسف علیہ السلام کو قید میں رہنا تھا خواہ وہ سات سال ہوں یا دس ہوں یا بارہ ہوں یا چودہ ہوں بہرحال جب وہ مدّت پوری ہوئی تو حضرت حق تعالیٰ نے یوسفؑ کی رہائی کے اسباب پیدا کر دیئے۔ مصر کے بادشاہ نے ایک خواب دیکھا کہ موٹی گایوں کو دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور ہری بالوں کو خشک بالیں لپٹی ہوئی اُن کی سبزی کو فنا کر رہی ہیں یہ خواب دیکھا اور اپنے درباریوں سے تعبیر پوچھی (۴۳) درباریوں نے کہا یہ تو یوں ہی پریشان خیالات ہیں اور ہم ایسے خواب ہائے پریشان کی تعبیر نہیں جانتے ٭ یعنی اول تو یہ خواب ہی نہیں ہے محض بخارات فاسدہ کی وجہ سے مختلف تخیلات ہیں اور ہم ایسے خوابوں کی تعبیر سے واقف نہیں ٭ (۴۴)

وَقَالَ الَّذِي نَجَا مِنْهُمَا وَادَّكَرَ

اور ان دو قیدیوں میں سے جو رہا ہو گیا تھا اس نے کہا

بَعْدَ أُمَّةٍ أَنَا أُنَبِّئُكُمْ بِتَأْوِيلِهِ

اور ایک مدت کے بعد اس کو یوسف کی بات

فَأَرْسِلُونِ ﴿٤٥﴾ يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ

یاد آئی ہیں تم کو اس خواب کی تعبیر بتائے دیتا ہوں تم ذرا قید خانہ تک مجھے

أَفْتِنَا فِي سَبْعِ بَقَرَاتٍ سِمَانٍ

جانے کی اجازت دو اے یوسف اے صدیق اس خواب کی تعبیر

يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعِ

تو ہم کو بتا کہ سات موٹی گائیں ہیں جن کو سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور

سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ يَابِسَاتٍ

سات بالیں سبز اور دوسری سات بالیں خشک ہیں تاکہ میں تیرا جواب

لَعَلِّي أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ

لے کر ان لوگوں کی طرف واپس جاؤں اور تاکہ

يَعْلَمُونَ ﴿٤٦﴾

وہ بھی واقف ہو جائیں

اور اُن دو قیدیوں میں سے جو بری ہوا تھا اُس کو ایک مدت کے بعد حضرت یوسف ؑ کی بات یاد آئی اور اس نے کہا میں تم کو اس خواب کی تعبیر دریافت کرکے لائے دیتا ہوں تم مجھ کو ذرا قید خانے تک جانے کی اجازت دو ٭ یعنی جیل خانے میں ایک صاحب ہیں جو خوابوں کی تعبیر جانتے ہیں میں اُن سے اس خواب کی تعبیر معلوم کرکے لائے دیتا ہوں (۴۵) غرض وہ جیل خانے گیا اور اُس نے حضرت یوسف ؑ سے کہا کہ اے یوسف ؑ اے سچے تو ہم کو اس خواب کی تعبیر بتا کہ سات گائیں موٹی جن کو دوسری سات دُبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات ہری بالوں کو دوسری خشک بالیں اُن ہری بالوں کو لپٹ کر خشک بنا رہی ہیں تاکہ میں آپ کا جواب لے کر اُن لوگوں کے پاس واپس لوٹ کر جاؤں تاکہ وہ خواب کی تعبیر اور آپ کی خداداد قابلیت سے واقف ہو جائیں ٭ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں تاکہ تیری قدر معلوم ہو ۱۲ - خلاصہ یہ کہ یہ ساقی جیل خانے گیا اور حضرت یوسف ؑ کو خواب سنا دیا آگے حضرت یوسف ؑ کی تعبیر اور اُن کے صحیح مشورے کا ذکر ہے۔ (۴۶)

قَالَ تَزْرَعُوْنَ سَبْعَ سِنِيْنَ

یوسف نے جواب دیا تم سات سال برابر خوب محنت سے زراعت

دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدْتُّمْ فَذَرُوْهُ

کرنا پھر جو فصل کاٹنا اسکو بالوں ہی میں رہنے دینا الا یہ کہ تھوڑی

فِيْ سُنْۢبُلِهٖٓ اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّا تَاْكُلُوْنَ ﴿۴۷﴾

سی مقدار جو تم کھاؤ بالوں میں سے نکال لینا پھر

ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ سَبْعٌ

ان سات سال کے بعد ایسے سخت سات سال آئیں گے کہ جو

شِدَادٌ يَّاْكُلْنَ مَا قَدَّمْتُمْ لَهُنَّ اِلَّا

کچھ تم نے ان برسوں کے لئے جمع کر رکھا ہوگا سب

قَلِيْلًا مِّمَّا تُحْصِنُوْنَ ﴿۴۸﴾ ثُمَّ يَاْتِيْ مِنْۢ

سب کو یہ سخت سال کھا جائیں گے الا یہ کہ تھوڑا سا غلہ بچ جائے گا جس کو

بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيْهِ يُغَاثُ النَّاسُ

تم احتیاط سے بچا لوگے پھر ان سات برس کے بعد ایک سال ایسا آئے گا

وَفِيْهِ يَعْصِرُوْنَ ﴿۴۹﴾

جس میں لوگوں کے لئے خوب بارش کیجائے گی اور لوگ اس سال میں پھلوں کو نچوڑینگے

ع ۶ ۷ ۱۲

یوسفؑ نے جواب دیا تم سات سال خوب زراعت کرنا پھر جو فصل کاٹو اُس کو بالوں ہی میں رہنے دینا مگر ہاں جو تھوڑی مقدار تم کھاؤ اُس کو بالوں سے نکال لینا ٭ یعنی کھانے سے جو غلہ بچاؤ اس کو بالوں ہی میں رکھو تاکہ گھن وغیرہ نہ لگے اور غلہ محفوظ رہے (۴۷) پھر ان سات سال کے بعد سات سال ایسے سخت آئیں گے کہ جو کچھ تم نے ذخیرہ جمع کر رکھا ہوگا اُس کو یہ سخت سال کھا جائیں گے الآیہ کہ تھوڑا سا غلہ بچ جائے گا جس کو تم احتیاط سے بچا لوگے ٭ یعنی سات سال کے بعد سات سال سخت قحط کے آئیں گے اس میں جو کچھ اندوختہ تم نے کر رکھا ہوگا وہ سب کھا لوگے سوائے اس کے کچھ تخم پاشی کیلئے بچالو تو بچالو اور بیج ڈالنے کیلئے جتنا بچ جائے اُتنا بچ جائے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے خواب کی تعبیر بتائی اور نیک مشورہ بھی دیا اور ساقی کو بھولنے کا طعنہ بھی نہیں دیا تعبیر بھی بے تکلف بتا دی اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ایسے ہوا کرتے ہیں وہ نہی پھر ان سات برس کے بعد ایک برس ایسا آئیگا جس میں لوگوں کے لئے خوب بارشیں ہوں گی اور اس میں لوگ شیرہ بھی نچوڑیں گے۔ اور پھلوں میں سے رس بھی نکالیں گے ٭ یہ شاید وحی سے بتایا ہوگا کہ سات سال قحط سے گذر جانے کے بعد بارشیں خوب ہوں گی اور انگور خوب پھلینگے۔ اور دوسرے پھل بھی خوب آئیں گے۔ لوگ پھلوں کا رس بھی نکالیں گے اور انگور کے شیرے سے شراب بھی بنائیں گے۔ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں کہ رس نچوڑنا واسطے شراب سازی کے فرمایا اور سات برس کا ذخیرہ بالوں میں رکھوایا تاکہ زمین میں گل نہ جائے۔ سات برس قحط ہوگا جب تک پورا پڑے ۱۲ (۴۹) ع

ع ۶
۱۶

وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ فَلَمَّا

اور بادشاہ نے یہ تعبیر سنکر کہا کہ یوسفؑ کو میرے پاس

جَاءَهُ الرَّسُولُ قَالَ ارْجِعْ إِلَىٰ

لاؤ پھر جب یوسفؑ کے پاس شاہی قاصد آیا تو یوسفؑ نے کہا

رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ الَّاتِي

تو اپنے بادشاہ کے پاس واپس جا اور اس سے پوچھ کہ ان

قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ

عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے چھریوں سے اپنے ہاتھ کاٹ لئے

عَلِيمٌ ﴿۵۰﴾

تھے بے شک میرا رب ان کی پُر فریب کارروائیوں سے خوب واقف ہے

غرض ساقی نے جیل خانہ سے واپس آکر خواب کی تعبیر اور حضرت یوسف علیہ السلام کا مشورہ دربار میں بیان کیا۔ بادشاہ اس سے متاثر ہوا۔ اور اس نے حکم دیا یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ پھر جب شاہی قاصد یوسفؑ کی طلبی کا پیام لیکر پہنچا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے کہا تو اپنے بادشاہ اور آقا کی طرف لوٹ جا اور اس سے دریافت کر کہ اُن عورتوں کا حقیقی واقعہ کیا ہے جنہوں نے عزیز مصر کی بیوی کے یہاں دعوت میں اپنے ہاتھ چھریوں سے کاٹ لئے تھے۔ بے شک میرا پروردگار اُن عورتوں کی مکاریوں سے خوب واقف ہے* حضرت یوسف علیہ السلام کا مدعا یہ تھا کہ جس الزام کی بنا پر مجھکو قید کیا گیا تھا اُس معاملہ کی پہلے تحقیق کرلی جائے اور جن عورتوں نے اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے اُن سے دریافت کیا جائے کہ معاملہ کیا تھا۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں وہی قصہ یاد دلایا کہ وے عورتیں شاہد ہیں بادشاہ پوچھے تو قصہ کھول دیں کہ تقصیر کس کی ہے ۱۲۔ بعض اہل تحقیق نے کہا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے کید کو ان عورتوں کی طرف منسوب کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کی زلیخا کے ساتھ ملی بھگت تھی اور وہ بھی مکر میں زلیخا کی حامی اور مددگار تھیں واللہ اعلم (۵۰)

قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدتُّنَّ يُوسُفَ

بادشاہ نے ان عورتوں سے کہا کہ جب تم یوسف کو اپنی خواہش کے لیے

عَن نَّفْسِهِ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا

آمادہ کر رہی تھیں تو تمہارے اس واقعہ کی صحیح حقیقت کیا ہے

عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ قَالَتِ امْرَأَتُ

عورتوں نے کہا خدا پاک ہے ہم کو یوسف میں ذرا سی بھی کوئی برائی

الْعَزِيزِ الْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ

کی بات نہیں معلوم ہوئی اس پر عزیز کی بیوی نے کہا کہ اب تو سچی بات

أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ

سب پر کھل ہی گئی واقعہ یہ ہے کہ میں نے ہی اس کو اپنے لیے آمادہ کرنا

الصَّادِقِينَ ﴿٥١﴾ ذَٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي

چاہا تھا اور بلاشبہ وہ راستباز ہے (یوسف نے اس خبر کو سنکر کہا) اس تحقیقات

لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا

سے میری غرض یہ تھی کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے اس کی پیٹھ پیچھے

يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ﴿٥٢﴾

اسکی کوئی خیانت نہیں کی اور نیز اسے معلوم ہو جائے کہ خیانت کرنیوالوں کے فریب کو خدا چلنے نہیں دیتا

بادشاہ نے اُن عورتوں کو حاضر کر کے دریافت کیا جب تم یوسفؑ کو اپنا مطلب پورا کرانے کیلئے پھسلا رہی تھیں تو تمہارا ہے اس واقعہ کی صحیح حالت کیا ہے۔ عورتوں نے جواب دیا حاشا للہ ہم کو اُس میں ذرا سی بھی کوئی بُرائی کی بات نہیں معلوم ہوئی اس پر عزیز کی بیوی نے کہا اب تو حق اور سچی بات سب پر کھل ہی گئی اور ظاہر ہو ہی گئی واقعہ یہ ہے کہ میں نے ہی اسکو اپنے نئے پھسلایا اور آمادہ کرنا چاہا تھا اور بلاشبہ وہ راست بازوں میں سے ہے۔ ٭ یعنی ادھر تو عورتوں نے صفائی کی گواہی دی اگرچہ انہوں نے مروّت اور حیا کی وجہ سے زلیخا کا نام نہیں لیا جب عزیز کی بیوی نے یہ دیکھا تو مجبوراً اُس کو اقرار ہی کرنا پڑا اور پھر صاف بات کہنی ہی پڑی۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں حضرت یوسفؑ علیہ السلام نے سب کا فریب فرمایا اس واسطے کہ ایک کا فریب تھا اور اُس کی مددگار تھیں اور فریب والی کا نام نہیں لیا حق پر دوسروں کو !! اور بادشاہ نے پوچھا تم نے پھسلایا تھا اس واسطے کہ وے بھی جانیں۔ کہ بادشاہ خبر رکھتا ہے پھر جھوٹ نہ بولیں ١٢۔ خلاصہ یہ کہ بادشاہ نے اس انداز سے پوچھا کہ جھوٹ بولنا اُن کو بن نہ آیا (٥١) غرض بادشاہ کی اس تمام کارروائی کی اطلاع یوسفؑ کو دی گئی تو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا اس تحقیقات اور مقدمہ پر نظر ثانی سے میری غرض یہ تھی کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ میں نے عزیز کی پیٹھ پیچھے اور اُس کی عدم موجودگی میں اُس کے ناموس میں کوئی خیانت نہیں کی اور یہ بھی اسے معلوم ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ خیانت کرنے والوں کی چال اور داؤں کو چلنے نہیں دیتا ١٢۔ عزیز مصر کو یقین تو پہلے ہی تھا اس صفائی سے اور پختہ یقین ہوا ہوگا ٭ (٥٢)

وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ

اور میں کوئی اپنے نفس کی برأت نہیں کرتا بے شک نفس تو

لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي

بری ہی باتوں پر ابھارا کرتا ہے مگر وہ نفس جس پر میرا رب

إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ﴿٥٣﴾ وَقَالَ

رحم کرے بلاشبہ میرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔ اور بادشاہ نے

الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ

کہا یوسف کو میرے پاس لے آؤ میں اسکو اپنے کام کیلئے مخصوص کرلونگا

لِنَفْسِي ۖ فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ

پھر جب یوسفؑ سے بادشاہ نے گفتگو کی تو کہا آج سے تم ہمارے

لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ ﴿٥٤﴾ قَالَ اجْعَلْنِي

یہاں صاحب منزلت اور صاحب اعتبار ہے۔۔ یوسفؑ نے کہا مجھے اس

عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ ۖ إِنِّي حَفِيظٌ

ملک کے خزانوں پر مامور کر دے کیونکہ میں بیشک اچھا محافظ

عَلِيمٌ ﴿٥٥﴾

اور واقف کار ہوں

اور میں کوئی اپنے نفس کی برأت نہیں کرتا بے شک نفس تو بُری ہی باتوں پر اُبھارا کرتا ہے مگر وہ نفس جس پر میرا پروردگار رحم فرمائے بلاشبہ میرا رب بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے * یعنی حضرت یوسف علیہ السلام نے اس شبہ کو دور کیا کہ مبادا کوئی خیال کرے کہ یوسفؑ کو اپنی برأت پر غرور ہو گیا ہے۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ میرے نفس کا یہ کوئی ذاتی کمال نہیں ہے بلکہ محض حضرت حق کی عنایت اور اسکی مہربانی کا نتیجہ ہے نفس تو بُرے ہی کاموں کی ترغیب دیا کرتا ہے۔ (۵۳) اور بادشاہ نے خواب کی تعبیر سُننے اور مقدمہ کے حالات معلوم کرنے کے بعد حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ میں خالص اُس کو اپنے کام میں رکھوں گا اور میں اُس کو اپنے کام کیلئے مخصوص کرلونگا پھر جب بادشاہ نے حضرت یوسفؑ سے باتیں کیں تو اور بھی زیادہ اُن کی قابلیت کا معترف ہو گیا۔ اور اُس نے یوسفؑ سے کہا کہ تم آج سے ہمارے نزدیک بڑے معزز اور معتبر اور صاحب منزلت اور صاحب اعتبار ہو * یعنی بادشاہ اُن کی باتیں سُنکر پہلے ہی اُن سے خوش اعتقاد ہو گیا تھا اب گفتگو کے بعد تو اُس کی رائے اور بھی پختہ ہو گئی اور اُس نے اُن کو اپنا خاص مقرب اور مشیر بنالیا اور عزیز کے تعلق کو ختم کر دیا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں اب سے عزیز کا علاقہ موقوف کیا اپنی صحبت میں رکھا۔ ۱۲ (۵۴) حضرت یوسفؑ نے بادشاہ سے کہا کہ مجھے اس ملک کے خزانوں پر مامور کر دے میں ایک اچھا نگہبان اور حساب و کتاب سے بخوبی واقف ہوں * یعنی حضرت یوسفؑ نے یہ دیکھا کہ آئندہ اس ملک میں قحط پڑنے والا ہے مصر کی حکومت سنبھال نہ سکے گی ملک میں ابتری پھیل جائے گی اور مخلوق بھوک سے مرجائے گی خلائق کی نفع رسانی کا خیال کرتے ہوئے انہوں نے یہ مطالبہ کیا اپنی جاہ پسندی ذاتی منفعت اور کنبہ پروری مقصود نہ تھی اور ایسی حالت میں کسی منصب کے طلب کرنے میں مضائقہ نہیں یہ بھی

وَكَذَٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي

اور اس طرح ہم نے یوسف کو ملک میں ذی اقتدار اور با اختیار

الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ

کر دیا کہ اس ملک میں وہ جہاں چاہے سکونت پذیر ہو ہم جس

نُصِيبُ بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ وَ

کو چاہتے ہیں اپنی رحمت سے بہرہ مند کرتے ہیں اور ہم نیک روش

لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٦﴾

اختیار کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتے

وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ

اور آخرت کا اجر و ثواب ان لوگوں کیلئے بدرجہا بہتر ہے جو

آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ﴿٥٧﴾

ایمان لائے اور تقویٰ کے پابند رہے۔

ع ٧

معلوم ہوا کہ خلائق کے فائدے کی غرض سے انبیاء علیہم السلام مالیات کے قصوں میں پڑنے کو شانِ نبوت کے خلاف نہیں سمجھتے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ انہوں نے آپ یہ خدمت طلب کی تا صحبت اہل دنیا سے دور ہیں اور خواب کی تعبیر اور کسی سے بن نہ آئی ۱۲ (۵۵)

اور ہم نے اس طرح یوسف کو سرزمین مصر میں با اختیار اور ذی اقتدار کر دیا کہ اس میں جہاں چاہیں سکونت پذیر ہوں اور جہاں چاہیں رہیں سہیں ہم جس کو چاہتے ہیں اپنی رحمت و عنایت اور توجہات خصوصی سے بہرہ مند کرتے ہیں اور ہم نیک روش اختیار کرنے والوں کے اجر و ثواب کو ضائع نہیں کیا کرتے ✲ یعنی اگرچہ یوسفؑ کا لقب تو عزیز ہی رہا لیکن ریان بن ولید برائے نام بادشاہ تھا ملک کا تمام انتظام و انصرام حضرت یوسفؑ ہی کے ہاتھ میں تھا ریّان نے اسلام قبول کیا یا نہیں اس کے متعلق کوئی قطعی بات نہیں کہی جا سکتی حضرت یوسف بادشاہوں کی طرح جہاں چاہتے جاتے اور رہتے۔ حضرت حق نیک لوگوں میں سے جس کو چاہتے ہیں اپنی مہر سے نوازتے ہیں (۵۶) اور آخرت کا اجر و ثواب اہل تقویٰ اور اہل ایمان کیلئے بدرجہا بہتر اور کہیں بڑھ چڑھ کر ہے ✲ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں۔ یہ جواب ہوا اُن کے سوال کا کہ اولاد ابراہیمؑ اسطرح شام سے آئی مصر میں۔ اور بیان ہوا کہ بھائیوں نے دور پھینکا تا کہ ذلیل ہو اللہ تعالیٰ نے زیادہ عزت دی اور ملک پر اختیار دیا ویسا ہی ہوا ہمارے حضرت کو ۱۲۔ اس کے بعد سات سال ارزانی ہوئی حضرت یوسفؑ احتیاط کے ساتھ غلہ جمع کرتے رہے یہاں تک کہ قحط شروع ہوا اور متواتر چلتا رہا۔ اطراف و جوانب میں بھی قحط نمودار ہوا اور کنعان بھی قحط کی لپیٹ میں آ گیا حضرت یوسفؑ کنٹرول سے غلہ تقسیم کرتے رہے لوگ آتے رہے اور حضرت یوسفؑ کنٹرول ریٹ سے غلہ دیتے

وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوْا

اور یوسفؑ کے بھائی آئے اور یوسفؑ کے پاس پہنچے

عَلَيْهِ فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهٗ مُنْكِرُوْنَ ﴿٥٨﴾

تو یوسفؑ نے ان کو پہچان لیا اور وہ یوسفؑ کو نہیں پہچان سکے

وَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ

اور جب یوسفؑ نے ان کی روانگی کے وقت ان کا سامان تیار

قَالَ ائْتُوْنِيْ بِاَخٍ لَّكُمْ مِّنْ

کر دیا تو ان سے کہا آئندہ میرے پاس اپنے علاتی بھائی

اَبِيْكُمْ اَلَا تَرَوْنَ اَنِّيْٓ اُوْفِي

کو بھی لے کر آنا کیا تم دیکھتے نہیں کہ میں پیمانہ بھی پورا ناپ کر دیتا ہوں

الْكَيْلَ وَاَنَا خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ ﴿٥٩﴾

اور میں بہترین مہمان نواز بھی ہوں

رہے یہانتک کہ اُن کے بھائی بھی غلہ لینے کیلئے مصر آئے (۵۷)
اور حضرت یوسفؑ کے بھائی غلّہ لینے کی غرض سے یوسفؑ کے پاس آئے
پھر وہ یوسفؑ کے شہر میں داخل ہو گئے اور یوسفؑ کے پاس پہنچے تو یوسفؑ
نے اُن کو پہچان لیا اور وہ یوسفؑ کو نہیں پہچان سکے ×۔ حضرت یوسف علیہ السلام
میں کافی تبدیلی ہو گئی تھی اس لیئے وہ نہ پہچانتے ہوں گے یا حضرت
یوسفؑ نے نقاب ڈال رکھی ہوگی یا شاہی پردے میں بات کی ہوگی حضرت
شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں جب حضرت یوسفؑ ملک مصر پر مختار ہوئے خواب
کے موافق سات برس خوب غلہ پیدا ہوا اور ملک کا اناج بھرلے گئے پھر سات
برس کے قحط میں ایک بھاؤ میانہ باندھ کر بکوایا اپنے ملک والوں کو اور پردیسیوں
کو برابر مگر پردیسی کو ایک اونٹ سے زیادہ نہ دیتے اس میں خلق بچی قحط سے
اور خزانہ بادشاہ کا بھر گیا ہر طرف خبر تھی کہ مصر میں اناج سستا ہے اُن کے
بھائی آئے خریدنے کو ۱۲۔ غرض جب حضرت یوسفؑ نے اُن کو غلہ دینا منظور
کر لیا اور فی کس غلہ کے ایک ایک اُونٹ کا حکم ہو گیا تو بھائیوں نے کہا ہمارا ایک
علاتی بھائی اور بھی ہے اس کیلئے ایک اونٹ کے غلہ کا حکم دیدیجئے حضرت
یوسفؑ نے فرمایا یہ بات بے قاعدہ ہے وہ ہوتا تو اُس کو بھی دیدیا جاتا
اُس کو کیوں نہیں لائے انہوں نے کہا اُس کا ایک بھائی عرصہ ہوا کہیں جنگل
میں ہلاک ہو گیا تھا اُس دن سے اس کے چھوٹے بھائی بن یامین کو ہمارے
باپ اپنے سے جدا نہیں کرتے اس لیئے ہم اُس کو نہیں لاسکے (۵۸) اور جب
یوسفؑ نے اُن کی روانگی کے وقت اُن کے غلہ کا سامان وغیرہ تیار کر دیا
تو اُن سے چلتے وقت فرمایا اگر اس غلہ کے بعد تم کو پھر غلہ کی ضرورت پیش آئے
تو آئندہ اپنے علاتی بھائی بن یامین کو بھی لے کر آنا کیا تم جانتے نہیں کہ میں
پیمانہ بھی پورا بھرتا ہوں اور میں سب سے زیادہ مہمان نوازی کرتا ہوں جو
یعنی ناپ کا بھی کھرا ہوں اور جو پردیسی آتے ہیں اُن کی مہمان نوازی اور بھلا

فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي بِهِ فَلَا كَيْلَ

پھر اگر آئندہ تم میرے پاس اس بھائی کو لے کر نہ آئے تو

لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ (٦٠)

تمہارے لئے نہ میرے ہاں غلہ ہوگا اور نہ تم میرے پاس آنا ۔

قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا

برادران یوسفؑ نے کہا ہم اس کو اس کے باپ سے ترکیب کے ساتھ

لَفَاعِلُونَ (٦١) وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ

حاصل کرنے کی کوشش کریں گے یقیناً ہم اس کام کو ضرور کریں گے

اجْعَلُوا بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ

اور یوسفؑ نے اپنے خدمتگاروں کو حکم دیا کہ ان کی پونجی ان ہی کے سامان

لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا

اسباب میں رکھ دو تاکہ جب یہ اپنے اہل و عیال میں واپس جائیں تو اس

إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ (٦٢)

پونجی کو پہچان لیں اور عجب نہیں کہ یہ دوبارہ پھر آئیں

برتاؤ کرنے والا ہوں حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں سب سے چھوٹا بھائی حضرت یوسفؑ کا سگا بھائی تھا اُس کو بُلوایا ۱۲۔ خلاصہ یہ کہ اُس کو لے آؤ گے تو اُس کا بھی حصہ دوں گا۔ (۵۹)

پھر اگر آئندہ تم اس کو میرے پاس لے کر نہ آئے تو میں سمجھوں گا کہ تم مجھ کو دھوکہ دینا چاہتے تھے۔ لہذا تمہارے لئے میرے یہاں نہ تو غلّہ ہوگا اور نہ تم میرے پاس آنا* یعنی تمہارے حصّے کا بھی غلہ نہیں ملے گا اگر تم اُس اپنے بھائی کو نہ لائے (۶۰) یوسفؑ کے بھائیوں نے جواب دیا ہم اُس بن یامین کو اُس کے باپ سے ترکیب و تدبیر کے ساتھ حاصل کرنے کی کوشش کریں گے یقین مانئے کہ ہم اس کام کو ضرور کریں گے* یعنی پوری کوشش اور جدّوجہد ضرور کریں گے (۶۱) اور بھائیوں کے رخصت ہوتے وقت یوسفؑ نے خاموشی کے ساتھ اپنے خدمت گاروں اور نوکروں کو حکم دیا کہ اُن کی پونجی جوں کی توں اُن کے سامان و اسباب میں رکھدو تاکہ جب یہ اپنے اہل و عیال میں واپس جائیں تو اُس پونجی کو پہچان لیں اور اس احسان کو دیکھ کر پھر دوبارہ آئیں* حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں کہ وہ جو قیمت لائے تھے وہ چھپا کر اُن کے بوجھوں میں ڈال دی احسان کر کر ۱۲۔ خلاصہ یہ کہ غلّہ کے عوض اُن سے جو کچھ لیا تھا وہ چپکے سے اُن ہی کے سامان میں رکھوا دیا۔ (۶۲)

فَلَمَّا رَجَعُوا إِلَىٰ أَبِيهِمْ قَالُوا

الغرض جب یہ بھائی اپنے باپ کے پاس واپس پہنچے تو کہنے لگے

يَا أَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْكَيْلُ فَأَرْسِلْ

اے ہمارے باپ آئندہ کیلئے ہم پر غلہ کی بندش کردی گئی ہے سو

مَعَنَا أَخَانَا نَكْتَلْ وَإِنَّا لَهُ

آپ ہمارے ہمراہ آئندہ ہمارے بھائی بن یامین کو بھی بھیجئے تاکہ ہم

لَحَافِظُونَ ﴿٦٣﴾ قَالَ هَلْ آمَنُكُمْ

پھر غلہ لاسکیں اور ہم اس کی پوری حفاظت رکھیں گے باپ نے جواب دیا

عَلَيْهِ إِلَّا كَمَا أَمِنْتُكُمْ عَلَىٰ

میں بن یامین کے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کرسکتا مگر ہاں ویسا ہی

أَخِيهِ مِنْ قَبْلُ فَاللَّهُ خَيْرٌ

جیسا اب سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تمہارا اعتبار کرچکا ہوں

حَافِظًا وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ﴿٦٤﴾

پس خدا سب سے بہتر نگہبان ہے اور وہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے

الغرض جب یوسفؑ کے بھائی اپنے باپ کے پاس واپس پہنچے تو سفر کے تمام واقعات سنا کر کہنے لگے اے ہمارے باپ آئندہ کیلئے ہم پر غلہ روکدیا گیا ہےلہذا آپ ہمارے ہمراہ ہمارے بھائی بن یامین کو بھی بھیجئے تاکہ ہم پھر غلہ کی بھرتی لے آئیں اور ہم یقین دلاتے ہیں کہ ہم بن یامین کی پوری حفاظت کریں گے٭ یعنی غلہ کی بھرتی ہم کو نہیں ملے گی اگر بن یامین ہمارے ساتھ نہ گیا۔ عزیز مصر کی خاطر تواضع اور مہمان نوازی کا بھی ذکر کیا اور چونکہ باپ کو اُن پر اعتماد نہ تھا اس لیئے انہوں نے وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ط بھی کہا (۶۳) باپ نے اُن لڑکوں کو جواب دیا میں بن یامین کے بارے میں تمہارا اعتبار نہیں کر سکتا مگر ہاں، ویسا ہی جیسا اس سے پہلے اس کے بھائی کے بارے میں تمہارا اعتبار کر چکا ہوں۔ پس اللہ تعالیٰ سب سے بہتر نگہبان ہے۔ اور وہی سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے٭ یعنی میرا دل تو ٹھکتا نہیں یہی تم نے اب سے پہلے یوسفؑ کو لیجاتے وقت الفاظ کہے تھے لیکن تم کہتے ہو کہ غلہ ہی نہیں ملے گا تو خیر اگر اس کا لیجانا ضروری ہے تو لے جاؤ میں خدا کے سپرد کرتا ہوں وہ سب سے بہتر محافظ اور سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے (۶۴)

وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا

اور جب انہوں نے اپنے اسباب کو کھولا تو انہوں نے اپنی پونجی

بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ ط

(پونجی) جو ان کی تھی رکھی پائی جو ان کو واپس کر دی گئی ہے

قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي ط هَٰذِهِ

پونجی کو دیکھکر بولے اے ہمارے باپ ہمیں اور کیا چاہیئے یہ

بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا ط

ہمارے غلہ کی قیمت بھی لوٹا ہمیں واپس کر دی گئی ہے۔ اب کی

وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا

دفعہ اپنے گھر والوں کے لئے اور غلہ لائیں گے اور اپنے بھائی کی

وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ ط

پوری خبر رکھیں گے اور اس بھائی کیلئے مزید ایک اونٹ کا غلہ

ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ ﴿٦٥﴾

لائیں گے یہ غلہ جو ہم لائے ہیں تھوڑا سے ہے

اور اس گفتگو کے بعد جب انہوں نے اپنا اسباب کھولا تو انہوں نے اپنی
پونجی جوں کی توں اُس اسباب میں رکھی پائی جو اُن کو واپس کر دی گئی تھی
پونجی کی واپسی کو دیکھکر بولے اے ہمارے باپ ہم کو اور کیا چاہیئے یہ ہمارے
غلّہ کے عوض میں جو پونجی دیگئی تھی وہ بھی تو ہم کو لوٹا دی گئی اب ہم جائینگے
تو اپنے گھر والوں کے لیئے اور رسد لائیں گے اور اپنے بھائی کی خوب حفاظت
رکھیں گے اور اس بھائی کیلیئے ایک اونٹ کا مزید غلّہ لائیں گے اور ایک
اونٹ کی بھرتی زیادہ لیں گے یہ غلہ جو ہم لائے ہیں تھوڑا ہے ٭ یوسفؑ
نے غلّہ کی قیمت واپس کر دی تاکہ اُن پر اچھا اثر پڑے اور پھر آئیں یا اس لیے
کہ آتے وقت اُن کے پاس کچھ نہ ہو تو یہی پونجی لیکر چلے آئیں یا اخلاق و مروّت
کے تقاضے سے قیمت لینی مناسب نہ سمجھی ہو۔ غرض عزیز کی تعریف کر کے
پھر کہا کہ بن یامین کو ہمارے ساتھ بھیج دیجئے۔ تاکہ اب کی دفعہ غلہ زیادہ
لائیں اور ہم اس کی حفاظت کریں گے ٭ (۶۵)

قَالَ لَنْ أُرْسِلَهُ مَعَكُمْ حَتَّىٰ

باپ نے کہا میں بن یامین کو اس وقت تک تمہارے ساتھ نہیں

تُؤْتُونِ مَوْثِقًا مِّنَ اللَّهِ لَتَأْتُنَّنِي

بھیج سکتا جب تک تم خدا کی قسم کھا کر مجھکو اس بات کا پختہ قول نہ دو کہ تم

بِهِ إِلَّا أَن يُحَاطَ بِكُمْ ۖ فَلَمَّا

ضرور بن یامین کو میرے پاس لے ہی آؤ گے الا یہ کہ تم خود ہی گھیر لیے

آتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللَّهُ

جاؤ تو مجبوری ہے پھر جب انہوں نے باپ کو پختہ قول دے دیا تو باپ نے

عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٦٦﴾

کہا جو عہد و پیمان ہم کر رہے ہیں اس پر خدا شاہد ہے

حضرت یعقوب علیہ السّلام نے فرمایا میں بن یامین کو اس وقت تک تمہارے ساتھ نہیں بھیج سکتا جب تک خدائے تعالیٰ کی قسم کھا کر مجھ کو یہ بات باور نہ کراؤ اور پختہ قول نہ دو کہ تم اُس کو ضرور میرے پاس لے آؤ گے الّا یہ کہ کہیں تم ہی گھِر جاؤ تو مجبوری ہے پھر جب انہوں نے اللہ کی قسم کھا کر باپ کو پختہ قول دے دیا تو باپ نے کہا جو ہم عہد و پیمان کر رہے ہیں اُس پر خدا شاہد ہے اور یہ تمام باتیں اُسی کے سپرد ہیں اور وہی ہماری بات چیت پر وکیل ہے ٭ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں ظاہر کا اسباب بھی پختہ کر لیا اور بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھا۔ یہی حکم ہے ہر کسی کو۔ ۱۲۔ (۶۶)

وَقَالَ يٰبَنِيَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ

اور باپ نے چلتے وقت ان سے کہا اے میرے بیٹو! تم سب

بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا

کے سب شہر کے ایک دروازے سے داخل نہ ہونا بلکہ

مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۭ وَمَآ

مختلف دروازوں سے شہر میں داخل ہونا اور میں

اُغْنِيْ عَنْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ

قضاء الٰہی میں سے کسی شے کو تم پر سے دفع نہیں

شَيْءٍ ۭ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۭ

کر سکتا۔ حکم تو بس خدا ہی کا چلتا ہے میں اسی پر

عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۚ وَعَلَيْهِ

بھروسہ رکھتا ہوں اور سب توکل کرنے والوں کو خدا ہی

فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ۶۷

کی ذات پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔

اس عہد کے بعد حضرت یعقوبؑ بن یامین کے بھیجنے پر آمادہ ہو گئے اور جب دوبارہ قافلہ تیار ہوا تو باپ نے فرمایا اے میرے بیٹو! تم سب کے سب شہر کے ایک دروازے سے مصر میں داخل نہ ہونا بلکہ متفرق دروازوں سے داخل ہونا میں قضائے الٰہی اور خدا کے حکم میں سے کسی چیز کو تم پر سے دفع نہیں کر سکتا اور ٹال نہیں سکتا حکم تو بس اللہ تعالیٰ ہی کا ہے۔ اس کے سوا اور کسی کا حکم نہیں چلتا اسی پر میں بھروسہ رکھتا ہوں اور سب توکل کرنے والوں کو اسی کی ذات پر بھروسہ رکھنا چاہیئے۔*

یعنی نظر بد اور حسد وغیرہ سے بچنے کیلئے یہ تدبیر بتلائی کہ اگر سب لڑکے ایک دروازے سے جائیں گے تو لوگوں کی نظریں اٹھیں گی مبادا کسی کی ٹوک لگ جائے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ یہ ایک ظاہری تدبیر ہے قضا و قدر کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ کائنات میں اسی کا حکم چلتا ہے۔

حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں کہ یہ ٹوک کا بچاؤ بتایا پر بھروسہ اللہ ہی پر کیا۔ ٹوک لگنی غلط نہیں اور اس کا بچاؤ کرنا روا ہے ۱۲

(۶۷)

وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ

اور جب یہ لڑکے شہر میں اسی طرح داخل ہوئے جس طرح

أَبُوهُمْ مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُمْ

سے اُن کے باپ نے ان کو کہہ دیا تھا تو یہ احتیاطی تدبیر حکم الہٰی میں

مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً

سے کسی شے کو بھی ان لڑکوں بلا سے ٹال نہیں سکتی تھی مگر ہاں یعقوب کے

فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا

دل میں ایک ارمان اور خواہش تھی جسے اس نے پورا کر لیا اور بلا

وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ

شبہ یعقوب بڑا عالم تھا کیونکہ ہم نے اسے تعلیم

وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ

دی تھی لیکن اکثر لوگ

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٨﴾ ع

نہیں جانتے

ع ۸ ۱۱ ۲

اور جب یہ لڑکے مصر پہنچ کر شہر میں اسی طرح داخل ہوئے جس طرح ان کے باپ نے ان کو کہہ دیا تھا تو یہ احتیاطی تدبیر حکم الٰہی میں سے کسی شے کو بھی ان لڑکوں سے ٹال نہیں سکتی تھی مگر ہاں یعقوبؑ کے دل میں ایک خواہش تھی اور ایک ارمان تھا جس کو اس نے اپنے لڑکوں کو تدبیر بتا کر پورا کر لیا اور بلاشبہ یعقوبؑ بڑا عالم تھا کیونکہ ہم نے اس کو تعلیم دی تھی اور ہم نے ان کو علم سکھایا تھا لیکن اکثر لوگ تدبیر اور تقدیر کے فرق کو نہیں جانتے ٭ یعنی تدبیر کو مؤثر حقیقی سمجھ لیتے ہیں۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی جس طرح کہا داخل ہوئے تو اگرچہ ٹوک نہ لگی لیکن تقدیر اور طرف سے آئی تقدیر دفع نہیں ہوتی سو جن کو علم ہے ان کو تقدیر کا یقین اور اسباب کا بچاؤ دونوں ہو سکتے ہیں اور بے علم سے ایک ہو تو دوسرا نہ ہو ۱۲۔ (۶۸)

وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اٰوٰى

اور جب یہ بھائی دوبارہ یوسفؑ کے پاس پہنچے

اِلَيْهِ اَخَاهُ قَالَ اِنِّىْ اَنَا اَخُوْكَ

تو یوسفؑ نے اپنے بھائی بن یامین کو اپنے پاس

فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (۶۹)

کھینچ لیا اور اس سے کہا میں تیرا بھائی ہوں یہ علاتی

فَلَمَّا جَهَّزَهُمْ بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ

بھائی جو کارروائیاں کرتے رہے ہیں ان پر اندوہگین نہ ہو پھر جب

السِّقَايَةَ فِىْ رَحْلِ اَخِيْهِ ثُمَّ

یوسف نے بھائیوں کی روانگی کے وقت ان کا سامان تیار کر دیا تو پانی پینے

اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ

کا برتن اپنے بھائی کے سامان میں رکھ دیا جب قافلہ روانہ ہوا تو پھر شاہی خدمت

اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ (۷۰) قَالُوْا وَ

میں سے ایک پکارنے والے نے پکارا اے قافلہ والو یقیناً تم لوگ چور ہو

اَقْبَلُوْا عَلَيْهِمْ مَّاذَا تَفْقِدُوْنَ (۷۱)

قافلہ والوں نے انکی طرف متوجہ ہو کر کہا کیوں تمہاری کیا چیز گم ہو گئی ہے؟

اور جب یوسفؑ کے بھائی دوبارہ بن یامین کو لے کر یوسفؑ کے پاس پہنچے تو یوسفؑ نے اپنے بھائی بن یامین کو اپنے پاس ٹھہرایا اور اپنے پاس رکھا اور تنہائی میں اُس سے کہا میں تیرا بھائی ہوں یہ علاتی بھائی جو کارروائیاں کرتے رہے ہیں ان پر غمگین اور اندوہگین نہ ہو۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں اُس بھائی کو جو حضرت یوسفؑ نے آرزو سے بلایا تھا اوروں کو حسد ہوا اس سفر میں اس کو ہر بات پر جھڑکتے اور طعنے دیتے اب حضرت یوسفؑ نے تسلی کر دی (۶۹) چنانچہ دونوں بھائیوں کے مشورے سے بن یامین کو روکنے کی تدبیر کی گئی اور جب ان بھائیوں کو بھرتی وغیرہ دیکر اُن کا سامان درست کیا گیا تو پانی پینے کا برتن جو غلہ دینے کا پیمانہ بھی تھا اپنے بھائی کے سامان میں رکھدیا اور جب وہ بھائی غلہ وغیرہ لے کر چلے تو شاہی خدمتگاروں میں سے ایک پکارنے والے نے پکارا اے قافلہ والو! یقیناً تم لوگ چور ہو (۷۰) قافلہ والوں نے ان خدمتگاروں کی جانب متوجہ ہو کر پوچھا کیوں تمہاری کیا چیز گم ہو گئی؟ (۷۱)

قَالُوْا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ وَ

خدمت گاروں نے کہا ہم کو بادشاہ کا پیمانہ نہیں ملتا اور جو اس

لِمَنْ جَآءَ بِهٖ حِمْلُ بَعِيْرٍ وَّ

پیمانہ کو لے آئے اس کو ایک بار شتر غلہ انعام دیا جائے گا

اَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ ﴿۷۲﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ

اور میں اس انعام کا ضامن ہوں وہ بولے بخدا تم جانتے ہو

عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِى

ہم اس ملک میں فساد کرنے کی غرض سے نہیں آئے اور نہ ہی

الْاَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ﴿۷۳﴾ قَالُوْا

چوری کرنا ہمارا شیوہ تھا خدمتگاروں نے کہا

فَمَا جَزَآؤُهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ﴿۷۴﴾

اچھا اگر تم جھوٹے ثابت ہوئے تو چور کی کیا سزا ہوگی؟

قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِىْ

انہوں نے جواب دیا اسکی سزا یہی ہے کہ جس کے سامان

رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ كَذٰلِكَ نَجْزِى

میں وہ برتن پایا جائے وہی اسکا بدلہ! ہم لوگ چوروں کو اسی قسم

الظّٰلِمِیْنَ (۷۵)
کی سزا دیا کرتے ہیں

خدمت گذاروں نے جواب دیا ہم کو بادشاہ کا پیمانہ نہیں ملتا اور جو شخص اس پیمانہ کو لے آئے اُس کو ایک اونٹ کا بوجھ غلہ انعام دیا جائیگا اور میں اس انعام کے دلوانے کا ذمہ دار ہوں ٭ یعنی شاہی برتن ہے اگر کوئی پیش کردے خواہ وہ چور ہی کیوں نہ ہو تب بھی اس کا قصور معاف ہو جائیگا اور انعام بھی ملے گا۔

حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں باسن تھا بادشاہ کے پانی پینے کا چاندی کا اور اُس کی پیاس پر مہیا ہوا یا اناج ماپنے کا اور گھوڑے اُس میں پانی پیتے حضرت یوسفؑ نے اُن کو چور کہلوایا جھوٹ نہیں حضرت یوسفؑ کو باپ کی چوری سے بیچ ڈالا ۱۲ – (۷۲) یہ لوگ کہنے لگے بخدا تم کو معلوم ہی ہے کہ ہم اس ملک میں فساد پھیلانے نہیں آئے اور نہ کبھی چوری کرنا ہمارا شیوہ تھا اور نہ ہم چوری کرنے والے ہیں ٭ یعنی اس شہر میں ہمارا چال چلن سب کو معلوم ہے نہ ہم یہاں کسی شرارت کی غرض سے آئے ہیں (۷۳) خدمت گاروں نے کہا اچھا اگر تم چور ثابت ہوئے اور تم میں سے کسی کے پاس اگر مال مسروقہ نکل آیا تو چور کی کیا سزا ہوگی ٭ یعنی اگر ایسا ہوا تو سزا تم ہی تجویز کردو اور وہ چونکہ دین ابراہیمیؑ کے پابند تھے اس لئے انہوں نے شریعت ابراہیمی جو ان کے یہاں رائج تھی اس کے موافق سزا بتادی (۷۴) انہوں نے کہا جس کے سامان میں سے مال مسروقہ برآمد ہو اُس کی سزا یہی کہ وہی اُس کی جزا اور بدلہ اور ہم تو ظالموں کو ایسی ہی جزا دیا کرتے ہیں ٭ یعنی چور کی سزا یہ ہے کہ وہ ایک مدت تک اُسکا غلام رہے جس کے ہاں اس نے چوری کی ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ حضرت یعقوبؑ کے دین میں تھا کہ چور غلام ہو رہے ایک برس تک ۱۲ (۷۵)

فَبَدَاَ بِاَوْعِیَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ

پھر یوسف نے بن یامین کی بوری سے پہلے اپنے علاتی بھائیوں کی

اَخِیْهِ ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا مِنْ

بوریوں میں تلاش کرنا شروع کیا پھر اس برتن کو اپنے بھائی کی بوری

وِّعَاءِ اَخِیْهِ كَذٰلِكَ كِدْنَا

میں سے برآمد کر لیا اس طرح ہم نے یوسف کیلئے تدبیر کی ورنہ

لِیُوْسُفَ مَا كَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاهُ

یوسف اپنے بھائی کو بادشاہ مصر کے قانون سے ہرگز نہ

فِیْ دِیْنِ الْمَلِكِ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ

حاصل کر سکتا الا یہ کہ خدا ہی کو منظور ہوتا ہم جس کو چاہتے

اللّٰهُ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ

ہیں اس کو مخصوص درجات تک بلند کر دیتے ہیں اور ہر

وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ (۷۶)

صاحب علم سے اوپر ایک اور عالم موجود ہے ۔

لہذا اس تجویز کے بعد ان کے سامان کی تلاشی شروع ہوئی اور یوسف ؑ نے بن یامین کے سامان اور ان کی بوری سے پہلے اپنے علاتی بھائیوں کی بوریوں کی تلاشی لی پھر اس برتن کو اپنے بھائی کی بوری میں سے نکال لیا اور مال مسروقہ برآمد کر لیا ہم نے اس طرح یوسف کے لئے بن یامین کو روکنے کی تدبیر کی ورنہ یوسف ؑ اپنے بھائی کو بادشاہ مصر کے قانون سے ہرگز نہ حاصل کر سکتا اور یہ کہ خدا ہی کو منظور ہوتا ہم جس کو چاہتے ہیں علم میں مخصوص درجات تک بلند کر دیتے ہیں اور پہنچا دیتے ہیں اور ہر صاحب علم سے اوپر ایک اور عالم موجود ہے * یعنی اس خوبی اور حسن تدبیر سے بھائی کو حاصل کیا کہ ان کو محسوس نہ ہوا اور کام ہو گیا سزا کی تجویز خود بھائیوں نے کی تھی اس لئے اب کوئی چارہ نہ تھا کہ بن یامین کو روکا جائے مصر کے قانون میں یہ شکل نہ تھی بلکہ کچھ تادیب اور سزا وغیرہ تھی۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو وہ دوسری بات تھی مگر قانون کے ذریعہ سے بن یامین حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ درجات علم و عقل مختلف ہیں۔ اور حضرت حق جس کو چاہتے ہیں اس کے درجات بلند کر دیتے ہیں اور ہر عالم سے اوپر ایک عالم ہے اور سب سے اوپر اللہ تعالیٰ ہے جس کا عالم اور علیم ہونا ظاہر ہے۔

حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں یعنی بھائیوں کی زبان سے آپ ہی نکلا کہ چور کو غلام کر لو اسی پر پکڑے گئے نہیں تو بادشاہ کا یہ حکم نہ تھا * (۷۶)

قَالُوْٓا اِنْ یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ

اس پر ان بھائیوں نے کہا اگر بن یا بین نے چوری کی ہے

اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ فَاَسَرَّهَا

تو اس سے پہلے اس کا حقیقی بھائی یعنی یوسفؑ بھی چوری

یُوْسُفُ فِیْ نَفْسِهٖ وَلَمْ یُبْدِهَا

کر چکا ہے یہ سنکر یوسفؑ نے ان سے تو کوئی بات ظاہر نہیں

لَهُمْ ۚ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ مَّكَانًا ۚ

کی مگر اپنے جی میں چپکے سے یوں کہا کہ تم تو چوروں سے بھی بدتر

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ (۷۷)

درجہ میں ہو اور خدا اس الزام کو خوب جانتا ہے جو تم بیان کر رہے ہو

قَالُوْا یٰٓاَیُّهَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَهٗٓ اَبًا

ان بھائیوں نے کہا اے عزیز اس بن یا بین کا باپ بہت بوڑھا ہے

شَیْخًا كَبِیْرًا فَخُذْ اَحَدَنَا

سو اس کی جگہ تو ہم میں سے کسی ایک کو روک لے ہم

مَكَانَهٗ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ (۷۸)

تجھکو نیک لوگوں میں سے دیکھتے ہیں

اس پر اُن بھائیوں نے کہا اگر بن یامین نے چوری کی ہے تو اس سے
پہلے اس کا حقیقی بھائی یوسف بھی چوری کر چکا ہے یہ سُنکر یوسفؑ
نے اُن سے تو کوئی بات ظاہر نہیں کی اور اپنے جی میں چپکے سے یوں
کہا کہ تم تو چوروں سے بھی درجہ میں بدتر ہو اور خدائے تعالیٰ اس
اتہام کو خوب جانتا ہے جو تم بیان کر رہے ہو۔× یعنی ابھی کہہ رہے
تھے ہم چوری کرنے والوں میں سے نہیں ہیں اب بن یامین کے چور ہوتے
ہی دوسرے بھائی کو بھی چور بنانے لگے۔ بعض علماء نے کہا کہ یوسفؑ
نے یہ جملہ اُن کو خطاب کر کے کہا۔ واللہ اعلم۔ بہر حال تم چوروں سے بھی
بدتر ہو کہ بھائی کو چرا کر بیچ ڈالا اور پھر کھرے بن رہے ہو چوری اور سینہ
زوری۔ بہر حال یوسف نے بڑے ضبط سے کام لیا۔ بعض روایتوں میں
آیا ہے کہ یوسفؑ کو صغیر سنی میں اُن کی پھوپھی نے پالا تھا جب اُن کے
باپ یعقوبؑ بہن سے لینے لگے تو اُن کو یوسفؑ سے محبت بہت تھی
انھوں نے ایک پٹکا اُن کی کمر میں باندھ دیا اور پٹکے کی جب ڈھونڈھ
ہوئی تو وہ یوسف کی کمر سے بندھا ہوا نکلا اور اُن کو سال بھر پھوپھی
کے پاس رہنا پڑا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی تم نے ایسی
چوری کی کہ بھائی کو باپ سے چرا کر بیچ ڈالا اور میری چوری کا حال اللہ
کو معلوم ہے اُن پر چوری کا طعن دیا وہ قصہ یہ کہ حضرت یوسفؑ کو
پھوپھی نے پالا جب بڑے ہوئے تو باپ نے چاہا کہ اپنے پاس رکھیں چونکہ
پھوپھی کو محبت تھی چھپا کر ایک پٹکا ان کی کمر سے باندھ دیا پھر اُس کو....
ڈھونڈھنے لگیں لوگوں میں چرچا ہوا آخر اُس کی کمر سے نکلا موافق اُس
دین کے ایک برس پھوپھی کے پاس اور رہے (۷۷-۱۲) جب حضرت
یوسفؑ نے بن یامین کو روکا اور ماخوذ کر لیا تو اُن بھائیوں نے یوسفؑ
سے کہا کہ اے عزیز! اس بن یامین کا باپ بہت بوڑھا ہے لہذا آپ

قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا

یوسف نے کہا پناہ بخدا کہ ہم اس کو چھوڑ کر جس کے پاس

مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ

ہم نے اپنا مال مسروقہ پایا ہے اس کی جگہ کسی اور کو گرفتار

اِنَّاۤ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ﴿۷۹﴾ فَلَمَّا اسْتَيْئَسُوْا

کریں ایسا کریں تو ہم بڑے بے انصاف قرار پائیں گے پھر جب یہ لوگ

مِنْهُ خَلَصُوْا نَجِيًّا ؕ قَالَ كَبِيْرُهُمْ

یوسف سے مایوس ہوگئے تو الگ بیٹھ کر آپس میں مشورہ کرنے

اَلَمْ تَعْلَمُوْۤا اَنَّ اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ

لگے ان میں جو سب سے بڑا بھائی تھا اس نے کہا کیا تم کو

مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا

معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے اللہ کی قسم کھلوا کر تم سے پختہ قول لیا ہے اور

فَرَّطْتُّمْ فِيْ يُوْسُفَ ۚ فَلَنْ اَبْرَحَ

اس سے پہلے بھی تم یوسف کے بارے میں ایک سخت کوتاہی کر چکے ہو سو

الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِيْۤ اَبِيْۤ اَوْ

میں تو اس سرزمین سے اس وقت تک نہیں ہٹوں گا جب تک میرا باپ مجھ کو اجازت نہ

يَحْكُمَ اللّٰهُ لِيْ ۚ وَهُوَ خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ (۸۰)

دے یا خدا میرے لئے کوئی فیصلہ نہ کر دے اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنیوالا ہے

ہم میں سے اس کی جگہ کسی کو ایک کو رکھ لیجئے اور روک لیجئے ہم آپ کو
نیک لوگوں میں سے دیکھتے ہیں ٭ یعنی آپ کو احسان کرنے والا پاتے ہیں۔ یہ
باپ کی خدمت میں رہتا ہے وہ بوڑھا بہت ہے اس کو مملوک بنانے سے
اس کو تکلیف ہو جائے گی۔ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں یعنی یہ بیٹا
بوڑھے باپ کا ہاتھ پکڑے پھرتا ہے ۱۲- (۷۸)

عزیز نے بھائیوں کو جواب دیا ہم کو ایسی ناانصافی سے خدا بچائے کہ جس
کے پاس ہم نے اپنا مال مسروقہ پایا ہے اس کو چھوڑ کر کسی اور کو گرفتار کر لیں
ایسا کریں گے تو ہم اس حالت میں بڑے ظالم اور بے انصاف قرار پائیں گے ٭
یعنی یہ بڑی بیجا بات ہو گی کہ چوری کسی نے کی اور پکڑ لیں ہم کسی اور کو (۷۹)
پھر جب یہ لوگ حضرت یوسف ؑ کا صاف جواب سنکر ان سے مایوس ہو گئے تو
علیحدہ بیٹھ کر آپس میں مشورہ اور سرگوشی کرنے لگے ان میں جو سب سے بڑا
بھائی تھا وہ کہنے لگا کیا تم کو معلوم نہیں کہ تمہارے باپ نے تم سے خدا
کی قسم کھلوا کر پختہ عہد لیا ہے اور اس سے پیشتر بھی تم یوسف ؑ کے بارے
میں سخت کوتاہی اور تقصیر کر چکے ہو لہذا میں تو اس ملک سے ہرگز نہ ہٹونگا
یہاں تک کہ میرا باپ مجھکو حاضر ہونے کی اجازت دے یا میرے لئے اللہ تعالیٰ
کوئی فیصلہ کر دے اور قضیہ چکا دے اور اس مشکل کو سلجھا دے اور وہی
سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ٭ یعنی جو عمر میں یا عقل و دانش میں
بڑا تھا اس نے کہا اب باپ کے سامنے کس منہ سے جائیں اول تو یوسف ؑ
ہی کے معاملہ میں ہمارا دامن داغدار ہے پھر بن یامین کو باپ نے پختہ قول
قرار اور قسمیں دینے کے بعد ہمارے ساتھ بھیجا تھا اس کا یہ ہوا لہذا میں

ع ۹ ۱۱/۳

ارْجِعُوا إِلَى أَبِيكُمْ فَقُولُوا يَا

تم سب اپنے باپ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ اے باپ تیرے

أَبَانَا إِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ج وَمَا

لڑکے بن یامین نے چوری کی ہے اور ہم نے جو کچھ دیکھا ہے وہ ہم

شَهِدْنَا إِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا

بیان کرتے ہیں باقی کسی پوشیدہ امر کے ہم نگہبان

لِلْغَيْبِ حٰفِظِينَ ﴿۸۱﴾ وَسْئَلِ

نہیں ہیں اور نیز یہ کہ تو اس بستی کے لوگوں

الْقَرْيَةَ الَّتِي كُنَّا فِيهَا وَالْعِيرَ

سے دریافت کرلے جہاں ہم تھے اور ان قافلہ والوں سے

الَّتِي أَقْبَلْنَا فِيهَا ط وَإِنَّا لَصٰدِقُونَ ﴿۸۲﴾

پوچھ لے جنکے ساتھ ہم آئے ہیں اور یقین مان ہم بالکل سچ کہتے ہیں +
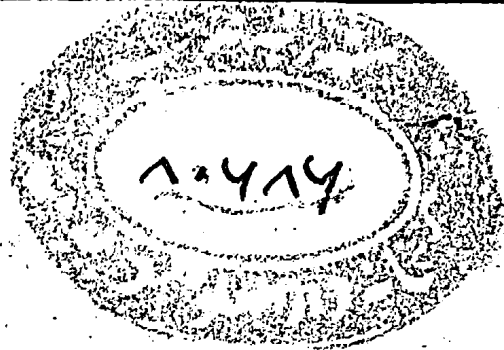
تو یہاں سے سرکوں گا نہیں جب تک میرے والد صاحب مجھکو آنے کی اجازت نہ دیں یا اس درمیان میں اللہ کی طرف سے کوئی فیصلہ ہو جائے میں مر جاؤں یا بن یامین کو چھڑا لوں اس سے پہلے میری حمیت جانا گوارا نہیں کرتی یہ بھائی وہی یہودا ہوگا حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں یعنی اور بھائیوں کو رخصت کیا بڑا بھائی رہگیا اس توقع پر کہ شاید مہربان ہو کر خلاص کر دیں ۱۲-(۸۰)

تم سب اپنے باپ کے پاس واپس جاؤ اور جاکر اُن سے کہو اے ہمارے باپ تیرے بیٹے بن یامین نے چوری کی ہے اور ہم نے جو کچھ دیکھا ہے وہی ہم بیان کرتے ہیں اور ہم عہد کرتے وقت غیب کی باتوں کے تو حافظ تھے نہیں اور کسی پوشیدہ امر کے تو ہم نگہبان نہیں ہیں ٭ یعنی جو واقعہ پیش آگیا اُس کی ہم کو خبر نہ تھی کہ یہ چوری کرے گا۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی تم کو قول دیا تھا اپنی دانست پر اور چوری کی خبر نہ تھی یا ہم نے چور کو پکڑ رکھنا بتایا اپنے دین کے موافق معلوم نہ تھا کہ بھائی چور ہے ۱۲-(۸۱)

اور نیز یہ کہ آپ اس بستی کے لوگوں سے دریافت کر لیجئے جہاں ہم مقیم تھے اور اُن قافلہ والوں سے پوچھ لیجئے جن کے ساتھ ہم تھے اور شامل ہو کر اُن کے ساتھ آئے ہیں اور یقین مانئے ہم بالکل سچ کہتے ہیں ٭ یعنی آپ یا تو مصر میں کسی کو بھیج کر دریافت کر لیجئے کہ یہ واقعہ ہوا یا نہیں یا دوسرے قافلوں کے لوگ جن کے ساتھ شامل ہو کر ہم آئے ہیں ان قافلے والوں سے پوچھ لیجئے غالباً قحط عام تھا اس لئے اور لوگ بھی کنعان کے آس پاس کے مصر جاتے ہوں گے اور کئی کئی قافلے مل کر چلتے ہوں گے جو آنے میں یا جانے میں ساتھ ہو جاتے ہوں گے (۸۲)

قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنْفُسُكُمْ

یعقوبؑ نے یہ سنکر کہا حقیقت یہ نہیں ہے بلکہ تمہارے دلوں نے

أَمْرًا ط فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ط عَسَى اللّٰهُ

تمہارے لئے ایک بات گھڑ دی ہے سو اب میرا کام صبر جمیل ہے

أَنْ يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ط إِنَّهُ

مجھکو اللہ سے امید ہے کہ وہ ان سب کو مجھ تک پہنچا دے گا

هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ (۸۳) وَتَوَلّٰى عَنْهُمْ

بے شک وہ کمال علم اور کمال حکمت کا مالک ہے پھر یعقوبؑ ان کے پاس

وَقَالَ يَا أَسَفٰى عَلٰى يُوسُفَ وَابْيَضَّتْ

سے چلا گیا اور اس نے کہا ہائے افسوس! یوسفؑ پر اور مارے غم

عَيْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِيمٌ (۸۴) قَالُوا

کے اس کی دونوں آنکھیں سفید پڑ گئیں یعنی روتے روتے اور دل ہی دل ہیں

تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى

گھٹا کرتا تھا۔ بیٹے کہنے لگے خدا کی قسم تو تو ہمیشہ یوسفؑ ہی کا تذکرہ کرتا رہیگا

تَكُونَ حَرَضًا أَوْ تَكُونَ مِنَ الْهٰلِكِينَ (۸۵)

یہاں تک کہ تو بیمار ہو کر قریب المرگ ہو جائے یا جان دیکر مرنے والوں میں شامل ہو جائے

بڑے بھائی کو چھوڑ کر جب بھائی واپس کنعان پہنچے تو انہوں نے تمام واقعہ بیان کیا حضرت یعقوبؑ نے یہ سب قصہ سنکر فرمایا نہیں بن یامین نے چوری نہیں کی بلکہ تمہارے دلوں نے تمہارے لئے ایک بات گھڑلی ہے لہٰذا پہلے کی طرح اس واقعہ پر بھی صبر جمیل ہی میرا کام ہے مجھ کو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان سب کو مجھ تک پہنچا دے گا بے شک وہ بڑے علم والا اور بڑی حکمت والا ہے ✲ چونکہ حضرت یعقوبؑ یوسفؑ کے واقعہ سے ان بھائیوں کی حرکات سے پوری طرح غیر مطمئن تھے اسلئے فرمایا بَلْ سَوَّلَتْ لَکُمْ " صبر جمیل وہ ہے جس میں غیر خدا سے شکوہ نہ ہو اللہ تعالیٰ سے شکایت صبر جمیل کے منافی نہیں اللہ تعالیٰ حقیقت حال سے بخوبی واقف ہے۔ اور چونکہ وہ حکیم ہے اس لئے تاخیر میں بھی کوئی حکمت ہے۔ سب کو لے آئیگا یعنی یوسف۔ بن یامین اور بڑا بھائی، میں باوجود ان پے درپے واقعات کے بھی خدائے تعالیٰ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوں۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ پہلی بار کی بے اعتباری سے اب کے بھی حضرت یعقوبؑ نے بیٹوں کا اعتبار نہ کیا لیکن نبی کا کلام جھوٹ نہیں بیٹوں کی بنائی ہوئی بات تھی۔ خلاصہ یہ کہ لَکُمْ کا خطاب سب بیٹوں کو ہے جن میں یوسفؑ اور بن یامین بھی داخل ہیں اور یہ بالکل سچ ہے کہ اس دفعہ یوسفؑ اور بن یامین نے بات بنائی نہ یہ چوری تھی نہ بن یامین چوری میں ماخوذ ہوئے (۸۴) پھر یہ کہکر یعقوبؑ ان کے پاس سے پھرے اور اپنا رخ دوسری طرف کرلیا۔ اور کہا ہائے افسوس یوسف کی جدائی پر!! اور مارے غم کے روتے روتے یعقوبؑ کی دونوں آنکھیں سفید ہوگئیں یعنی زیادہ رونے سے آنکھوں کی سیاہی گھل گئی آنکھوں کی رونق یا آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ غم کی بات غصہ سے نکالتے تھا۔ مگر اسوقت اتنا نکلا " ایسا درد اور اتنی مدت! " اور بار بار کہنا کس کا کام

قَالَ اِنَّمَآ اَشْکُوْا بَثِّیْ وَحُزْنِیْ

یعقوب نے کہا میں تو اپنے اضطراب اور غم کی صرف اللہ سے

اِلَی اللّٰہِ وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰہِ مَا لَا

شکایت کرتا ہوں اور اللہ کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں

تَعْلَمُوْنَ ﴿۸۶﴾ یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا

تم نہیں جانتے اے میرے بیٹو! تم پھر واپس جاؤ

فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ

اور مصر پہنچکر یوسفؑ اور اس کے بھائی کا پتہ لگاؤ اور

وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ ؕ اِنَّهٗ

اور اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کیونکہ خدا

لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا

کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے

الْقَوْمُ الْکٰفِرُوْنَ ﴿۸۷﴾

ہیں ۔ جو کافر ہیں

ہے سوائے پیغمبر کے ۱۲ (۸۴) بیٹے کہنے لگے خدا کی قسم تو تو ہمیشہ یوسفؑ ہی کا تذکرہ کرتا رہیگا یہاں تک کہ تو گھل گھل کر قریب المرگ ہو جائے یا جان دے کر مرنے والوں میں شامل ہو جائے ✲ بیٹوں نے یعقوبؑ کی حالت دیکھ کر یہ کہا۔ حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں اس بیٹے کے جانے سے پھر یوسفؑ کا غم تازہ ہوا۔ ۱۲۔ (۸۵)

حضرت یعقوب نے جواب دیا میں تو اپنے اضطراب اور اپنے رنج وغم کی صرف اللہ سے شکایت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے × حضرت شاہ صاحب رح فرماتے ہیں یعنی تم کیا مجھکو صبر سکھاؤ گے لیکن بے صبر وہ ہے جو خلق کے آگے شکایت کرے خالق کی میں تو اسی سے کہتا ہوں جس نے درد دیا ہے اور یہ بھی جانتا ہوں کہ مجھ پر آزمائش ہے دیکھوں کس حد پر پہنچکر بس ہو ۱۲ (۸۶) اے میرے بیٹو! تم پھر ایکبار واپس جاؤ اور مصر پہنچکر یوسفؑ اور اس کے بھائی کا پتہ لگاؤ اور ان کی جستجو کرو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو کیونکہ خدا کی رحمت سے وہی لوگ ناامید ہوتے ہیں جنہوں نے کفر کا شیوہ اختیار کر رکھا ہے ✲ یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کے فضل سے ناامید ہو جانا کافروں کا شیوہ ہے اس لئے جاؤ غلہ بھی لاؤ اور بھائیوں کو بھی تلاش کرو ✦ (۸۷)

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا

آخر کار جب یہ لڑکے یوسف کے پاس پہنچے تو اس سے کہا

الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَ

اے عزیز ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو بڑی سختی پہنچ رہی ہے

جِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ

اور ہم یہ ناقص پونجی لائے ہیں مگر تو ہم کو پورا غلہ دیدے اور

لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا

ہم پر خیرات کر بے شک اللہ خیرات کرنے والوں کو اچھا

إِنَّ اللَّهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِينَ ﴿٨٨﴾

بدلہ دیتا ہے یوسفؑ نے کہا

قَالَ هَلْ عَلِمْتُم مَّا فَعَلْتُم

کچھ تم کو وہ سلوک بھی معلوم ہے جو تم نے یوسفؑ

بِيُوسُفَ وَأَخِيهِ إِذْ أَنتُمْ

اور اس کے بھائی کے ساتھ اس زمانے میں کیا تھا جب تم

جَاهِلُونَ ﴿٨٩﴾

جہالت میں مبتلا تھے

چنانچہ یہ لڑکے پھر سفر میں گئے اور مصر پہنچکر عزیز مصر کے سامنے پیش ہوئے تو اُن سے کہا اے عزیز ہم کو اور ہمارے گھر والوں کو قحط کے باعث بڑی سختی پہنچ رہی ہے اور ہم یہ ناقص اور نکمی پونجی لائے ہیں مگر آپ اس کے ناقص ہونے پر نظر نہ کیجئے اور ہم کو پورا غلہ دیدیجئے اور ہم پر خیرات کیجئے اور خیرات سمجھ کر دیدیجئے یقیناً اللہ تعالیٰ خیرات کرنے والوں کو اچھا صلہ دیتا ہے ※ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں قحط میں سب اسباب گھر کا بک گیا اب کی بار اُون پنیر اور ایسی چیزیں لائے تھے اناج خریدنے کو یہ حال سُنکر حضرت یوسفؑ کو رحم آیا اپنے آپ کو ظاہر کیا اور سارے گھر کو بلوایا ۱۲۔

خلاصہ یہ کہ جب بھائیوں کی عزت اور افلاس کی نوبت یہاں تک پہنچ گئی تو یوسفؑ کا دل بھر آیا یا نبوت کے نور سے معلوم کیا کہ اب معاملہ کو چھپانا مناسب نہیں یا حضرت یعقوب کا اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْ کہنا کام آیا بہر حال اظہار کا موقعہ آگیا۔ بعض حضرات نے تَصَدَّقْ عَلَيْنَا پر مختلف خیالات کا اظہار کیا ہے مگر ظاہر یہ ہے کہ صدقہ کے معنی یہاں مطلق احسان کے ہیں اس کے بعد کسی بحث کی گنجائش نہیں (۸۸)

حضرت یوسفؑ نے بھائیوں سے کہا کچھ تم کو وہ سلوک اور وہ برتاؤ بھی یاد ہے اور تم کو معلوم ہے جو تم نے یوسفؑ اور اس کے بھائی کے ساتھ اس زمانہ میں کیا تھا جب تم جہالت میں مبتلا تھے ※ یعنی اس بات کو سُنکر گھبرائے کہ عزیز مصر کو اس سے کیا بحث! اور یہاں یوسفؑ کا تذکرہ کیسا پھر سنبھل کر غور کیا شاید پہچانے ہوں کہ ہم نے مصری قافلہ کے ہاتھ اُس کو فروخت کیا تھا کہیں یہ یوسفؑ ہی نہ ہو اور حضرت یوسفؑ نے بھی اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ کہکر سوال جرم کو نرم کر دیا (۸۹)

قَالُوٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوسُفُ ط

وہ کہنے لگے کیا واقعی تو یوسفؑ ہے یوسفؑ نے کہاں

قَالَ اَنَا يُوسُفُ وَهٰذَآ اَخِي قَدْ

ہاں میں یوسفؑ ہوں اور بن یامین میرا بھائی ہے بلاشبہ

مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا ط اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَ

اللہ نے ہم پر بڑا احسان کیا یقیناً جو شخص خدا سے ڈرتا

يَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ اَجْرَ

اور تکالیف پر صبر کرتا ہے تو اللہ ایسے نکوکاروں کے

الْمُحْسِنِيْنَ ﴿٩٠﴾ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ

اجر کو ضائع نہیں کیا کرتا کہا بیٹوں نے کہا خدا کی قسم

اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ كُنَّا لَخٰطِـِٕيْنَ ﴿٩١﴾

اس میں شک نہیں کہ اللہ نے تجھکو ہر اعتبار سے ہم پر فضیلت عطا

قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ط يَغْفِرُ

فرمائی اور بے شک ہم ہی خطاوار تھے یوسفؑ نے کہا آج تم پر کوئی سرزنش

اللّٰهُ لَكُمْ ز وَهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ﴿٩٢﴾

اور ملامت نہیں خدا تمکو معاف کرے اور وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنیوالا ہے

وہ کہنے لگے کیا واقعی تو یوسفؑ ہے۔ یوسفؑ نے جواب دیا ہاں میں یوسفؑ ہوں اور
یہ بن یامین میرا بھائی ہے بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر بڑا احسان کیا یقیناً جو شخص
گناہ کے ارتکاب سے ڈرتا ہے اور مصائب پر صبر کا شیوہ اختیار کرتا ہے۔ تو
اللہ تعالیٰ ایسے نیکوکاروں اور نیک کام کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کیا کرتا
※ حضرت یوسفؑ نے اپنے تقویٰ اور صبر کی بات سے پہلے اللہ تعالیٰ کے
احسان کا اعتراف کیا تاکہ تکبر اور غرور کا شبہ نہ کیا جائے اور کسی بندے
کو تقویٰ کی توفیق عطا فرمانا اور بلاؤں پر صبر کی ہمت دینا یہ اس کا بہت بڑا
احسان ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں جس پر تکلیف پڑے اور وہ شرع
سے باہر نہ ہو اور گھبراوے نہیں تو آخر بلا سے زیادہ عطا ملے ۱۲ (۹۰) بھائیوں
نے کہا خدا کی قسم اس میں شک نہیں کہ تجھکو اللہ تعالیٰ نے ہم پر ترجیح دی اور ہر اعتبار
سے تجھکو ہم پر فضیلت عطا فرمائی اور ہم نے جو کچھ کیا بے شک ہم اس میں
خطا وار تھے ※ انہوں نے معذرت کے طور پر کہا کہ تم جس لائق تھے....
تمہارے ساتھ وہ ہوا اور ہم نے جو کچھ کیا برا کیا تو ہم کو معاف کر دے۔ حضرت
شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی تیرا خواب سچ تھا اور ہمارا حسد غلط ۱۲۔ (۹۱)
یوسفؑ نے کہا آج تم پر کوئی سرزنش ملامت اور الزام نہیں تمہارا قصور
اللہ تعالیٰ معاف فرمائے وہ سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے
والا ہے ※ بھائیوں کے ذمے حقوق العباد اور حقوق اللہ کے دونوں قصور
تھے۔ تم پر کوئی الزام نہیں کہہ کر اپنے قصور کی معافی کا اعلان کر دیا۔ اور
حقوق اللہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی دعا کر دی اپنے قلب کی
صفائی سے بھی مطمئن کر دیا اور خدا سے دعا بھی کر دی گویا یوسفؑ کے
دل میں کچھ تھا ہی نہیں۔ قصورواروں کو معاف کرنا اور اس قدر عجلت
سے معاف کرنا یہ کام انبیاء علیہم السلام ہی کیا کرتے ہیں (۹۲)

اذْهَبُوا بِقَمِيصِي هَٰذَا فَأَلْقُوهُ

پس اب تم یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے

عَلَىٰ وَجْهِ أَبِي يَأْتِ بَصِيرًا ج

چہرہ پر ڈال دو وہ بینا ہو جائے گا اور اپنے

وَأْتُونِي بِأَهْلِكُمْ أَجْمَعِينَ ﴿٩٣﴾ ع

سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ

وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيرُ قَالَ أَبُوهُمْ

اور جب قافلہ مصر سے باہر نکلا تو یہاں ان کے باپ نے

إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْلَا

یہ کہنا شروع کیا کہ میں آج یوسفؑ کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں

أَن تُفَنِّدُونِ ﴿٩٤﴾

اگر تم نے میری بات کو بڑھاپے کی کم عقلی نہ سمجھا تو میری تصدیق کرو گے

ع ۱۰

بس اب تم میرے باپ کیلئے یہ میرا کرتہ لے جاؤ اور اس کو میرے باپ کے چہرے پر ڈال دو وہ بینا ہو جائے گا اور دیکھتا ہوا چلا آئے گا اور اپنے سب گھر والوں کو میرے پاس لے آؤ ٭ یعنی ایسی حالت میں کہ باپ کی آنکھوں کی بینائی کمزور ہو گئی ہے یا بالکل روشنی جاتی رہی ہے یہاں آنے میں دشواری ہو گی اس لئے تم اُن کو جا کر بشارت دو اور یہ کرتہ اُن کے مُنہ پر ڈال دو تو بینائی ٹھیک ہو جائیگی پھر سب کو میرے پاس لے آؤ۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں ہر مرض کی اللہ کے یہاں دوا ہے آنکھیں گئی تھیں ایک شخص کے فراق میں اسی کے بدن کی چیز ملنے سے چنگی ہوئیں یہ کرامت تھی حضرت یوسف ؑ کی ۱۲ (۹۳) حضرت یوسف ؑ کے فرمانے کے مطابق یوسف ؑ کا کرتہ لیکر قافلہ کے ہمراہ روانہ ہوئے اور جب مصر سے قافلہ نکلا اور شہری حدود سے جدا ہوا تو کنعان میں حضرت یعقوب ؑ نے اپنے ساتھیوں سے کہنا شروع کیا کہ میں آج یوسف ؑ کی خوشبو محسوس کر رہا ہوں اور مجھ کو یوسف ؑ کی خوشبو آرہی ہے اگر تم نے میری بات کو بڑھاپے کی کم عقلی نہ سمجھا اور یہ خیال نہ کیا کہ میں بڑھاپے کی وجہ سے بہکی بہکی باتیں کر رہا ہوں تو تم میری تصدیق کرو گے ٭ یعنی قافلہ اِدھر مصر سے روانہ ہوا اور یہاں اُن کے باپ یعقوب ؑ نے یہ کہنا شروع کیا کہ مجھکو یوسف ؑ کی خوشبو آرہی ہے واقعہ بھی یہی ہے کہ جب امتحان کی گھڑیاں ختم ہو جاتی ہیں تو ایسا ہی ہوا کرتا ہے یہ حضرت یعقوب ؑ کا معجزہ تھا لیکن معجزے کا ظہور بھی مشیتِ الٰہی کے ماتحت ہوا کرتا ہے (۹۴)

پ ۱۳ ع ۱۰

قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِيْ ضَلٰلِكَ

لوگوں نے کہا خدا کی قسم تو تو اپنی اسی پرانی غلط خیالی میں

الْقَدِيْمِ ﴿٩٥﴾ فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ

مبتلا ہے۔ پھر جب خوشخبری لانے والا آ پہنچا

الْبَشِيْرُ اَلْقٰىهُ عَلٰى وَجْهِهٖ

اور اس نے یوسفؑ کا کرتہ یعقوبؑ کے منہ پر ڈالا تو وہ

فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ

اسی وقت بینا ہو گیا اور اس نے بیٹوں سے کہا کیوں میں نے تم سے نہیں

لَّكُمْ ۚ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا

کہا تھا کہ جو باتیں خدا کی طرف سے میں جانتا ہوں وہ تم نہیں

تَعْلَمُوْنَ ﴿٩٦﴾ قَالُوْا يٰٓاَبَانَا

جانتے۔ بیٹوں نے کہا اے ہمارے باپ ہمارے لئے

اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَآ اِنَّا كُنَّا

ہمارے گناہوں کی بخشش طلب کیجئے بے شک ہم ہی

خٰطِئِيْنَ ﴿٩٧﴾ قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ

خطا وار تھے یعقوبؑ نے کہا میں عنقریب اپنے رب سے تمہارے

الربع

لَكُمْ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۹۸)

لئے بخشش کی دعا کروں گا یقیناً وہ بڑا بخشنے والا نہایت مہربان ہے

ان لوگوں نے جو حضرت یعقوبؑ کے پاس رہتے تھے جواب دیا خدا کی قسم آپ تو اپنی اسی پرانی غلط خیالی میں مبتلا ہیں ⁂ یعنی یوسفؑ کی محبت میں مبتلا ہیں (۹۵) پھر جب حضرت یوسفؑ کی جانب سے بشارت لانے والا آپہنچا اور اس نے یوسفؑ کا کرتہ یعقوبؑ کے منہ پر ڈالا تو وہ اسی وقت بینا ہو گیا اور اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں اور اس نے اسی وقت بیٹوں سے کہا کیوں میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو باتیں میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے ⁂ یعنی اگر بالکل نابینا ہو گئے تھے تو بینائی واپس آگئی اور اگر بینائی کمزور ہو گئی تھی تو بینائی درست ہو گئی اور آنکھیں روشن ہو گئی ہی بیٹوں سے فرمایا کہ میں نے تلاش کرنے کا حکم اسی لئے دیا کہ جو کچھ مجھے خدا کی طرف سے معلوم تھا اس سے تم واقف نہ تھے حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں حضرت یوسفؑ نے کرتا سواری اور خرچ بھیجا اپنے غلام کے ہاتھ۔ اس نے آکر کرتا منہ پر ڈالا اور خوشخبری دی اسی وقت آنکھیں کھل گئیں ۱۲ (۹۶) بیٹوں نے کہا اے ہمارے باپ ہمارے لئے اللہ تعالیٰ سے ہمارے گناہوں کی بخشش کے لئے دعا کر دیجئے بے شک ہم ہی قصور وار تھے ⁂ یعنی آپ کو جو تکلیف ہم نے پہنچائی ہے اس کو آپ معاف کر دیجئے اور حقوق اللہ کی معافی کے لئے دعا کر دیجئے۔ (۹۷) باپ نے کہا میں عنقریب اپنے پروردگار سے تمہارے لئے بخشش کی دعا کروں گا بلاشبہ وہ بڑی مغفرت کرنے والا نہایت مہربان ہے ⁂ معلوم ہوا باپ نے اپنا حق معاف کر دیا ورنہ وہ دعا کا وعدہ نہ کرتے۔ کہتے ہیں کہ جمعہ کی شب یا تہجد کے وقت کا انتظار تھا (۹۸)

فَلَمَّا دَخَلُوا عَلٰى يُوسُفَ

پھر جب یہ سب یوسفؑ کے پاس پہنچے تو یوسف نے اپنے

اٰوٰى اِلَيْهِ اَبَوَيْهِ وَقَالَ

والدین کو اپنے پاس جگہ دی اور استقبال و ملاقات کے

ادْخُلُوا مِصْرَ اِنْ شَآءَ

بعد کہا اب آپ سب شہر میں چلئے انشاء اللہ آپ

اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ ﴿۹۹﴾

ہر طرح امن و امان سے رہیں گے ۞

Scanned by CamScanner

یہ سب لوگ کنعان سے مصر کیلئے روانہ ہوئے ادھر حضرت یوسفؑ مصر سے استقبال کیلئے نکلے اور شہر سے باہر استقبال کا انتظام کیا گیا پھر یہ سب جب یوسفؑ کے پاس پہنچے تو یوسفؑ نے اپنے والدین کو اپنے پاس عزت و تعظیم کے ساتھ جگہ دی اور استقبال و ملاقات کے بعد کہا اب آپ سب شہر میں چلیے انشاء اللہ تعالیٰ وہاں آپ ہر طرح امن و امان سے رہینگے ✲ یعنی دلجمعی اور خاطر جمعی کے ساتھ شہر میں چلیئے ماں باپ کو جگہ دی ماں سے مراد ان کی خالہ ہیں جو سوتیلی ماں تھیں اور ہو سکتا ہے حقیقی والدہ بھی زندہ ہوں۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ الفاظ شہر میں داخل ہونے کے بعد کہے یعنی بے کھٹکے ہو کر یہاں رہیئے واللہ اعلم۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ باہر شہر سے استقبال کو نکلے وہاں یہ کہا ۱۲ (۹۹)

وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ وَخَرُّوا

اور یوسفؑ نے اپنے والدین کو تخت پر اونچا بٹھایا اور

لَهُ سُجَّدًا ۚ وَقَالَ يَا أَبَتِ هَٰذَا تَأْوِيلُ

اس وقت سب کے سب یوسفؑ کے سامنے سجدے میں گر پڑے

رُءْيَايَ مِن قَبْلُ قَدْ جَعَلَهَا رَبِّي

اور یوسفؑ نے کہا اے میرے باپ یہ اس خواب کی تعبیر ہے

حَقًّا ط وَقَدْ أَحْسَنَ بِي إِذْ أَخْرَجَنِي

جو میں نے پہلے دیکھا تھا میرے رب نے اس خواب کو سچا کر دیا اور

مِنَ السِّجْنِ وَجَاءَ بِكُم مِّنَ الْبَدْوِ

میرے رب نے اس وقت میرے ساتھ بڑا احسان کیا جب مجھکو قید خانہ سے نکالا

مِن بَعْدِ أَن نَّزَغَ الشَّيْطَانُ بَيْنِي

اور باوجود اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے مابین جھگڑا ڈال

وَبَيْنَ إِخْوَتِي ط إِنَّ رَبِّي لَطِيفٌ

دیا تھا پھر تم سب کو اس گاؤں سے جہاں تم آباد تھے میرے پاس لے آیا میرا

لِّمَا يَشَاءُ ط إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝١٠٠

رب جو چاہتا ہے اسکو عمدہ تدبیر سے کرتا ہے بلاشبہ وہ کمال علم اور کمال حکمت کا مالک ہے

شہر میں پہنچکر یوسف ع نے تعظیماً اپنے والدین کو تخت شاہی پر اونچا بٹھایا اور اس وقت سب کے سب یوسف ع کے سامنے سجدے میں گرے اور یوسف نے کہا اے میرے باپ یہ اُس خواب کی تعبیر ہے جو میں نے پہلے دیکھا تھا میرے رب نے اس خواب کو سچا کر دیا اور اُس کی سچائی کو ظاہر کر دیا اور اس عزت و شرف کے علاوہ میرے رب نے اس وقت میرے ساتھ بڑا احسان کیا جب مجھ کو قید خانے سے اُس نے نکالا اور باوجود اس کے کہ شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان جھگڑا اور فساد ڈلوا دیا تھا پھر تم سب کو اُس گاؤں سے جہاں تم تھے میرے پاس لے آیا۔ بلاشبہ میرا رب جو چاہتا ہے اُسکو عمدہ تدبیر سے کرتا ہے اور جو چاہتا ہے اُس کی تدبیر لطیف کر دیتا ہے بلاشبہ وہ بڑے علم والا بڑی حکمت والا ہے۔ یعنی بھائیوں کا اور ماں باپ کا بڑا احترام کیا استقبال بھی بڑی شان سے کیا جب مصر میں لائے تب بھی ماں باپ کو بلند مسند پر بٹھایا یوسف ع کو اس شاہانہ حالت میں دیکھ کر ماں باپ نے اور بھائیوں نے بطور محبت اور تعظیم اُن کے سامنے سجدہ کیا یا صرف تھوڑے سے جھک گئے۔ اور ہو سکتا ہے کہ یوسف ع کی شان دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو سجدۂ شکر کیا ہو۔ ملل سابقہ میں سجدۂ تعظیمی روا تھا جو حضرت آدم کے وقت سے حضرت مسیح ع تک جاری رہا اور شریعت محمدیہ میں حرام قرار دیا گیا حضرت یوسف ع نے یہ دیکھ کر فرمایا کہ یہ اُسی خواب کی تعبیر ہے اور اس کے ظہور کو پروردگار نے سچا کر دیا پھر اللہ تعالیٰ کے احسانات کا ذکر کیا کسی قسم کی شکایت زبان پر نہ لائے۔ قید خانے سے نکلنے اور گاؤں سے سب کے آنے کا ذکر کیا کنوئیں سے نکلنے کا بالکل ذکر نہیں کیا کہ بھائی شرمندہ ہونگے حضرت شاہ صاحب فرماتے ہیں جو اللہ کے احسان تھے سو ذکر کئے اور جو تکلیف تھی دخل شیطان سے اُس کو منہ پر نہ لائے مجمل سنا دیا۔ اگلے زمانے میں سجدہ کرنا تعظیم تھی آپس کی۔ فرشتوں نے حضرت آدم کو کیا تھا اس وقت اللہ نے وہ

رَبِّ قَدْ اٰتَيْتَنِىْ مِنَ الْمُلْكِ وَ

اے میرے رب تو نے مجھ کو حکومت کا ایک بڑا حصہ

عَلَّمْتَنِىْ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ ۚ

دیا اور تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر کا علم بھی عطا فرمایا

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۟

اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی

اَنْتَ وَلِىّٖ فِى الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ

دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے

تَوَفَّنِىْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِىْ

تو مجھ کو فرمانبرداری کی حالت میں یعنی اسلام پر وفات دے اور مجھ کو مرنے

بِالصّٰلِحِيْنَ ﴿۱۰۱﴾

کے بعد اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے

رواج موقوف کیا وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ اس وقت پہلا رواج چلنا ایسا ہے جیسا کہ کوئی بہن سے نکاح کرے کہ حضرت آدم کے وقت میں ہوا ہے ۱۲ (۱۰۰)

حضرت یعقوبؑ کا یہ خاندان مصر میں آباد ہوگیا یہاں تک کہ حضرت یعقوبؑ کا وصال ہوگیا اب آگے حضرت یوسفؑ کی دعا ہے۔ اے میرے پروردگار تو نے مجھے سلطنت میں سے ایک بڑا حصہ عطا فرمایا اور ایک اچھے خاصے حصے کی حکومت دی اور تو نے مجھے خوابوں کی تعبیر بتانا بھی سکھایا اور خوابوں کی تعبیر کی کل بٹھانے کا علم بھی دیا۔ اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے تو مجھکو فرماں برداری اور اسلام کی حالت میں وفات دے اور دنیا سے اُٹھا اور مجھ کو مرنے کے بعد اپنے نیک بندوں کے ساتھ ملا دے اور نیک لوگوں میں شامل کردے۔ یعنی علم ظاہری اور باطنی سے نوازا۔ علم ظاہری یہ کہ حکومت کر رہا ہوں علم باطنی یہ کہ نبوت عطا فرمائی جس کا ایک شعبہ خوابوں کی تعبیر بھی ہے اب لقائے الٰہی کا اشتیاق ہے اس لئے مجھکو مسلمان ہونے کی حالت میں دنیا سے اُٹھا لے اور نیکوں میں شامل کردے۔ کیا مزے دار زندگی ہے زلیخا کے ہاں تھے تو جیل خانہ پسند فرمایا اور تخت سلطنت پر بیٹھے تو موت مانگی لِمِثْلِ هٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ ط حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں کہ علم کامل پایا دولت کامل پائی اب شوق ہوا اپنے دادے کے مراتب کا حضرت یعقوبؑ کی زندگی تک رہے دنیا کے کام میں۔ پیچھے اپنے اختیار سے چھوڑ دیا ۔ ۱۲ (۱۰۱)

ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ

اے پیغمبر یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو

اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ

ہم آپ کو وحی کے ذریعہ سے بتاتے ہیں ورنہ آپ تو یوسف کے

اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ

بھائیوں کے پاس اس وقت موجود نہ تھے جب انہوں نے

يَمْكُرُوْنَ ﴿١٠٢﴾ وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَ

اپنا ارادہ پختہ کر لیا تھا اور وہ فریب آمیز تدبیریں کر رہے تھے اور خواہ آپ

لَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾

کتنی ہی خواہش کریں اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں حالانکہ

وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ

آپ ان سے اس قرآن کی تبلیغ پر کوئی اجرت بھی طلب نہیں کرتے

اَجْرٍ ۭ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ

یہ قرآن تو تمام اقوام عالم کے لئے صرف

لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٤﴾ ع

ایک نصیحت ہے

ع ۱۱ ۵

اے پیغمبرؐ یہ قصہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم آپ کو وحی کے ذریعہ سے بتاتے ہیں ورنہ آپ تو یوسفؑ کے بھائیوں کے پاس اُس وقت موجود نہ تھے جب انہوں نے یوسفؑ کو کنوئیں میں ڈالنے کا پختہ ارادہ کرلیا تھا اور وہ فریب آمیز تدبیریں کر رہے تھے* یعنی یہ قصہ بھی منجملہ اور واقعات کے غیبات سے ہے اگر ہم وحی کے ذریعہ نہ بتاتے تو آپ کو معلوم ہی نہیں ہو سکتا تھا کیونکہ جس وقت یوسفؑ کے بھائی یوسفؑ کے خلاف نقصان پہنچانے کا عزم کر رہے تھے اُس وقت آپ تو وہاں تھے نہیں پھر توریت اور انجیل میں بھی یہ تفصیل نہ تھی پھر تمہارے علم کا ذریعہ بجز ہماری وحی کے اور کیا ہو سکتا تھا اس قصہ کا اس تفصیل کیساتھ صحیح بیان کر دینا آپ کی رسالت کی صاف اور کھلی دلیل ہے۔ حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی یہ مذکور توریت میں اور پہلی کتابوں میں بھی نہیں ہے ۱۲ (۱۰۲) اور باوجود نبوت پر مختلف دلائل قائم ہو جانے کے پھر بھی اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں خواہ اُن کے ایمان لانے کی آپ کتنی ہی خواہش کریں اور آپ کا کتنا ہی جی چاہے* یعنی اُن کے ایمان پر آپ کتنے ہی حریص کیوں نہ ہوں مگر اکثر لوگ دلائل کے باوجود ایمان لانے والے نہیں (۱۰۳) حالانکہ آپ اُن سے اس قرآن کی تبلیغ پر کوئی اجرت بھی طلب نہیں کرتے یہ قرآن تو تمام اقوام عالم کیلئے ایک نصیحت ہے* یعنی تم اس کی تبلیغ پر کوئی مزدوری بھی نہیں لیتے پھر بھی اُن کو اس سے عناد ہے یا یہ کہ آپ اجرت تو مانگتے ہی نہیں آپکا کام تو تبلیغ ہے آپ تبلیغ کرتے رہیے یہ نہ مانیں تو اس کی فکر آپ کو نہیں ہونی چاہیے* (۱۰۴)

وَكَأَيِّن مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمَاوَاتِ

اور آسمان اور زمین میں خدا کی قدرت کی بہت سی ایسی

وَالْأَرْضِ يَمُرُّونَ عَلَيْهَا

نشانیاں ہیں کہ جن پر یہ لوگ گذرتے رہتے ہیں اور

وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُونَ ﴿١٠٥﴾ وَ

ان پر توجہ تک نہیں کرتے اور ان میں

مَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا

کے اکثر لوگ خدا کو مانتے بھی ہیں تو اس طرح مانتے ہیں

وَهُم مُّشْرِكُونَ ﴿١٠٦﴾ أَفَأَمِنُوا أَن

کہ شرک بھی کرتے رہتے ہیں کیا ایسے لوگ اس بات

تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ

سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ ان پر خدا کے عذاب کی کوئی

اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً

ایسی آفت آجائے جو ان کو ڈھانک لے یا اُن پر ناگہاں قیامت

وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿١٠٧﴾

آپہنچے اور ان کو خبر بھی نہ ہو

نبوت اور قرآن کے بعد توحید کا ذکر فرمایا اور آسمان اور زمین میں خدا کی قدرت کی بہت ایسی نشانیاں ہیں کہ جن پر یہ لوگ گذرتے ہیں اور توجہ تک نہیں کرتے ✻ یعنی زمین و آسمان میں قدرت کے بیشمار دلائل توحید موجود ہیں جن پر ان کا گذر ہوتا رہتا ہے اور یہ ان کو دیکھتے ہیں مگر ان پر ذرا توجہ نہیں کرتے۔ آسمان میں چاند۔ سورج۔ ستارے۔ بارش وغیرہ زمین میں حیوانات۔ جمادات۔ نباتات ہر چیز ان میں سے خدا کی وحدانیت پر دلالت کرنے والی ہے لیکن جب کوئی غور و فکر سے کام لے تب تو ہدایت ہو (۱۰۵) اور ان میں کے اکثر لوگ خدائے تعالیٰ کو مانتے بھی ہیں تو اس طرح کہ شرک بھی کرتے رہتے ہیں یعنی بظاہر اللہ تعالیٰ کے ماننے کا اقرار بھی کرتے ہیں تو شرک آمیز۔ عیزوں کو اس کی عبادت میں شریک کرتے ہیں اور زبان سے خدا کا اقرار کرتے ہیں حضرت شاہ صاحبؒ فرماتے ہیں یعنی منہ سے سب کہتے ہیں کہ خالق مالک سب کا وہی ہے پھر اوروں کو پکڑتے ہیں ۱۲ (۱۰۶) پھر کیا ایسے لوگ اس بات سے بے خوف اور مطمئن ہوگئے ہیں کہ ان پر خدائے تعالیٰ کے عذاب کی کوئی ایسی آفت پڑے جو ان کو چاروں طرف سے ڈھا تک لے اور ان کو گھیرلے یا ان پر ناگہاں اور اچانک قیامت آپہنچے اور ان کو پہلے سے خبر بھی نہ ہو ✻ بہر حال کفر کا انجام عذاب ہے خواہ وہ دنیا میں آجائے یا قیامت میں ان پر نازل ہو ان کو بے خوف نہیں ہونا چاہیئے (۱۰۷)

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِيْٓ اَدْعُوْٓا اِلَى اللّٰهِ ۣ

اے پیغمبر آپ ان سے کہہ دیجئے میری راہ تو یہی ہے کہ

عَلٰى بَصِيْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِيْ ۭ وَ

میں پوری بصیرت کے ساتھ خدا کی طرف دعوت دیتا

سُبْحٰنَ اللّٰهِ وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۱۰۸﴾

ہوں اور جو میرے پیرو ہیں وہ بھی اور خدائے تعالیٰ ہر عیب سے منزہ ہے اور میں

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا

مشرکوں میں سے نہیں ہوں اور ہم نے آپ سے پہلے مختلف بستیوں کے رہنے

نُّوْحِيْٓ اِلَيْهِمْ مِّنْ اَهْلِ الْقُرٰى ۭ

والوں میں سے جسقدر پیغمبر بھیجے وہ سب مرد ہی ہوتے تھے جن کی

اَفَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا

طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے سو کیا یہ لوگ زمین میں کہیں چلے پھرے نہیں جو اپنی

كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ وَلَدَارُ

آنکھوں سے دیکھ لیتے کہ ان لوگوں کا انجام کیسا ہوا جو ان سے پہلے

الْاٰخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ اتَّقَوْا ۭ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰۹﴾

ہو چکے ہیں اور یقیناً آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بدرجہا بہتر ہے جو پرہیزگار ہیں سو کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے

اے پیغمبر ؐ آپ اُن سے کہدیجئے میری راہ تو یہی ہے کہ میں پوری بصیرت اور سمجھ بوجھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اس کی طرف سب کو بلاتا ہوں میں بھی یہ دعوت دیتا ہوں اور میرے پیرو بھی اور اللہ تعالیٰ پاک اور ہر عیب سے منزہ ہے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں ؎ میرا طریق یہی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور اپنے داعی اور رسول ہونے پر پوری حجت و براہین اور بصیرت و وجدان کے ساتھ قائم ہوں تمام دنیا کو میں اور میری پیروی کرنے والے اس صحیح راستے کی دعوت دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر عیب سے منزہ اور مبرا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں (۱۰۸) اور ہم نے آپ سے پہلے مختلف بستیوں کے رہنے والوں میں سے جس قدر پیغمبر بھیجے وہ سب آدمی ہی ہوتے تھے جن کی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے سو یہ لوگ زمین میں کہیں چلے پھرے نہیں جو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے کہ اُن لوگوں کا جو ان سے پہلے ہو گذرے ہیں انجام کیسا ہوا اور البتہ آخرت کا گھر ان لوگوں کے لئے بدرجہا بہتر ہے جو پرہیزگار اور صاحب تقویٰ ہیں سو کیا تم اتنی بات بھی نہیں سمجھتے یہ کفار کے اُس اعتراض کا جواب ہے کہ بشر کو رسول بنا کر بھیجا فرشتہ کیوں نہیں بھیجا گیا مطلب یہ ہے کہ تمام بستیوں میں جو نبی اور صاحب وحی ہم نے بھیجے وہ سب کے سب مرد ہوتے تھے اور آدمیوں کی ہدایت کیلئے آدمیوں ہی کا بھیجنا مناسب اور صحیح ہے اگر یہاں فرشتے آباد ہوتے تو فرشتہ رسول بنا کر بھیجا جاتا جن لوگوں نے اس قسم کے لغو اور لایعنی اعتراض کر کے رسولوں کی مخالفت کی تو ملک میں چل پھر کر دیکھ لو ان کا کیسا بُرا انجام ہوا اور یہ بھی یاد رکھو کہ دنیا کے عیش و آرام پر اترا کر کفر و شرک میں مبتلا نہ ہو آخرت کا گھر اور آخرت کا مقام اُن ہی لوگوں کے لئے بہتر اور آرام دہ ہے جو شرک سے بچتے اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں کیا تم

حَتّٰٓى اِذَا اسْتَيْــَٔسَ الرُّسُلُ

گزشتہ اقوام کو یہاں تک مہلت ملی کہ رسول ان سے ناامید

وَظَنُّوْٓا اَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوْا

ہونے لگے اور ان کی قوم کے کافروں نے یہ یقین کر لیا

جَاۗءَهُمْ نَصْرُنَا ۙ فَنُجِّيَ مَنْ

کہ ان پیغمبروں سے عذاب کے وعدے میں جھوٹ بولا گیا

نَّشَاۗءُ ۭ وَلَا يُرَدُّ بَاْسُنَا عَنِ

آخر کار ہماری مدد ان پیغمبروں کو آ پہنچی پھر جس کو ہم نے چاہا وہ

الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ﴿١١٠﴾

بچا دیا گیا اور ہمارا عذاب مجرموں پر آئے تو پیچھے واپس نہیں کیا جا سکتا
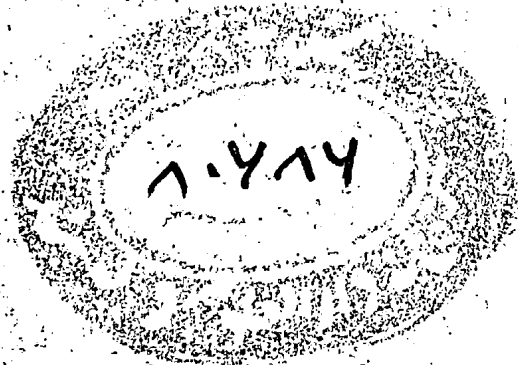
اتنی بات بھی نہیں سمجھتے کہ اُس عالم کے فوائد اور وہاں کے منافع فرمان برداروں ہی کیلئے ہو سکتے ہیں نافرمانوں کے لئے نہیں (۱۰۹)

اگر عذاب آنے میں تاخیر ہو رہی ہے اور باوجود کفر کے تم کو مہلت دی جا رہی ہے تو اُس پر دھوکہ نہ کھاؤ کیونکہ امم سابقہ کو تو اتنی طویل مہلتیں ملتی رہیں اور اصلاح کا اتنا موقع دیا گیا کہ انبیا علیہم السلام مایوس ہونے لگے کہ شاید عذاب جلدی نہ آئیگا اور اُن کی قوم کے کافروں نے یقین کر لیا کہ ان پیغمبروں سے عذاب کے وعدے میں جھوٹ بولا گیا اور عذاب آنے والا نہیں آخر کار ہماری مدد آ پہنچی پھر ہم نے جس کو چاہا وہ بچالیا گیا اور ہمارا عذاب آئے پیچھے مجرموں سے واپس نہیں کیا جاتا * یعنی مہلت پر دھوکہ نہ کھاؤ۔ پہلی اُمتوں کو اس قدر مہلتیں ملتی رہیں یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام کو ان کے ایمان لانے کی کوئی امید نہ رہی ادھر کافروں نے اس کا یقین کر لیا کہ عذاب کا وعدہ محض ایک ڈھونگ تھا تو عین اُس وقت جبکہ پیغمبر گھبرا گھبرا کر کہہ رہے تھے " مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ " تو ہماری مدد آ پہنچی پھر ہم نے جس کو چاہا بچا لیا یعنی مسلمانوں کو نجات دی اور مجرموں پر عذاب آئے پیچھے کب ٹل سکتا ہے آثار و اسباب کی وجہ سے جو مایوسی ہو وہ مذموم نہیں البتہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہونا مذموم ہے۔ ہو سکتا ہے کہ واقعات کی نزاکت اور پریشان حالات کے پیش نظر رسولوں کے دل میں بھی وسوسہ کے درجہ میں یہ بات آئی ہو کہ اجمالی عذاب کا جو وعدہ ہم سے کیا گیا تھا اُس کی تعیین میں ہم سے غلطی ہوئی ہو یا یہ وسوسہ آیا ہو کہ جو اجمالی وعدے ہماری مدد اور کفار کی ہلاکت کے ہم سے کئے گئے تھے ہماری زندگی میں وہ پورے ہونگے یا نہیں اور یہ وسوسہ ان مسلمانوں کے دل میں آیا ہو جو پیغمبر کے ساتھی تھے تو اس قسم کا وسوسہ قابل اعتراض نہیں۔ حضرت شاہ صاحبؒ

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ
بلاشبہ ان لوگوں کے واقعات میں اہل دانش کیلئے بڑی عبرت
لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ
ہے یہ قرآن کوئی من گھڑت اور بنائی ہوئی بات نہیں
حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن
ہے بلکہ جو کتابیں اس سے پہلے نازل ہوئی ہیں ان کی
تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ
تصدیق کرنے والا ہے اور ہر چیز کو تفصیل سے بیان کرنے والا
وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى
ہے اور ہدایت و رحمت ذریعہ ہے ان
وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿١١١﴾
لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں

ع ۱۲

فرماتے ہیں یعنی وعدۂ عذاب کو دیر لگی یہاں تک کہ رسول نا امید ہونے لگے کہ شاید ہماری زندگی میں نہ آیا پیچھے آوے اُن کے یار .... خیال کرنے لگے کہ شاید وعدہ خلاف تھا اتنے خیال سے آدمی کافر نہیں ہوتا اگرچہ جانتا ہے کہ یہ خیال بد ہے ۱۲۔

خلاصہ یہ کہ حضرت حق نے جو وعدۂ نصرت اور وعدۂ عذاب فرمایا تھا اس کے متعین کرنے میں غلطی محسوس ہوئی اُس کو فرمایا وَظَنُّوٓا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا (۱۱۰)

بلاشبہ پچھلی اُمتوں اور پچھلے پیغمبروں کے واقعات میں اہل دانش اور سمجھدار لوگوں کیلئے بڑی عبرت ہے یہ قرآن جس میں یہ .... واقعات مذکور ...... ہیں کوئی من گھڑت اور بنائی ہوئی بات نہیں ہے بلکہ جو کتب سماوی اس سے پہلے نازل ہو چکی ہیں یہ قرآن اُن کی تصدیق کرنے والا ہے اور ہر ضروری چیز کی تفصیل بیان کرنے والا اور ہدایت و رحمت کا ذریعہ ہے اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لاتے ہیں ۱۱۱ یعنی مؤمن جو قرآن پر ایمان رکھتے ہیں اُن کیلئے مزید ہدایت کا، اور رحمت سے مستفید ہونے کا ذریعہ۔ واقعات میں عبرت ہے۔ اسلامی احکام ضروریہ کی تفصیل ہے (۱۱۱ع)

۱۲ ع ۷ ۶

الحمد للہ والمنۃ۔ ۱۳ رجب المرجب ۱۳۷۱ھ شب جمعہ کو سورۂ یوسفؑ کی تفسیر ختم ہوئی۔ مطابق ۱۰ اپریل ۱۹۵۲ء ۔

فقیر احمد سعید کان اللہ لہٗ

ہماری مذہبی کتابیں منگاکر ملاحظہ فرمائیے

اور

اپنی زندگی کو اسلامی سانچے میں ڈھال لیے

مکمل و مدلّل ہفت سورہ بہت سی خوبیوں کا حامل ہے پہلی بات اس کی سورتوں کا عام فہم ترجمہ حضرت سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب نے کیا ہے اس کے علاوہ ہر سورت کے پڑھنے کا طریقہ اس کا نقش اور سورت کا تعبیر خواب بھی اس میں موجود ہے سورتوں کے بعد قرآنی دعاؤں کا ذخیرہ بھی اس میں شامل ہے۔ قرآنی دعاؤں کے ساتھ حدیث کی دعاؤں کا بھی بہت بڑا ذخیرہ اس کے ساتھ شامل کر دیا ہے۔ ہدیہ مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے

جنّت کی کنجی ملاحظہ کیجئے جسے حضرت مولانا نے احادیث کی معتبر کتابوں سے تالیف فرمایا ہے اردو میں یہ پہلی کتاب ہے ہر انسان مرد عورت کے لئے اس کا مطالعہ بےحد ضروری ہے۔ اس میں بہت سی آسان باتیں درج ہیں جو عام طور پر لوگوں کو معلوم نہیں اور جن پر عمل کرنے سے آپ جنت کے حقدار بن جائیں گے۔ اس کتاب میں تقریباً دو ہزار حدیثوں کا نہایت سلیس اور عام فہم ترجمہ ہے جس میں جنت کی خوشخبری دی گئی ہے اور پوری کتاب ۳۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ قیمت تین روپیہ چار آنے (۳/۴) علاوہ محصول ڈاک

دوزخ کا کھٹکا اس کتاب میں ان احادیث کا صاف اور شستہ اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ جن کا تعلق اعمال سیئہ سے ہے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں کے لئے جو اعمال سیئہ اور خبیثہ کا ارتکاب کرتے ہیں جن الفاظ میں وعید فرمائی ہے اور خدا کے غضب سے ڈرایا ہے ان تمام احادیث کو مختلف عنوانات کے ماتحت جمع کر دیا ہے دوزخ کے کھٹکے میں تقریباً ۴۸۸ حدیثوں کا ترجمہ ہے۔ دوزخ کے کھٹکے کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ اردو میں آج تک اتنا بڑا ذخیرہ ترہیب کا سوائے اس کتاب کے اور کسی میں

نہیں ملے گا۔ قیمت دو روپیہ چار آنے مجلد علاوہ محصول ڈاک ۔

رسول ؐ کی باتیں اس کتاب میں تقریباً بیس عنوان ہیں جن میں توحید، رسالت، قرآن، قیامت، عالم برزخ، قبر کا حساب، نکیرین کی پوچھ گچھ، تقدیر، کتب آسمانی اور ملائکہ، علم کے فضائل، طہارت کا صحیح طریقہ، مسواک کی شرعی اہمیت، غرض یہ ہے ہر عنوان کے تحت میں اس کی مناسبت سے احادیث کو جمع کیا گیا ہے جو حدیث جس جگہ سے لی گئی ہے ۔اس کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ آپ کے لئے اس کتاب کا مطالعہ بہت ضروری ہے نہ صرف آپ کے لئے بلکہ آپ کے بچے اور بچیوں کے لئے بھی اس قسم کی سہل اردو کی مذہبی کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے ۔ قیمت دو روپے چار آنے (۲/۴) مجلد علاوہ محصول ڈاک ۔

پہلی تقریر سیرت مولانا کی یہ وہ مشہور تقریر ہے جو آپ نے اٹاوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت مقدسہ پر کی تھی مولانا کی اس تقریر کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے ۔وہ محتاج بیان نہیں۔ اس کا چوتھا ایڈیشن بھی تقریباً ختم ہے ۔ قیمت دو روپے چار آنے (۲/۴) مجلد علاوہ محصول ڈاک

دوسری تقریر سیرت مولانا کی یہ دوسری تقریر سیرت وہ ہے جو آپ نے ناگپور میں کی تھی اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور آپ کی تبلیغی مشکلات اور مخالفین کے درد انگیز مظالم اور آپ کے صبر و تحمل کا دیگر انبیاء ؑ سابقین سے مقابلہ اس قدر دلچسپ اور دل کش پیرایہ میں بیان کیا ہے جو دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے ۔ قیمت دو روپے آٹھ آنے (۲/۸) علاوہ محصول ڈاک ۔

تقاریر حضرت مولانا احمد سعید صاحب سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند کی اب سے پندرہ بیس سال پہلے کی تقاریر کا یہ مجموعہ ہے ۔ یہ انقلابی تقاریر جنہوں نے ہندوستان میں ایک انقلاب برپا کر دیا اور ہر شخص اپنی اپنی جگہ پر یہ سمجھنے پر مجبور ہو گیا کہ ہندوستان کی آزادی ہمارا پیدائشی حق ہے ۔

قیمت دو روپے چار آنے (۲/۴) مجلد

رسول اللہ یہ آقائے نامدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختصر مگر جامع اور عام فہم سوانح عمری ہے۔ اردو زبان اس قدر سہل ہے کہ معمولی پڑھا لکھا آدمی اور چھوٹے بچے بچیاں آسانی کے ساتھ پڑھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ مجلد علاوہ محصول ڈاک۔

صلوٰۃ وسلام حضرت مولانا نے قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کی وہ تمام ہدایات یکجا جمع فرمادی ہیں۔ جو درود وسلام کے فضائل پر مشتمل ہیں۔ اس قسم کا مجموعہ اردو میں آج تک نہیں پیش کیا گیا۔ قیمت بارہ آنے۔ علاوہ محصول ڈاک۔

پردہ کی باتیں یہ حضرت سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحب سابق ناظم جمعیۃ علماء ہند کی ان تقاریر کا مجموعہ ہے جو آپ نے مختلف موضوعات پر آل انڈیا ریڈیو پر کیں جن کو ریڈیو سننے والے حضرات نے بہت زیادہ پسند کیا۔ قیمت ایک روپیہ ۲ر آنے علاوہ محصول ڈاک۔

اعظم گڈھ جیل میں خدا کی باتیں کم وبیش آٹھ سو احادیث کا یہ ترجمہ ہے جو حضرت مولانا نے سلیس اور عام فہم اردو میں کیا ہے۔ بعض بعض مقامات پر احادیث کے مطالب کی توضیح بھی فرمادی ہے۔ یہ کتاب مولانا کی ایک دینی خدمت کے علاوہ قید خانہ کی یادگار بھی ہے۔ کتاب کا نام "خدا کی باتیں" رکھا ہے قیمت۔ دو روپیہ ۱۲ر آنے (مجلد)

شوکت آرا بیگم یہ حضرت مولانا کا ایک مذہبی ناول ہے جو آپ نے اب سے بیس ۲۰ پچیس سال قبل لکھا تھا۔ شوکت آرا بیگم کے متعلق یہ کہا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ حضرت مولانا نے اس ناول میں کوئی مذہبی بحث چھوڑی نہیں ہے۔ یہاں تک شادی بیاہ کا طریقہ اور ہندوستان دار الحرب ہے کہ دار السلام بنک سے مسلمان سود لے سکتے ہیں یا نہیں اور اگر لے لیں تو اس کو ضرورت پر خرچ کرنا جائز ہے کہ نہیں۔ بہر کیف شوکت آرا بیگم ناول پڑھنے کے قابل ہے امید ہے کہ آپ اس ناول کو منگا کر ضرور ملاحظہ فرمائیں گے۔ قیمت دو روپے علاوہ محصول ڈاک۔

سحبان الہند حضرت مولینا احمد سعید صاحب
کے ترجمہ کا عام فہم
قرآن شریف
آٹھ دس سال کی مسلسل کوشش کے بعد خدا کا شکر ہے کہ آپ عام فہم ترجمہ اور ترجمہ کا خلاصہ تیسیر القرآن جو حاشیہ پر ہوگی لکھنے میں کامیاب ہو گئے۔ آپ کے عام فہم ترجمہ اور ترجمہ کا خلاصہ جو حاشیہ ہوگا۔ اس کے متعلق یہ کہنا بیجا نہ ہوگا اس کے پڑھنے کے بعد پھر کسی اردو کی تفسیر کی مدد سے قرآن شریف کا مطلب سمجھنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔
(زیر طبع)
منیجر دینی بک ڈپو۔ اردو بازار دہلی ۶

اپنی دنیا بنانے کے لئے.... دین کی مدد لیجئے

اور دین و دنیا دونوں کو سنواریئے

حکیم الامت محقق دوران حضرت علامہ اشرف علی صاحب تھانوی رح

کی پانچ سو پچاس صفحات پر مکمل اسلامی انسائیکلو پیڈیا

دین کی باتیں

جو آپ کی زندگی کے ہر شعبہ میں آپ کی رہنمائی کرے گی۔
جو بڑی سے بڑی فقہ کی کتابوں کا نچوڑ ہے۔
جو اس دور کفر و بے دینی میں دین کا سچا سبق دے گی۔
جو لہو و لعب سے نفرت اور نیکی و سچائی کا راستہ بتائے گی۔
جو یوم پیدائش سے لیکر مرنے کے بعد تک کے تمام اسلامی مسائل سے روشناس کرائے گی۔
جو دین کو مضبوط، عقائد کو پختہ، ایمان کو مستحکم خدا سے قریب اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی بنائے گی۔
جو آپ کی زندگی کے ہر رخ کو احکام الٰہی اور فرمان نبوی کے سانچے میں ڈھال سکتی ہے۔
جو جائز ناجائز اور حرام حلال کا صحیح پتہ دے گی۔
جو جسم اور روح دونوں کو ابدی سکون اور دائمی راحت بہم پہونچائے گی۔
جو ہر لحاظ سے صراط مستقیم دکھائے گی۔
جو اسلامی زندگی کا مسلمہ ضابطہ اور قانون ہے۔
جو عقبیٰ سنوارتی ہے اور دنیا بناتی ہے۔
غرضیکہ :۔ یہ پانچ سو پچاس صفحات کی وہ معرکۃ الآرا کتاب ہے جس نے اپنے

مختصر سے دامن میں دین کی ساری باتوں کو سمیٹ رکھا ہے۔ پیدا ہونے کے وقت سے زندگی کی آخری منزل تک یہ آپ کی سچی رہنمائی کرے گی۔ دنیا میں "دین کی باتیں" آپ کے لئے اس عالم کا مکمل اور ٹھوس کورس ہے جس کے پڑھنے اور پڑھ کر عمل کرنے کے بعد فیل ہونے کا کوئی امکان ہی نہیں پہاڑ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے۔ سمندر کے خشک ہو جانے کا یقین کیا جاسکتا ہے۔ سورج بجائے مشرق کے مغرب سے نکل سکتا ہے۔ پوری کائنات میں انقلاب آسکتا ہے۔ لیکن اس کتاب میں لکھی ہوئی باتیں نہ غلط ہو سکتی ہیں اور نہ بدل سکتی ہیں۔

یہ کتاب دین کو مضبوط، عقائد کو پختہ، ایمان کو مستحکم۔ خدا سے قریب اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا امتی بنانے والی ہے۔ اس کتاب میں سے ہمیں حرام و حلال، جائز ناجائز کا صحیح پتہ چل جائے گا۔ یہ کتاب ہماری دنیا دی تمام ضروریات کا وہ سرچشمہ ہے۔ جو ہماری روح کو آب حیات بخشتی ہے اس کتاب سے آپ اپنی زندگی کے ہر رخ کو احکام الٰہی اور فرمان نبوی کے سانچے میں ڈھال سکتے ہیں۔ یہ کتاب آپ کی ضروریات زندگی کی ان اہم چیزوں میں سے ہے جس سے جسم اور روح دونوں کو ابدی سکون اور دائمی راحت میسر آسکتی ہے۔ اس کتاب کا ہر گھر میں رہنا ضروری ہے جس کو بلا خوف تردید ایک مکمل انسائیکلو پیڈیا کہا جاسکتا ہے اور جو ایک ایسے عالم دین کی تصنیف ہے۔ جس نے سالہا سال تک اپنی چہار دیواری سے باہر قدم نہیں رکھا اور بہ نظر غائر اسلام کا مطالعہ کیا سینکڑوں ہی نہیں بلکہ ہزارہا تصانیف کیں اور یہ کتاب بلاشبہ ان تمام تصانیف کا نچوڑ ہے۔ سفید عمدہ کاغذ مجلد خوبصورت ڈسٹ کور قیمت صرف پانچ روپیہ۔ (صہ/)

مترجم اعمال قرآنی حضرت مولانا اشرف علی رحمتہ اللہ علیہ کی تصنیف کا یہ ہندوستان میں پہلا ایڈیشن ہے جو ترجمہ اور ابتدا میں فہرست مضامین کے ساتھ شائع کیا گیا ہے۔

قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے (عہ/)

اصلاح الرسوم حضرت مولانا اشرف علی رحمتہ اللہ علیہ نے ہر بات ہر رسم کو اسلام کی کسوٹی پر کسا ہے۔ اور جو چیز کسوٹی پر پوری نہیں اتری تو لوگوں کو بتایا ہے یہ چیز کھوٹی ہے۔ اور کھوٹی چیز کو کھرا سمجھ کر خریدنا نادانی ہے قیمت (عہ)

تعلیم الدین حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کی عام فہم تصنیف ہے جس کی تعلیم ابتدائی بچوں اور بچیوں کے لئے نہایت ضروری ہے عقائد و تصدیقات شرک قبروں پر بدعتیں ایمانی درجے گناہ کے نقصانات وغیرہ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے۔ (عہ)

حیات المسلمین حضرت تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کی عام فہم تصنیف ہے جس کی تعلیم ابتدائی بچوں کے لئے خصوصیت سے ضروری ہے بڑوں کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے اس کا مطالعہ مفید ہے۔ قیمت مجلد ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول

ہدایت مادہ سورہ جیبی سائز حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ علیہ کے ترجمہ اور ہر سورت کے نقش اور خواص ہفت ہیکل نشش قفل دعائے امن، درود اکبر، درود تاج کے ساتھ سفید کاغذ اور چرمی پشتہ کی جلد ہدیہ ایک روپیہ آٹھ آنے علاوہ محصول ڈاک

غدر کے چند علماء (از مفتی انتظام اللہ شہابی) یہ وہ انقلابی ہستیاں ہیں جنہوں نے پہلی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء میں نعرۂ حریت بلند کیا۔ اور مجاہدانہ طور سے انگریز سے ٹکر لیا قیمت ایک روپیہ ۱۲ آنے علاوہ محصول ڈاک

ایسٹ انڈیا کمپنی اور باغی علماء (از جناب مفتی انتظام اللہ شہابی) پہلی جنگ آزادی کی محققانہ تاریخ۔ قیمت صرف دو روپے (عگر)

اسلامی معاشرت کم و بیش دو سو کے قریب عنوان قائم کرکے مصنف نے قلم اٹھایا ہے۔ اور اس مختصر کتاب میں اسلامی تعلیم کے ذخیرہ کو جمع کر دیا اس کی ترتیب بھی مفتی انتظام اللہ شہابی صاحب نے فرمائی ہے۔ قیمت دو روپے

چار آنے علاوہ محصولڈاک۔

سفرنامہ اسیر مالٹا ہندوستان کے مشہور عالم بے بدل علامہ حضرت شیخ الہند اور حضرت کے مریدین کا تاریخی اور دلچسپ سفرنامہ ہے۔ (عمر)

ایک طالب حق کو حق کی تلاش۔
مدینہ طیبہ میں یتیم بچے کی غم و آلام سے پُر عید۔
رحمۃ للعالمین کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔
شیر خدا کی بیٹی سیدہ زینبؓ کی روضہ رسولؐ پر حاضری۔
حضرت امام حسینؓ اور شہدا کربلا کے چشم دید واقعات کا بیان
انسانیت کی تاریخ میں ظلم اور زیادتی کا سب سے بڑا واقعہ۔
اور اسی قسم کے ڈیڑھ درجن کے قریب تاریخ اسلام کے سچے
واقعات حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی کی زبان میں
۸۰۶۸۶
مضامین احمد سعید (نیا ایڈیشن)
کے نام سے شائع ہو گئے ہیں تقریباً دو سو صفحات سفید چکنا کاغذ کتابت
مجلد اور رنگین ڈسٹ کور۔ قیمت صرف دو روپے۔ (عہ)
ملنے کا پتہ:۔ دینی بُک ڈپو۔ اردو بازار۔ دہلی ۶